

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232139

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَخْفَى
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكُونُ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكُونُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَخْفَى
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكُونُ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكُونُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

قابل دیدنو تصنیف کتابیں

مطبع نیر عظم مراد آباد مطابع ماسی

احسن الاذکار - فی مناقب غوث الابرار - اسماعیل شاہ کپ
کے مناقب مجید اور خوارق عادات اور سوانح عمری مفصل مع کو
ہے اور اس قول کو کتابچہ قدیم ہولی کی گردن پر بڑی بڑی عورت
دی ہے۔ بعدہ نسب شریف و آبائی کلام کا تذکرہ۔ پھر حضرت کے
طریق ارشاد و اخلاق فرید و امحای غیرہ کا مفصل بیان ہے
غوث پاک کے حالات میں ایسی جامع کتاب سلیس اردو میں آج تک
نہیں چھپی قیمت ۱۲

مظہر عرفان - یعنی فصل سوانح عمری حضرت خواجہ ابکا
معین الدین حسن چشتی جمہیری رحمۃ اللہ علیہ - یہ کتاب سلیس اردو
میں پڑا و خاص ہر آسمان جاہ بہادر میں حیدر آباد کی نذر
کے واسطی لکھی گئی ہے۔ اس میں حضرت کے ذکر خوارق اور

اقوال اور اوراد - وظائف غیرہ کے علاوہ نہایت مفصل
حالات حضرت کے سوانح عمری کے متعلق لکھے گئے ہیں جو قابل قدر
ہیں۔ لکھن یہ کہ حضرت کے مرشدین و مریدین کی مختصر سوانح

عربان حاشیہ پر موعین - گویا یہ کتاب بجای خود ۱۸ -
اولیاء عظام کی سوانح کا مجموعہ ہے۔ اور ایک کتاب
۱۸ - کتابوں کا لطف لکھائی ہے۔ قیمت صرف ۶

تائید الماسلام - یہ رسالہ دروچہ میں سابق میر جارج
ہوا تھا جبکہ مختلف پنج غیر جو وہیں جن میں سید اختر
کے انکار معجزات - انکار معراج جمائی - انکار وجود
انکار ربوبیت الہی - اور انکار ولادت حضرت عیسیٰ بغیر بابا -
المشہر - ایس ڈین علی بیجا خبار نیر عظم مراد آباد (بروہیلکمند)

کا مدلل جواب ہے۔ مطالب کی خوبی دیکھنے سے متعلق کہو
ان پانچوں رسالوں کی قیمت بجای دیکھ کر اگر اب دیکھو
نالہ سبیل حضرت بلال کے مشہور فقیر کو نہایت محکم
سے نصین کیا ہے جبکہ مولود خوان اور اہل محبت غیر کہتے
ہیں قیمت صرف ۲

ذخیرۃ العقبی - فی استحباب مجلس میلاد مصطفیٰ کے
جواب کے لکھنے کے واسطے ۵۵ کا اشتہار چھپا
وظائف خوشیہ - اس کتاب میں درد وظائف جو کہ
خاص عمل میں حضرت محبوب پاک رضی اللہ عنہ کہتے

درج ہیں خاص کر اکرم عظم جسکی طوٹ کان ایک عالم
کے لگے ہوئے ہیں اور آج تک اسکا پتہ نہیں لٹا تھا
اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت خاصہ سے حضرت محبوب بانی
کو مرحمت فرمایا اور انکو واسطہ واسطہ حضرت رسول پاک
سے عنایت ہما فیت کا غنیمت مولیٰ ہر کار کا غنڈی ۶

فقوی عدم جواز یا شیخ عبد القادر جیلانی
شیخ الاسلام - اس میں قریب قریب تمام علمائے
ہندوستان کے فتاویٰ جو مؤید عدم جواز یا شیخ الغم ہیں
درج ہیں - اسکو مطالب کی خوبی دیکھ کر متعلق قیمت بجای
ایک روپیہ کے اب ۸ رو کر دی گئی ہے۔

کلمات طیبات - اس کتاب میں حضرت غوث اعظم
محبوب بانی - حضرت میرزا ناصر خان جاناں شہید - فاضل
شہداء المدحیاتی تہی - حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
دلوی اور حضرت غلام علی شاہ صاحب علیہم السلام کے کلمات ہیں
المشہر - ایس ڈین علی بیجا خبار نیر عظم مراد آباد (بروہیلکمند)

فہرست کتاب کلمات طیبات

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	مکتوب نهم در بیان این پنج طور سگ نماز	۱	باب اول از کتاب کلمات طیبات شریعت چہار فصل
۲	کتاب دوم خود فائز گردد۔	۲	فصل اول در مکتوبات حضرت خاتم
۳	کتاب سوم ایضا	۳	مکتوب اول سلام گویا شوق غنی و غریبی و غم و آس
۴	کتاب چهارم ایضا	۴	دوم آیات قرآنی کہ مناسب بمعنی دار و گردیدہ
۵	کتاب پنجم در بیان اینک پنج طور سگ نماز	۵	مکتوب سوم در امور تہجدین از روز قیامت و صلا
۶	نمایند کہ ہر نام خود فائز گردد	۶	در آن ثمرہ آن ذکر آیات قرآنی مناسب بمعنی
۷	کتاب ششم ایضا	۷	مکتوب سوم در استماع از مقامی معذور شدن
۸	کتاب ہفتم ایضا	۸	سببات و نیا و ذکر آیات قرآنی مناسب بمعنی
۹	کتاب ہشتم در بیان اموریکہ سالک را	۹	مکتوب چہارم در بیان نورانیت قلب ثمرہ آن کہ
۱۰	از ان اجتناب کردن ضروری است و ذکر آیات	۱۰	از اشارہ کلام الہی سہم می شود و ذکر
۱۱	قرآنی مناسب بمعنی	۱۱	آیات قرآنی مناسب بمعنی
۱۲	کتاب نهم در بیان ثمرات و فوائدیکہ از مکتوبات	۱۲	مکتوب پنجم در بیان ثمرات و فوائدیکہ از مکتوبات
۱۳	فصل دوم در مکتوبات حضرت مرزا حسین	۱۳	حیات دنیاوی حاصل میگردد و ذکر آیات قرآنی
۱۴	مکتوب اول در بیان حب سبب شریف	۱۴	مکتوب ششم در بیان قرآنیکہ از توجہ و فکر نمودن
۱۵	مکتوب دوم در دفعہ اخروی کہ احوال رسول	۱۵	و معنی آیات است بر کرم حاصل آید و ذکر آیات قرآنی
۱۶	طریقہ احمدیہ موافق دعوی ارشاد نبوت	۱۶	مکتوب ہفتم بعد بیان مقامات کہ سالک اگر بدان
۱۷	مکتوب سوم در بیان معنی لغت نسبت بہ صلاح	۱۷	رسد چہ ثمرہ حاصل آید و ذکر آیات قرآنیہ کائنات
۱۸	مکتوب چہارم در بیان علم حضور علی	۱۸	بأن مقامات اما ما برآید۔
۱۹	مکتوب پنجم در احوال شہادت کہ بر کلام حضرت	۱۹	مکتوب ہشتم۔ ایضا۔
۲۰	مجدد در مینمایند۔	۲۰	

اس کتاب کی جلی یہ فہرست ہے باوجود ان خوبیوں کی بہ لحاظ کا فذہم و عہد قیمت ہے

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
کتوب بی ششم شتلمہ فصیح -	۴۹	کتوب شصت و یکم در بیان انکار ضعف	۵۷
کتوب بی ششم الفبا -	۴۹	فاوژدن در حدیث شریف نیا بگو مریض نم	۵۸
کتوب جملہ در اجازت خراب البحر -	۴۹	کتوب شصت و دوم در بیان اینکه کا و صلیح و دیگر	۵۸
کتوب جملہ کیم شتلمہ مضامین نصیحت آمیز -	۵۰	باید کرد -	۵۸
کتوب جملہ دوم در بیان تنفس حالات سفر -	۵۰	کتوب شصت و سوم در سفارش میر محمد حسین حسا	۵۸
کتوب ابیہ مضامین نصیحت آمیز -	۵۰	کتوب شصت و چهارم در سفارش بعض اعزہ	۵۹
کتوب جملہ دوم در سفارش ہنر علی خان -	۵۰	کتوب شصت و پنجم شتلمہ مضامین نصیحت آمیز	۶۰
کتوب جملہ ہام در سفارش خضر علی خان	۵۱	کتوب شصت و ششم الفبا -	۶۰
کتوب جملہ پنجم در سفارش میر اسد اللہ	۵۱	کتوب شصت و ہفتم در ہدایات -	۶۱
کتوب جملہ ششم در ہدایت ملاوت سورہ لایلاف	۵۲	کتوب شصت و ششم در ہدایات -	۶۱
مصحف شام و لغزین مولوی غلام محی -	۵۲	کتوب شصت و ہفتم الفبا -	۶۲
کتوب جملہ ہفتم در بعض احوال میان عزیز اللہ	۵۲	کتوب ہفتاد و یکم در بیان صلح قواب جانی	۶۲
کتوب جملہ ششم در سفارش میر ہجو -	۵۲	کتوب ہفتاد و دوم در بیان شاہ ابدالی غیاث اللہ	۶۲
کتوب جملہ ہفتم در سفارش محمد شاہ -	۵۲	کتوب ہفتاد و سوم در بیان بعض مضامین توصیہ	۶۲
کتوب پنجاہم در سفارش میر اسد اللہ -	۵۳	کتوب ہفتاد و سوم در امانت دادن با افسانہ	۶۲
کتوب پنجاہ و یکم در سفارش میان محمد اکبر -	۵۳	حافظ سرمد خان و غفر لقیہ -	۶۲
کتوب پنجاہ و دوم شتلمہ احوال خضر خدو	۵۴	کتوب ہفتاد و چہارم در بیان ہجوم توسل	۶۲
کتوب پنجاہ و سوم در سفارش حضرت میر سلیمان	۵۴	برائے بیعت حلقیت -	۶۲
کتوب پنجاہ و چہارم شتلمہ احوال سفر خود -	۵۴	کتوب ہفتاد و پنجم در لغزین -	۶۳
کتوب پنجاہ و پنجم در لغزین میر سلیمان -	۵۵	کتوب ہفتاد و ششم در لغزین سہ ماہ لطف	۶۳
کتوب پنجاہ و ششم باطلاع ضعف جہان و سفر	۵۵	کتوب ہفتاد و ہفتم برائے ہایت و نصیحت کتب الیہ	۶۳
وطن اصلی -	۵۵	کتوب ہشتاد و ششم الفبا -	۶۴
کتوب پنجاہ و ہفتم در لغزین میر محمد کن فاضل -	۵۵	کتوب ہشتاد و ہفتم در بیان سہ آمدن حاج فاضل	۶۴
کتوب پنجاہ و ہفتم در بارہ ارسال اشعار چہند -	۵۵	قاضی شہار الدین صاحب -	۶۴
کتوب پنجاہ و ہفتم موعی باین مضمون کہ فلاؤرا	۵۵	کتوب ہشتاد و دوم شتلمہ احوال احمد اللہ	۶۴
روی جمع بطریقہ دیگر است -	۵۵	کتوب ہشتاد و یکم در لغزین والدہ قاضی شہار	۶۴
کتوب ہشتاد و ہفتم در سفارش -	۵۵	کتوب ہشتاد و دوم شتلمہ فصیح و ہایت -	۶۴

اس کتاب کی جسکی یہ فہرست ہو باوجود ان مضمون کو کلمی خط کاغذ غیر و عی و قریہ

الحمد لله الذي جعل هذا الكتاب
أداة لنيل العلم والهدى

والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل هذا الكتاب
أداة لنيل العلم والهدى

والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي بحمده يستغفر كل كتاب بذكره يصدر كل خطاب لشهادة ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وشهد ان محمدا عبده ورسوله شهادة بنال بها الشاهدان الرضوان بلا ارتباك في صلح على محمد الصلوة تقديرا من هول المصلحة يوم الحساب تمهيدا لنا عند الله زلفى وحسن المآب اما بعد سيكو في تغيير تنيف عباد الله الواحد الاحد ابو الخير محمد ابن احمد مراد آبادي موطن افروقي نسبا نقشبندی مجددی مشربا که از بدو شعور و عیقل طلب طریقت رسم بود و بعد از تحصیل علوم شغف باطنی افزو و ذکر بضمون ای سنا الیس آدم و نای پس هر دوشی نباید دادست به مستوفین خرقه پوش گندم نای جو فروش که بخیل مرکب گرفتارند و از کتابت مست بهره ندارند و بزنی علما و فقرا برآمده و پیر ما در دین تین اصناف کز هر طایفه غیر شریعت گویند رونی آوردم و تر صد فضل سحانی و موهبت بحانی بودم تا آنکه فایده خیرم به بنید خدمت فردا و لا قطب الا قطب سلطان المشايخ في الافاق وارث موارث الاوليا بالاستحقاق

حجة الله على عباده رحمه الله العليضة في بلاد قطب فلک الهداية مرکز الزمعة راجع النهاية في
 الهداية سيدي وسندي و ذخيرة بومي وغدي درکان الروح سن جسدی ظل الله المنان شندنا
 و باوينا واستاذنا و ملاذنا مولانا **فصل الرحمن** سبع المسلمين بطول بقائه و نور العوالم
 بنوره و ضيائه رسايد فرأيت ملا عينات سمعت الا اذن سمعت **فصل** موبخير من ميعى الكهنة
 و اکرم من يطوى اليه المراحل من بعد بطالعه كتب قوم قدما و حديثا موفق شدم و آخر کتابي که بطالعه
 در آيه مکتوبات قدسی آيات حضرت عارف باسدادی الى الله داخل سرار الطريقة و الشريعة مضمون
 و قايق السيرة حقيقة حضرت شمس الدين حبيب الرحمن مرزا مظهر جانان شهيد بود قدس
 سره که کشف بسیاری از مضللات شرعیت طریقت میکند و حل اکثری از قایق مذمب ملت نماید
 چون این جامع الکامین بحسب ما با تنقصا بشک نشیدم و جا با تلاشیدم تا آنکه در آیات خلای
 حضرت ایشان قدس سره انصاف آن یافتم و هنگام تلاش در کتیب حضرت غوث شاهین امام
 الطائفتین شیخ الاسلام المسلمین محی الدین ابو محمد عبدالقادر گنجی آیینی کمال
 و حضرت عارف باسد مولانا شاه ولی الله محدث بلوی و حضرت مجمع الکلمات قاضی
 شهاب الدینانی پی رحمة الله عليهم جميعین نیز بدست آمد پس ختم که تنها متلذذ نباشم نه آور
 عزیزان سازم و یا بغرض آن تفریق را بجمع آوردم و از هر باغی گل جریدم و باجر کتاب
 اسرار العارفين و سیر الطالبيين شیخ الشیخ شهاب الدین سهروردی
 رحمه الله علیه که مختصر بیت مضبوط و سیرت مصلح نقل کردم بطریق ترجمه با مر سکینه و ثبت
 بر من نهان برداشت امروی و نه در آوردم در دی تا کونستم سخن انیش خود و مجموعه
 به کلمات طیبات سومم کردم و بدو باب مبوب ساختم **باب اول** در کتیب
 این باب ششست بر چهار **فصل اول** در کتیب حضرت غوث الثقلین **فصل دوم**
 در کتیب حضرت مرزا صاحب شهید **فصل سوم** در کتیب قاضی شهاب الدینانی پی رحمة الله
 در کتیب مولانا شاه ولی الله محدث بلوی **باب دوم** در ترجمه اسرار العارفين و

سیر الطالین شیخ سهروردی رحه باشد که عزیزان متعبر و اندوخته و فقیر را دعا می حسن خاست
یا آورند و ما قوی فی الا بالله علیه توکلت و عورب العرش العظیم **باب اول** از کتاب
کلمات طیبات در کتابین باب ششم است بهر فصل **فصل اول** در کتابت حضرت عیسیٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتوب اول به عزیز بنی طلب خود کی در بونه والذین جاهداً افتدنا و آبش و صندک

الله نفسه بکد از و خالص کن تا ثانیان مهر لهندینهم سبنا کرد و و باران الله
اشتری من المؤمنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة اورا ارشی باشد و بدان سزای

توانی که بصاحت وین خالص الا الله الذین الخالص صحل کنی و شاید رفی از اسرار و الخالص

علی خطر عظیم کشانند و از لواحق انوار اخص شرح الله صدره للاسلام فهو علی نون من ربک

شاعی بر تو ماند و از ندای داعی ادعوی استجب الکو اعتمه و دل تو پیدا آید و از حنیض قل

متاع الدنیا قلیل پای همت بیرون نی و از اوج والا حق خدای تعالی بگو کنی از سیر اقر بالیه

من جبل لو بدیدی در شام جان تو رسد و شجره طلب زان را بهتر از آید و از باخسیر

قل لا اله الا الله و هو رب العرش العظيم فلا تدع مع الله الها الاخری برگ شوی و ریاض فضاها ان

الذین سبقتم لهم من الحسنی در وزین آید و بحاب ان الله محبتین الیه من یشاء

از شقایق فصل باریدن گیر و اراضی ریاض قلوب از نباتات و علمنا که من لدنا علما سر سبز

و اشجار سبائین از اثماران رحمة الله قریب من الحسنین بار و گرد و عیون و سوال و خیریه

عینا مشرب بها المقربون در وادی سمر و رای و بشره قبال ذلك فضل الله یوتیه من یشاء

بشارت فیض و اس انداخته و الاخر بنوا بالجنة التي كنتم توعدون و رضوان جنات عیسیم

رضی الله عنه نداز و در کلو و اشربوا هیتاً ما كنتم تعملون و السلام **مکتوب دوم** و مای غن

تبریز زان روز که یوم یفر المومنین من اخیه و امه و ابیه و جد اخیه و بنیه و از محاسبه ان تبد و اما

فی انفسکم و تحفوا بحیاسکم به الله اندیشه کن و چون اولئک کالانعام بحفظ نفسانی مشغول باشد

در کتابت حضرت عیسیٰ

وسرور مراقبه فاکر فی اذکر کفر و برودید و در شام به وجوه و معجزات باضرفه الی حدیث ظاهره
 بجشوا و نظار کن و از نعیم و لکیم فیها ما تشتهی انفسک و لکیم فیها ما تدعی یا و از تائیدی می
 الله یدعی الی داد السلام و رگوشن و شوق اند و از خواجگان گفت انما الحیوة الدنیا کذب لاهو
 بیدار گروی و در طلب رجات و السابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم
 از سر قدم سازی و مرکب همت از جان دل و تائیدی تا بشیر الطاف الله لطیف بعباده بزرگان
 اطباق ندای لیسو البشیر می ترا در پیش آید و عساکر امداد و الله جنی السماوات و الارض و ما به تو
 شود و بر شکر اعدان الشیطان لانسان عدو مبین فی ورائی و از ادم به نامی نفس ان
 النفس الامارة بالسوء خلاص یابی و لوح دل از لطائف اسرار تقوا الله و یعلمکة مومر و در
 و مرغ دل و نظار قدس قدیم یاد آور و در فضایی سلوک فاسکلی سبیل بان دلالات جلال
 در پر واز آید و از تار اسرار برساتین کلمه کل الثمرات محظوظ گردد و آئینه سراز لوا مع انوار
 تجلیات توصیف نور گردد که سر توحج الليل فی النهار کشف شود و در روضه ضعیف تر و از بطار
 ما غم فائز لثمن السماء ماء فانتباه جنات و حب الحصيد سر سبز بچرخ ارم گود و در روضه
 و احسن به ملائکه میتا م ترافهم شود و دستار کشفنا عنک غطاءک فصورک الیوم الحمد لله
 از پیش تو بردارند و تو در شام در کمال او فرومانی گاهی در ریای بی نیازی ان الله لعفی عن
 العالمین فر و شوی و از سموم مهب افکنوا صکر الله و اگر داب سرگردانی فرومانی و گاهی
 نسیم غایت و لا یتاسوا من روح الله و رگوشن تجید چون عند رب الرشوق و در غم تائی و از غلبات
 و جذبه ای لاجل ریح یوسف بر کشی و حساد و زبان ملاست پیش آید و گویند تا لله انک لعفی
 ضلالتک القدیم و چون تاثیر و القیله علی وجهه فاذا تد بصیرا مبر گرد و همه خوان با بزرگان
 نیاز و عجز و فروست کنند که استغفر لنا ذنوبنا اننا کنا خاطئين و از سر صدق بر خوانست که
 لقد اترك الله علینا و تو در مقام مناجات آئی و زبان حال گوئی که رب قدا یتقنی من الملائک
 علمتقن من تاویل الاحادیث فاطر السماوات و الارض انت و یس فی الدنیا و الاخره تو فشی

مسلماً و الحق باکمالین و السلام مکتوب سوم ای عزیز پیش ازین تغافل کردن
 بحیات مغرور شدن و دلیل سعادت بود و مکتوب ارضیتهم بالحقیقه الدنیا من الاخرة کوش
 جان تو نرسیده است و از وعید و من کان فی هذه اعمی فهو فی الاخرة اعمی و اضل سبیل حق
 خوف نادری و از تمدید اقرب للناس حسابهم هم فی غفلة معرضون هیچ اندیشه نمیکنی و از
 تیغ من کان یرید یحرق الذین انقذ منها وما له فی الاخرة من نصب هیچ یاد نمی آری و از
 تنبیه فاما من طغی و اثار الحقیقه الدنیا فان الحیدری الماوی هیچ انتباه نمیگیری تا چند در سیه
 غفلت سرگردان و در بیدای شهوت بی سامان باشی یکی در صومعه تن بوالی الله و شور و
 محراب و انبیا الی بکرم توبه بر و بر بیان صدق و خلاص ریخاوانی و همت و حقیقه فطره
 السموات الارض حقیقتاً انفاً لیسر اسرار و هو الذی یقبل التوبه عن عباده و یعفو عن
 السیئات از خزائن الطاف ان الله غفور رحیم بر تو مکشوف شود و پیک غایت بشارت از
 رساندن الله یحب المتطهرین و یحب المعانج تغیر من تشاء عروج بخشد و مناد
 اقبال بزبان حال ناکند که ان الذین قالوا ادبنا ثم استقموا فلا خوف علیهم و لا هم یحزنون
 و السلام مکتوب چهارم ای عزیز چون شمس معارف از طالع سموات سر ابر طالع کند و از
 قلوب نور استند انور گردد که اشرف است از ارض بنور دها و عطای ظلام خیالیه از پیش بصا عفو
 مرتفع شود که فکشفنا عنک غطاءک نواظر افهام از شاهده لوا مع انوار قدس از حیرت چشم بازمان
 و خواطر انکار از کشف عجب اسرار عالم ملکوت در تعجب شود و بیجان عشق او را در بودی طلب گران
 کند و غلبات شوق در موطن قرب انس بخشد و منادی ان الله لذو فضل علی الناس ناکند و
 هو معکم انما انتم من عنده من نکتة سرعیت مطلع گرد و هستی خود را گم کند و لا تجعلا مع الله الهائض
 و در دریای نیستی لیس لک من الاخرة شیء فر شو و تا گوهر اسید را بچنگ آرد و اموال عزت او را
 در محیط غفلت و در انداز چون خواهد که بر کناره آید و در گراب حیرت افتد و بگوید رب اوفظمت
 نفسی فاغفر لی مرا کب ابد و از الطاف و حملنا هم فی البر و الجود رسد و او را بسمل

نصیب برحمتانم نشاء فرو آر و صفای خزاین اسرار و الله بکل شیء محیط بد و سپارند
 و بر موز و اشارات و ان الی ربك المنتهی اطالع بخشد پس فاعی الی عبدہ تا اوجی چه باشد
 لقد ای من آیات ربہ الکبریم چه معنی دارد و مکتوب **ششم** ای غریبی از عالم غر و فلا یغیرک
 الحق الدنیا ولا ینفککم بالله الغر دعوی کن و از منازل اهل حضور که تعرف فی وجوههم نضرة
 النعیم یاد آور تا مگر بوی از نجات بوستان فروج و دیمان و جنة نعیم شام جان تو سر
 جرید از جام جهان نامی و یسقون من دحیق محقو ختامه مسک در کام تو ریزند و قاتق
 حقائق جاء الحق من ربك کشف بر تو شود و تو بر بساط فقرید که تدج من دون الله مالا
 ینفک ولا یضرك از مسافران سخن نقص عليك نبأهم بکلی فسانه و شاهد مشهود
 استماع کنی گاهی با ما دغمت خطاب فلبشر عبادی الذین یستعین القول فینبتون احسنه
 از غایت شوق و طرب آئی و گاهی از صدمات سطوت فاستقم کما امرت و من تاب معك
 سر در مار قبہ جزن و در کنی و گاهی بحبل التین و اعتصموا بحبل الله جمیعاً چنگ و زنی و گاهی
 و رقرک و ما النصر الا من عند الله در آ و زنی و گاهی در دریای سمنستند اسجهم چیست
 لا یعلمون فرو شوی و گاهی بر ساعل لطف ان الله بکولک عرف و حیل و کز کنی و از حدائق فین
 یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً آثار بر چینی و از انهار لکل درجات فاعملوا بایدی اخلاص
 اعتراف نمائی و در طلب صدران صلوئی و نسکی و حیائی و مآقی لله رب العالمین لا شریک لہ
 قرار گیری و از ما ند نعیم و من اوفی بعهده من الله فاستبشروا بر خوری و از منادی نه شنوی
 یا عبادی لا خوف علیکم الیوم ولا انستم تحزنون مکتوب **ششم** ای غریز چون آهنگ فرا ببر
 انسن سماع قلوب در رسد و از سماع نغمت خطاب السمعت بر بکوار یا آور و سمرات قالوا
 بلی را تذکر کند و عند لیبان احزان باوقار حسرت نغمه یا اسفی علی یوسف بر کشند و بر بط کر و
 ترانه انکسار و ابیضت عیناه من الحزن فهو کظیم نواختن گیر و وطنبور نوازی بنیوای انما
 اشکو شی و حزنی و الله آبینگ فصب بر جمیل فرو دشت کند و بر قات جذبات شوق در

فضای سوات سرایر و رلعان آید و انوار جنون دل شمس گرداند که یکا دستا برفه یزد
 بالابصار و قطرات غبرات از سحاب اعین ارواح چندان متقاطر گرد و که اراضی مزرع من کان
 یرید حوت الاخرة نزل فی حرثه از نباتات و عدل کوا الله مغنا م کثيرة جملة مصد گرد و و صدق
 امال و من یتوکل علی الله فهو حسبه نجات و الخ ان الله بالعلمه فاجعل الله کل شیء قدرا
 سر سبز عطر و مروج شود و اغصان نهال صبر تبارانما یوفی الصابرون اجرهم بغير حساب
 بکمالیت سد و مزاج غایت هذا عطاؤنا فامین او امسک و در تزار آید و مناوی و در بات
 الغفور ذوالرحمة نذر در همان هذا لای نقاما له من نفاق و اسد علم بالصواب کلمت مفضی
 ایغریزه تا جهه ضم طرار بر خاک نیاز نمی از سحاب اعین باران حسرت نباری بوستان عیش نو
 بر گز از نباتات طرب سر سبز نشود و نخلستان مامید بعر این مراد بار و در نگر و دو اغصان صبر
 باوراق ضا و ریاحین النسر ثمرات قریب و ان لعندنا فی النقی و حسن ماب سر سبز نشود و در نهایت
 نرسد و عند لیب قلب بنعمه شوق در ترنم نیاید و ههای فواد ناخبرانی ذاهب الی دبی سیه
 از نفس ام الانسان در پرواز نشود و از فضای لا تمدن عینک الی ما متعابه از واجبا
 منهم ذرة الحیوة الدنیا لکنفقتهم فیه عبور کند و هرگز بسده مقعد صدق عند ملک
 نرسد و از اثمار اشجار لهم ما یشاؤون عند یسوع بر بخورد و از بوستان و الله عندا حسن
 المآب بوی بشام جان می نرسد و انگار انعم و لهم دار السلام عند بهم و هو ولیهم بما
 کأنوا یعملون بیع بر خور داری نیاید و السلام کلمت ششم ای غریبون فرخ نور صبح حید
 از افق مشارق قلوب ظهور یابد که و الصبر اذا تنفس و شمس عین یقین بر افلاک سرازیر
 بر خاسته شود که و الشمس تجوی لمستقرها اطلالت بود بشریه و ضوا انوار لغات نور هم
 یسعی ببن اید یهم ستواری شود و سر توجع الدلیل فی النهاط سیر گرد و و ساق به غایت الله
 ولی الذین امنوا یحرمهم من الظلمات الی النور نقاب پیش بر دوار و در بشکر شیطان که ان
 الشیطان لکود عد و مبین فیروز آئی داو و در هر که فاختذ به عد و اباسا خویش که نزل للناس

حب لشهوات من النساء والبنين بالشكر قلب معارض شود و ایشان را صدق حال لبسان ضبط
 بر خوانند که یضیق صدری و لا یطلق لسانی و با نیران عجز و خست گفتند که و اعف عنا و اغفر لنا
 وارحمنا انت مولینا فانصرنا علی القوم الکافین و اترف عنا مفتاح الغیب لا یعلمها الا الله
 انک انک و لا یهنوا ولا یخونوا و انتم الاعلون اما دعا کروان جندنا لهم الغالبون را تا اعلام اذ اجاء
 نصر الله و الفتح و در رسد و علیهم انا ففینا شیخ انا لنصر و سلنا و الذین امنوا از نیام نضع در جابت
 عن تشاء و رکشد و بر لشکر اعدا اهل آرد و اخبار نصر من الله و فتح قریب متواتر شود و و سادی حال نما
 در و هر که قل اللهم مالک المملکات توفی المملکات من تشاء و تمنح المملکات من تشاء و تغفر من تشاء و تذلل
 من تشاء میدک الخیر لک علی کل شیء قدیر مکتوب ^{بسم الله الرحمن الرحیم} غفر لک ^{و غفر لک} خانه المال البنون زینة
 الخیر الدنیا برون آئی و دست از شغلنا اموالنا و اهلونا بر دار و از غنیض صحبت فرزندگان
 تیره غفلت کردند و الله فاشبههم انفسهم بای همت استخت برون بر دستم و از رخ طلب میدان
 عشق و تراز و گوی سبقت السابقون السابقون اولئک المقربون بچوگان استغاثت و استعینوا
 بالله بجا بجا و اولئک علی هدی من ربهم و اولئک هم المفلحون در میان شاید که بایک و لست بشیر
 الذین امنوا ان لهم قدم عند بهم در رسد و بشارت بنشیند ارساند که ان الله بالناس لشر و
 رحیم و اسرار نامه قد جاءکم بکمرا و من بکمرا بدست تو و بنده چون بر بنروز و اشارات ان الطلوع یا
 در حال از سر شوق سر قدم سازی سبیل السلام هذا صراط ربک مستقیما پیش گیری و قصد
 زینتگاه لهم جنات تجری من تحتها الانهار کنی و از جنات نعیم فله لهم درجات عند ربهم و
 مغفوة و در و کیم خرمای تر صینی و بشیر غایت ان الذین سبقت لهم منا الحسنی
 و از ملکات لهم و السلام رضی الله عنهم و رضوا عنه خبر الیک باز گوید و ترجمه ه و من
 اوفی بما عاهد علیہ الله فسیؤتیة اجر عظیم و اعمی شود و باز گوید که ان تالوا اللبر حتی تنفقوا
 مما تحبون مکتوب ^{بسم الله الرحمن الرحیم} غفر لک ^{و غفر لک} لوامع انوار الله نور السموات و الارض بنزله که ضار
 لا یخ شود و زجاج قلب را تاثیر آن نورانی گردد که المصباح فی رجاجة الزجاجة کانهما کواکب دما

بوارق كشوف يوقد من شجرة مباركة زيتونة از سر اوقات عامه لاشرقية ولا غربية و لعل ان آید
 و قنادیل فكرت يكاذیته كیفی و لولم تمسسه نار فروزان گردد و آسمان سراسر تجویمت
 و النجم هم یقصدن سر سبز جلوه فرین گردد و كرنا نازینا السماء الدنيا بزینه الكواكب و اما جهور
 از افاق نور علی نور بروج استعلا عروج نماید كه والقمر قد رآه منا زل حتم عاد كالمجرون
 القديم و غشای را یلی غفلت كه واللیل اذ یغشی الصفی و الله كذا یجلی یخشد و ریاضین كنار
 یغمم كه و المستغفرین بالاحسان و انه بر كثره بلا یل استجار كانوا اقلیل من اللیل ما یجھون
 بنغات اخزان آهنگ عشق برآسد صبح دولت یهدی الله لنوبه من یشاء در و بدر و شمس
 معارف از مطالع من یهدی الله فهو المحدث طلوع كنه اسرار الا الشمس ینبغی لها ان تلذ لك القمر
 لا اللیل سابق النهار و كل فی ذلك یسبحون بطور انجاء و طائف مغواضل سرار و یضرب الله
 الامثال للناس والله یكلم من یشاء من خلقه كشوف شود و اسد اعلم بالصور كنوب
 یاز و یهم ای عزیز چون مهر سپهر معرفت بروج کمال الیوم اكملت لكم دینكم و انعمت علیكم
 نعمتی عروج كنه بوارق النوار و وضیعت لكم الاسلام دینا و لعل ان آید و شواهدا ثار افمن
 شرح الله صلاة الاسلام فهو علی نوبه و به و شرا ق لقد جاءك الحق من ربك بین
 الیقین بشاهد شود و بر و قاتق نفاس اسرار و الله خدائن السموات و الارض خبر و منهد و بر
 و قاتق حقائق فی الارض آیات للمؤمنین و فی انفسكم افلا تبصرون مطلع گردانند و بر نور و
 اشارات فاینها قوا فتم وجهه الله محسنت كنند رایح فیض و ارسلنا الراح لواقح بار و ان فضل
 نصیب برحمتنا من نشاء از رب غایت الله لطیف بعباده و ربانین انما انضیع اجر
 من احسن عمله در وزین آید و اشجار ریاض ان الله مع الذین اتقوا و الذین هم محسنون
 باوراق شود و ثمار تجلی همه سر سبز و بار و رگرو و دینا بیع وصول ذلك فضل الله یؤتیة من یشاء
 از شواخ حال الله ذوالفضل العظیم و منهل او دیر قلوب جاری شود و مجزوا الی ان یسین
 بشارت رساند كران الذین امنوا و عملوا الصالحات سیجعل لهم اجرهم و ادوا بشر قبل

بشارت چنین رساند که یا عبادی لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون رضوان یارب سلاطه
 طیبه و در غفول باجن نجات سلام قول من ب رحیم در رسد و ابواب جنت همت
 وصول باز کند و مائد نعیم رضی الله عنهم در پیش کشد و گوید و لکوفها انتشی انفسکم
 و لکوفها مائدعون نوکام غفور رحیم **مکتوب واز و هم ای عزیز چون بروق شهو**
 از خرق غام فیض یهدی الله لنو ه من یشاء و خشین گیر و روح وصال از موب غنایت
 یخفص بحمته من یشاء و در دیدن آید و ریاض النسر در ریاض قلوب بشگفت و بلابل شوق
 در سبائین اوج بغات یا اسفی علی یوسف چون هزار دستان در ترنم آید و نیران اشتیاق
 در کوانین سر اثر حله برزند و اعلی ارا فکر در فضائی عظمت از غایت طیلان بی پرشو و فحول در واک
 معرفت پی گم کند و قواعد ارکان افهام از صدمت هبیت در ترنزل آید و سفن اعزام در جبال و اقراط
 الله حق قلده بر یاج و هی تجری بهم فی موج کالجبال و کج حیرت فرواندا موج در یای عشق بهم
 و مجبونه در تلاطم آید هر کی زبان خال ندانند در ب انزلت منزل امبارک و انت خیر المذنبین سابقه
 غنایت ان الذین سبقتم منا الحسنی و در سدایشان برابر سائل جودی فی مقعد صدق
 فرو آور و در مجلس ستان باوه الست ساند مائد نعیم للذین احسنوا الحسنی زیاده را در پیش
 کشد و کوس وصول از جام قرب بایدی سفره و سقا هم بهم شربا طه و اگر دان شود ملک
 ابدی و دولت سرمدی و اذا رأیت ثم رأیت نعبیا و ملکا کبیرا شاهه گردد **مکتوب سیزدهم**
 ای عزیز بی سلیم باید که تا بر نور فاعتبر و یا اولی الابصار اطلع باید و عقلی کامل باید تا فائق
 اسرار سنو بهم یا تاتالی الا فاق و فی انفسهم را دراک کند و یقینی صادق تا شواهد معرفت دان
 من شق الا یسبح بحمد و لکن لا یفقهون تسبیحهم را بعین قلب شاهه بیند و بدایعی وصول و اذا
 سألک عبادی عنی فانی قریب احیب دعوة الداع اذا دعان مستقبل شود و از ز و احرر بینه انجسبتم
 انما خلقناکم عبدا و انکم الینا لاترجعون از خواب غفلت یلهیم الا مل فسوف یعلمون بیدار
 گرد و دوبر و توالقی و مالکهم من دون الله من ولی و لا نصیر چنگ در زند و بر غنیه فقر و الله

سوار گردد و در دریای معرفت و ما خلقنا الخیر الانس الا یعبدون مردانه و انبوا صی فرود
 آید اگر گوید مقصود جنگ افتد فقد فاز فوزا عظیما و اگر بنان در طلب و فقد و قبح اجرة علی الله
 مکتوب چهارم و هم ای عزیز چون عسا کر نبذات الله یحبیب الیه من یشاء بر ولایت قلوب تبار
 و طوع نفوس اماره را بجام ریاضت و جاهد وافی الله حق جهاده متراضی نزل گرداند و جبار بر
 فراعنه را در مجلس تقوی بسلاسل مجاهده در کشته آفیند با باطل و اطیعوا الله و طیعوا الرسول و
 گردان و اعمال امارات و اقتیارات ابدی و عجل مثقال ذرة خیرا یه سرزاد و ابیست
 و عادات قوامه را بکلی از میان بردارد و منادی حال بزبان صدق مقل
 ندا کند که ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة و چون اراضی صفای
 قلوب از لوث و من یمتعه غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه مصفا گردد و حدائق ارواح از
 نسایم الطاف من یدل الله فهو المهدی سر سر معطر و مروج شود و صفحات او اوراق سدر
 از نفاس قوم لطائف اولت کتب فی قلوبهم الا یمکن مرقوم گردد و شود یوم تبدل الارض
 غیر الارض صفت حال گردد و ورامی اشواق چون هباء منثورا در هوا شود و بزبان حال
 صدرا باز گوید و تری الخ لفسح با بامده و هی تم مر السحاب اسرافیل عشق صور در مد و فصح فی
 الصور و تاثیر صدقه فصیح من فی السموات و من فی الارض بطور بخا و مبشر اقبال الخیر بهم
 انفع الکابر و رسد و ایشان تکبیر بر و عیسین مقعد صدق عند ملیک مقتدر داعی شود
 رضوان بنارت بشرنکه ان یوم پیش آید و ابواب جنات می کشاید و گوید سلام علیکم طیمم فاضوها
 خلل بن و ایشان گویند الحمد لله الذی صدقنا و عده و اورثنا الارض متبوع من الجنة حیث
 نشاء فحکم اجر العالمین مکتوب پانزدهم ای عزیز کی از داعیه شهوات و لا تتبع الهدی فضلاء
 عن سبیل الله اعراض کن از مواطن غفلت و لا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا کبرون آمی اوجبت
 اهل فسوق که فویل للقاسیة قلوبهم من ذکر الله پر نیزه از منادی استقبیوا الیکون قبل
 ان یأتی یوم لا مرد له من الله نادی العوالم للذین امنوا ان تمسح قلوبهم لذكر الله گوش بشوش

این کتب در این کتاب است و این کتب در این کتاب است

استماع کن به تنبیه الحسب الا نساکن ان یترک سدا شی از خواب غرور و لا یغیر نکر الله الغرور
 بیدار شو و از مقامات اهل حضور که رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله خبر پرس و از برای
 کعبه مقصود پای از سر ساز و باوید سر اقطاع کن و تبخل الیه تبذیرا باز آ و تجربه قیل الله ثم ذرهم
 و راحه تفویض و افوض امری الی الله با قائله اهل صدق کونوا مع الصادقین مسافر شو و از
 ساکنین غافل نه گیار که انا جعلنا ما علی الارض نسیة لهما عیونکم انکم تسئلون مالک فتمنونه انما
 اموالکم و اولادکم فتمنونه تسبلاست بگذر و از سناج مسالک می آن هذک تذکره فمن شاء
 اتخذا الی دبه سیلا ره می پیش گیر و لبسان منظر ارا من عیوب المضطر اذا دعاها باضرع و زار
 برخوان اهدنا الصراط المستقیم تا مشرغ غایت عدم الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم و لا هم یحزنون
 با بشارت نیت سلام قول ما من رب رحیم پیش برو و در تنبیه بنصیر من الله و فتح قریب و بشر
 المؤمنین مویش و نجات خلق فاقبلوا بنعمة من الله و فضل داعی شود نسیم عز و سال از بر ط
 در وزیدن آید و اقلح شراب محبت بایدی سقا غیب گردان مشاهد شود و آنگاه ان هذ
 کان لکوهاء او کان سعیکم مشکورا بر کشد و بمقام انس فناء و کلم الله موسی تکلیما آغاز
 کند و ویرانه فلما احتجی دبه للجبیل الطاب و بد و فواظریون بصائر از سگرات حالات و خموشی
 صفا خبر باز و بد و وجوه یومئذ نا ضرة الیها ناطقة راسا نه کند و بجز مترق آید و بزبان
 حال باز گوید که لا ابصار و هو یدرک الا بصیرا

فصل دوم از کتاب کلمات طیبات در مکاتیب مرنا صاحب شریف قدس سره

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتوب اول بر خور دار اگر التماس تحریر حسب نسب از فقیر کرده اند چون قائده معتد بها
 بران مرتب نبود و غافل نمودم اکنون که ساجت از حد گذشت محلی محرر میگردد و در یابند که و حقیقت
 سرایه وجود فقیر در آن نقطه آبی و در انجام شست خاکی هست و در عالم اعتبار نسبت این خاکسار
 به بشت هشت اسطوره سطر محمد بن حنفیه شریفیه که با علی مرتضی علیه التحمید و الثنا سر سید امیر کمال الدین

نام کی از اجداد فقیر در هشت صد هجری قمری از بلده طائف در مملکت ترکستان افتاد و با صبیحی کی از
حاکمان آنند و کوش که سردار الوس قاتلان بود و صلت بهت او چون او را پسری نبود و حکومت
آن ناحیه تعلق با ولاد ایشان گرفت و تنگه بهایون با دشا هملکت هندوستان از دست ناخنه شور
ستخلص گردانید از آن خاندان ده برادر محبوب خان با باخان نام را که به سده و هشت با میرزا کور میسند
همراه آورد احوال این هر دو در تاریخ اکبری مسطورست و نسب دوی این بزرگان با خانواده امیر صاحب
میرسد و نسب فقیر به چهار واسطه با باخان منتهی میگردد و پدرم بهرم خان مذکور که در عهد اکبری میرسد یعنی
شده بود و بکار کم کم نفسی گرفتار بود و عمری در خدمت او رنگ زیب با دشا گذرانیده آخر بدولت
ترک دنیا سفر و مخیر گردید و بخدمت بزرگی از خلفای طریقه قادریه استفاده نموده در سال هزار
و صد و سی هجری انتقال ازین عالم فرموده در هزار و صد و سی و نه ولادت فقیر تعلق افتاد و در عمر
شانزده سالگی گردن پی برورنشست و در سبت که بهت بسته دست از دنیا برداشت پای سحر از
ساخته در راه فقر گذشت علوم متعارف در عهد پدر خواند بود و کتب حدیث در خدمت حاجی فضل
سیالکوئی تلمیذ شیخ محمد بن شیخ عبدالعزیز سالم کی گذرانیده و قرآن مجید را از حافظ عبدالرسول کوه
تلمیذ شیخ الفارشیج عبدالخالق شوقی سند کرده و در طریقه نقشبندیه با خرقه و اجازت طایفه انجذاب حضرت
سید السادات سید نور محمد بدونی رضی الله تعالی عنه که به واسطه بحضرت قیوم ربانی مجد الف ثانی
رضی الله تعالی عنه میرسد گرفت عمری در خدمت ایشان بسر برده بعد وفات ایشان از مشایخ
متعدد ده این طریقه استفاده نموده و آخر با سینه فیض آشیای حضرت شیخ الشیخ شیخ محمد عابد ستمی رضی
الله تعالی عنه که ایشان نیز به واسطه بحضرت مجد رضی الله تعالی عنه میرسد جنبه نیاز سود مدتی
خدمت ایشان کرده خرقه اجازت طریقه قادریه و سهروردیه و حقیقه حاصل نمود و تا امر و که هزار و صد
و ششاد و پنج هجری است بحکم این حضرات از سی سال بترسیت طالبان خدا مشغول است خدا فائز
کنند برکت حبیب صلی الله علیه و سلم مکتوب و م مخد و یا این بار و شش نوشته اند کی آنکه خلفای
حضرت سهرزد دعوی کمالات و مقامات بلند میکنند و آثار آن مثل و لیاای مقدسین ازینها بطور زیر رسد

دوم آنکه مریدان خود را بشمار تهای عالی میدهند و حالات آنها و حالات بران بشمار تها میکنند و این
 مساوات آن در ایشان با کابر سابقین بلکه فصل بر آنها لازم می آید و این معنی مستعجب نماید **جواب**
شبهه اول بدانند که بزرگان پیشین هم با وجود تحقق فناء و عوای کلمات علیا کرده اند و کتب قوم ازین
 مقالات مملوست غایه مافی الباب جامع از ان طائفه باظهار این امور مامور بوده اند و فرق بجام غلبه میکرد
 معذور پس در شان ایشان نیز ازین هر دو احتمال یکی را تجویز میتوان کرد و هیچ کمالی غیر از نبوت باطنی
 شتم نگزیده و در سبدا فیاض بخل و دریغ ممکن نیست پس در حق بزرگان حسن ظن راجع نامست آخر از
 صلحای مسلمین اند و مراد از ظهور آثار کمال اگر استقامت است که فوق کبریت است پس این معنی
 از اقویای این طریقه بقوت ظاهر میگردد و وضعف را اعتباری نیست و اگر مقصود از آن ماصد و خرق عادت
 و کثافت است که منظور عوام است پس این مقدمات با جمیع صوفیه نه از شرائط ولایت اند نه از لوازم
 آن معنی نیست که صاحب کرام که افضل از جمیع افراد است مروجند کمتر صد را این امور گشته و چون مجاهدات
 و ریاضات این طریقه بطور صحابه کرام و تابعین با تباع کتاب سنت است و ذوق و مواجید اهل نظر
 نیز شباهت از ذوق همان جماعت است فلا تکن من المعتبرین **جواب شبهه دوم** آنکه در یافتن آثار
 باطنی اهل کمال امر آسان نیست علی الخصوص اگر اک نسبت بی کیف این طریقه کار بر عمر و زید نه اما از
 ارباب فرست صحیح معنی نیست فیما بعد و در آثار ظاهر که کثرت طاعت و ریاضت و افراط و افوق
 و شوق و تجرد و انقطاع از دنیا باشد اهل خلاصه را یا و ارباب حق و باطل شریک اند و از صد و
 معاصی اجیان غیر معصومین بکلیس محفوظ نیست حق نیست که نابعد زمان نبوت و قرب قیامت
 ضعف تمام در امور ظاهر و باطن راه یافته است لیکن این بشمار تهای حقیقه نیست مقصود این شایع
 از بشارت آنست که مریدان مقام نصیبی یافته است نه مثل اولیای مشهوره قوت و رفعت بران
 مقام بمرسانیده تا مساوات با آنها لازم آید و اگر مرد خوش استعدادی در نگارجد و جسم
 بکار برد و شریک دولت آن بزرگان شود استحال ندارد و فیض روح القدس از باز و
 دیگران هم بکنند آنچه میسر آید و بدانند که نسبت این حضرات انعکاسی است مثل انطباع نور شمس بر آینه

و فرستی سنونی میاید که انوار باطن نیز لازم مرآت گردد و انعکاس سبیل تحقیق شود و مرید مرتبه
 محال و تکمیل رسد و بعضی اوقات عکس مقام نیز در آئینه باطن مریدی افتد و هنوز آن مقام تحقیق نکرده
 و پیر کشف دقیق و نظر تحقیق را که زعفرموده آن مرید را بشارت آن مقام میفرماید و بعد مفارقت پیر
 آن نسبت که بشهر طماحاذات ظاهر شده بود و رو با ستار می آرد پس آثار آن از ظهور نماید
 بجاست این غلط درین جزو زمان بسیار رواج یافته است که در پیران نسبت کشفی کیاست
 و مریدان بنا بر ضعف بهمت بالتمس بشارت مقام و اجازت ارشاد در مضطر اند و السلام
 مکتوب سوم پرسیده بود که لفظ نسبت در اصطلاح صوفیه چه معنی دارد و بدانند که نسبت
 در لغت عرب عبارتست از علاقه بین الطرفين در اصطلاح انقوم مرادست از علاقه که میان حق
 جلشانه و خلق و قسمت که تشکیلین تعبیر میکنند از ان بصانعت مصنوعیت چون نسبت کلال بالکون
 و از ظاهر کتاب سنت همین معلوم میشود و صوفیه اگر وجود یابند تعبیر از ان نسبت ظهور و وحدت
 در کثرت میکنند مثل ظهور آب در صور موج و باب میگویند که این کثرت مزاج و وحدت تحقیق باطلقی
 نیست حاصل این تعبیر بشارت عنایت تعقیب است با حق و بمعنی راتبا و یالات تشبیهات شریع و مقول است
 و اگر شود و یابند نسبت اصل باطل چون نسبت انوار به سطر شمس یا شمس میفرمایند و ظل انجبا
 یعنی محلی مست یعنی ظهور شود در مرتبه ثانی و ظاهر است که این کثرت جو دات ظنی محلی حدت وجود
 حقیقی اصل نمیتواند شد بقدر فرق است میان تعبیر اول و ثانی که هر دو ظلال تحقیقی دیگر غیر حقیقت
 اصل و نیست همان اصل در مرتبه ثانی ظهور کرده خود را ظل انموده است اصل مواطعاتی بر دیگر
 انجا صحیح نیست و در امواج و دریا صحیح است پس شود و یابین تعبیر منجه اثبات غیریت میکنند بطوریکه
 در توحید وجود حقیقی ظل کنند و بمعنی از کتاب سنت آسانی میتوان استنباط کرد و تصور
 نسبت بطور اول از کتب صوفیه وجود یابند دریافت و بطور ثانیه اینست که نزد ایشان چهار
 ملکات در مرتبه علم الهی مرکب اند از عدم وجود و با یعنی که اعدام اضافی یعنی عدم العلم که تعبیر
 بطل عدم القدره که معبر است بجزو غیرها که نفومات ستایند دارند و ثبوتی در مرتبه علم الهی از کده اند

و در ایامی صفات حقیقه که مقابل آن عدالت اندر دیده و انوار آن صفات در آن مرا یا سنگسشت
 و این مخلوطها سبادهی تعینات عالم شده اند پس نزد ایشان اعیان ثابتی فی العلم کرب انداز اعدام اضافیه
 و ظلال صفات حقیقه و در مرایای خارج ظلی که ظل خارج حقیقی است مصدر امارا خارجا گشته پس اعیان خارجیه
 نزد ایشان بوجو ظلی موجود اند نه بوجو حقیقی و در خارج ظلی تحقق اند نه در خارج حقیقی که موطن تحقق و جود حقیقی
 و در عالم هر چه هست از جود و توانیج آن ظلال و انعکاسات مستفادست از حضرت جود و جلالت فلان موجود و با جود آن
 فی الخارج حقیقی الا الله فمذا هو التوحید و چون عدم فسادش نقص است و جود سبده و کمال عالم مرکب است
 از عدم و جود و بلکه عدم ذاتی است و جود عاریتی و جود حق بسیط و غیر و حسن محض است و عین عالم میتواند
 ناچار عالم مجموعه حسن متوجع خواهم بود اما وجوه حسن همه مستفادست از حضرت جود و جهات متوجع همه حاصل از ظرف
 عدم پس نگاه سالک بقوت استعداد و جذب شایع که ظل جذب آتی است بسیر علی را حقیقتی از کمالی که بی
 وجوب قطع مسافت که عبارتست از خرق حجب ظلمانی و نورانی که موافق حدیث در بیان حق و خلق و الخلق
 فرمایند فیوض برکات آن نسبت محاذی که در بیان ظاهر و مظهر تحقق بوده برقع این حجب که مانع ظهور انوار
 شمس حقیقی و در آن تعین سالک بودند تمام بنظر میرسد و بتیلاهی آن انوار آن آئینه استوار بسیار در دنیا
 نسبت فانی تعبیر میکنند و بعد فلان مرست که جود و محبوب از جناب احدس مناسب هر مقام عطا میفرماید
 اما سالک بآن جود کارخانه بشریت احکام شریعت ابرار تواند داشت آنرا نسبت بقای میگویند پس سالک اگر
 خرق حجب ظلمانی و نورانی تمام حاصل کرده و از تجلیات صفات و شیونات گذشته تجلی ذات بحت مشرف شده
 در آن نبوت باقی است نبی میگردد و در هر حصص که عبارتست از عدم احتمال صد و شتر میرسد و اگر نه بعد
 مسافت از امکان بسوی وجوب از عدم که شمر فرست و در تری افتد و جود حق که نیز محض است نزد دیگر میگردد
 و چون ظلمات عدم و استیلاهی انوار و جود و محصل گشته است بیشتر صد شتر میشود اما با احتمال وقوع شرایع و اولی دنیا
 نبی میگردد و تربیت و صلاح نبی نوع خود میکند نیست معنی آنچه میگویند که انبیاء معصوم اند و اولیا محفوظند نیست
 بلکه نسبت که در مصلح این قوم است بسبیل کار خیر صوفیه شود و بهر چه در جمیع اندام اسلام مکتوب حبایم
 نموده و ماسوا که به حصول فنا که تسلیم دوام حضور است نگاه غفلتی از جناب تعالی را و میدوید و سبب حبیت بدست

بجای خود

نسبت نماند و بقای

حسرت نماند

حسرت نماند و بقای

که بنای این شبهه اشتباهی است باینکه علم بر دو قسم است حضوری و حصولی حضوری لازم نفس عالم است
یا غیر است چنانچه علم نفس بخود و عوارض خود و حصولی حصول معلومات است و مرآت ذهنی بر عقل
و حواس سالک که بهیچ علمی احصیض امکان با وجوب عروج نماید این علم تقبیل علم حضوریست حصولی کیفیت
تعلق علم حضوری عارف بجناب الهی آنست که نزد موهومی جو دانیای عقلیست حقیقی یعنی این کثرت که مری میگوید
طلال حضرت جو حقیقی اند و در خارج وجود و ادوات تحقق نیست تعدد و تکثر طلال از راه تکثر شیوات وجود
ظلال و فیکه اصل در غافلست و اظلمت خود و آگاه نیست و جو مستقل برای خود و در پندار ثابت میکند و در حین علم
بلفظنا اشاره بهمان جو و بهیچ نماید چون قطع این مسافت اصطلاحی قوم که عبارتست از رفع جو بهیچانی و طلال
بین الحقی و الخلق که از حدیث ثابت است میسرش میگردد و اصل خود و اصل میشود و در پیش از اصل
نمی بیند و جو و خود و توابع آنرا استعار از اصل میداند و در میانه که ظل اشیائی عین نیست بلکه همان اصل در
ثانی تعیین ظل ظهور کرده است وضع میشود که شار الیه مرجع انانیتش اصل است ظل آگاه علم حضوری او که لازم
این تعیین ظل او بود و متعلق بصل بگیرد و اشاره بلفظنا او را راجع میشود و اصل چون این اعتباری است نسبت
اصل ثانی آن انار جع بطل میکند و چون این حالت مستمر میگردد و آن را دوام حضور گویند و این حضور را بعد تحقق
زوال نیست اگر گاهی تنوری در خیالات دیده بقرت در علم العالم واقع میشوند و عین علم حضوری و علم حصولی
عارف مثل توام اناس باقی میماند تا حواس اقصیت که کشید امور بشری متوقف بر آنست این علم را
اسلام جناب قدس بر نیست از حواس دران بارگاه و خلقی نه و فشار این اشتباهات نیست که در جو علم
العلم افعول علم حضوری دانسته و اوام حضور بنویسد حضرت فاروق رضی الله تعالی عنه که فرموده است
أَصْلُهُ وَالْجَهْلُ الْجَهْلُ اشاره باین هر دو علمست که تجمیعش تعلق بعلم حصولی دارد و حضور در صلو
اقبیل علم حضوریست ظاهر که صلوته انجماب البتدیی حضور نخواهد بود و تدبیر جمادی تصور اسباب صورت میگردد
پس تا بر دو قسم علم جمع نشوند این هر دو کار که در داخل عبادتین است در یک جزو زبان نفس اندیشی
نمی توان داشت و معنی قول خلیفه ثانی رضی الله عنه صحیح نمیشود فافهم السلام که مکتوبت بهم فرود دارا را جو
شیرمائی که بر مقالات کرامت آیات قیوم ربانی مجید و الف ثانی رضی الله تعالی عنه هم بخردان داشته

استفسار کرده اند بطالع و آمد در یابند که بنای این اعتراضات بر چهل ست یا چهل و این رسم انکار
معمول قدیم است این تعصب تکفیر شیخ اکبر رحمه الله علیه اکابر دیگر رساله ها نوشته اند و حضرت مجد و در کتاب
خود جوابهای همه شبهات بطریق دفع و حل تحریر فرموده و از اولاد و اصحاب ایشان حضرت شاه مجیدی رحمه الله علیه
رساله مفصل و بنیاد حضرت مولوی منسوخ شاه رحمه الله علیه ساله سیمی بر کشف الغطاء عن وجه الخطا بطریق اجمال
تحریر فرموده اند و از مخلصان آنجناب مولانا محمد بیگ ترکی ثم المکی رساله سیمی عطیة الوهاب لفصل بین الخطا
و الصواب تشکیک سوره و اوجیه در رساله محمد برنجی تولید شیخ خلیفه بر ابراهیم کروی ثم الدینی نوشته و بهر یکی حکما
مذاهب را بعد و یا عرب و سنی و مسلم گردانیده و ما و حسن ظهور معارف غیر متعارف است از جناب ایشان که در
قرون اعلی شیخ دهمه و بعد قرون گذشته مشهور باخیر در پرده کون فته از خصوصیت طینت مطهره ایشان که از
طینت مقدسه جناب سالمت بوده بر و فرموده اند انصاف آنست که اول در شان قائل مقالات نظر کنند
مجموع کتاب سنت است اکثر اعمال و اقوال او موزون و میزان شده بعیت پس متناہات کلام او را موافق
محکمات کلام او تا وکیل کنند با عالم السیر العلانیة و اگر دارند و او را معذور دارند چرا که این قوم را عذر
بسیار عارض میشود گاه و غلبه حال عبارات ایشان بمراوات ایشان مساعدت نیکند و گاه و معلول شغلی
بنابر غلط و بهم و خیال خطا واقع میشود و دوران خطا شل خطای اجتہادی معذورانه و گاه اطلاع بر مصادیق ایشان
میسر نمی آید پس بر رعایت این امور ترک اعتراض لازست خصوصا اعتراض بر کلام که مستقام حضرت محمد
مخصف فصول است که بنای طریق ایشان بر اتباع سنت و صفات ایشان شجون همین نصیحت و موعظت است و
بیشتر سبب بجهان این فتنه انکار توحید و جدیست اثبات توحید شهودی چرا که از اجابا صریح الیهی
از بعد حضرت شیخ محمدی الدین ابن عربی رحمه الله علیه تا بعد مبارک ایشان اوجہ اسماع و اذان مردم را سبک
و حدت و وجود و بود است انکار حضرت محمد بر توحید وجودی و نزل انکار علای ظاهر است بلکه از قیاس که وجود
تکلم میکنند تصدیق و تسلیم آن سیما پیدا تعدیه است که مقصود اصلی را فوق این مقام میفرایند و غیرتی فی الجمله
الحق و باطنی بجهت که مقل حدت و جو حقیقی که تحقق و خارج حقیقی است مگر دو ثابت میکنند بخلاف وجود که در میان
حق و خلق معینیت اثبات میکنند و تصور سبک حدت وجود و شهود و دکتوبی و دیگر نوشته شده و در اسلام

مکتوب ششم بعد حمد و صلوة از فقیر جانجان مولوی صاحب مهربان سلمه الرحمن مطالعه فرمایید که اینها
 طوائف شایسته شباتی چند که به توجیه بقالات کریم است حضرت قیوم ربانی مجد والف ثانی یعنی اصد عنه بود
 و در و فرموده و ما این شبهاست از عدم اطلاع هر مصطلحات آنجناب ناشی شده اگر بیشتر و مجلدات مثل
 مکاتیب حضرت ایشان مطالعه فرمایند خواهد شد و فقیر امثال الامام عرفی جدیدی نگار و باید دانست که
 حضرت صوفیه لفظ وجود را بر معنی الطلاق میانیدگی وجود یعنی کون حصول که امر انتزاعی و مقول ثانوی است
 دوم و نسبت که نشان است از معنی اول و بر ظاهر وجود و بصا و اول است و بهی است که این همه
 وجود و حضرت ذات تعالی و تقدست تا فرزند ذات باین هر دو وجود مصدر را نام نمیتواند شد سوم و چون
 اول الاوکل و سبب المبادی است بر علم قوم عن ذات است ذات بآن وجود مصدر را نام است حضرت
 ایشان میگویند که ذات او تعالی وجود مصدر را نام خود دست بهرگاه وجود ذات بر دو حقیقت یکی باشد
 آثار را خواه وجود و سبب باید که خواهد ذات مطلب احد است پس اختلاف با وجهی از غنای غنای تسلسل
 اینجا و فعل است تسلسل آنکه لازم آید که وجود حق تعالی استفاد از وجود دیگر باشد و بآن وجود مصدر را نام کرد
 و حال آنکه وجود غیر ممکن باشد و غشی حضرت ایشان از اطلاق لفظ وجود بر ذات او تعالی و تجنب حمل
 بالمواطاة یکی بردگی از راه اقصی است که در میان شرح این الطلاق وارد نشده و صفات اسماء الهی
 توفیقی اند و دو شبهه دیگر که در محبت حقیقت محمدی و فضل حقیقت کعبه حقیقت محمدیت صلی الله علیه و سلم از
 مکتوبات جلد ثالث دفع میشود و تحریر جواب آنها طولی دارد و آنچه در تایل قول حضرت غوث الثقلین رضی الله
 تعالی عنه قدسی هدی علیه هر قبته کل فی الله نوشته اند اگر مخصوص بعضی از آنچه نقصان مایند که
 آنحضرت میشود و مستثنای تقدیم خوانین حکم حکم ادب لازم است که بعضی از آنها اجداد و مشایخ آنحضرت
 و حکم حدیث کایدی اولم خدیو ام اخلاقی استثنای تاخرین نیز مجوز است چرا که تقدیم و تاخیر امری
 و نه تاخری را زمانا نیست پس ممکن است که تاخر آنحضرت از حضرت فضل باشد و کمالات غیر از کمالات نبوت
 بالاصلاح ششم نشده است فقیر در تفرقه حق و باطل در التفات نامه مامور بودم و المامور عند و اللهم
 انما الحق حق و انما الباطل باطل السلام مکتوب هفتم بعد حمد و صلوة از فقیر جانجان مطالعه فرمایید

که اتفاقات نامیه شش بر فضل یکی بر دیگری ازین هر دو جناب یعنی جناب تیومر ربانی مجد و الف ثانی و محبوب
 سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالی عنهما رسید مخد و ما فضل بر دوست جزئی و کلی است
 که سوال از فضل جزئی نیست سنا فضل کلی زیادت قرب الیه است این معنی امر باطنی است عقل با بنیت که کار
 نیست مگر از کثرت وقت مناقب سراغی بمطلب می تواند برد اما نافه قطع نمی تواند کرد و نقل عبارت از کتاب
 و سنت اجماع قرن اول است بدیهی است که وجود مبارک این هر دو از زمان رو و کتاب سنت و قیاس
 اجماع تاخر است و معلوم ثلثه شیخ ازین امر سنا که کشف تحمل خلاص است بر مخالف حجت نیست اقول
 مردمان که خالی از غلو محبت پیران نباشند از اعتبار ساقط اند و نیز صاحب کشفی که احاطه کلمات این حضرت
 کند و حکم مجرم بر فضل کلی طرفی از طرفین نماید نظر نمی پس طریق اسلام فو فیض امر علم الهی و سکونت ازین فضو بیست
 و مقر فضائل این هر دو بزرگان باید بود و دین باب لب لادب نباید کشود که این مسئله از ضروریات
 دینی نیست که تکلم در این مسئله باشد و از دیوانگیهای عشقی که ما را بجناب حضرت مجدد دست مردم زد
 سناست نیست که حرف از عالم عقل می رود با عی هرگز در پیش نمی آید باید زنده از صبر و تدبیر و علم باید
 عالم عبرت است جمال ازلی است بیاید و بدو نمیشاید و اسلام مکتوب مستحکم خدا
 نوشته اند که کشف حضرت مجدد و مسئله حقائق مکملات آنست که در مرتبه حدیث که عبارت از تفسیر
 کلمات الیه است سنا علم الیه است در مقابل جبرفت کمال عدم اضافی آن صفت ثبوتی و تائیدی پس
 کرده است در مقابل صفت علم عدم العلم که معبر محمل است در مقابل صفت قدرت عدم القدرت که معبر محمل
 و قس علی هذا و آن اعدام تمام زنده با بر مقابل و محاذات مایا و محالی انوار و ظلال انصاف گشته مبادی
 تعینات عالم و حقائق مکملات شده اند آن اعدام محالی مواد و امحقاق اند و آن نکوس و ظلال بجای بود
 حاله اند و آن بابر همین اعیان خارجیه مکملات که بر مبط امتحان مصدر آثار شده اند وجود عدم
 هر دو قسول میکنند و بهمین وجه مصداق و خیر و شر میگردند و نیز کشف آنحضرت است که مبادی تعینات
 ازیا علیهم سلام و صلوة صفات اند که اصول ظلال مذکوره اند و وجود و جوبی دارند پس باید در حقائق
 این حضرت عدم و ظل نباشد و حال آنکه اینحضرت نیست از مکملات اند و حقیقت ممکن مواضع تحقیق

ایشان بی غلط عدم نیست باشد و تطبیق نیست متحد و ما چون متقابل و محاذات در میان اعدام
 ستايزه وجودات صفات تقدس نه مرتب علم اتقی مقرر شد پس چنانچه اعدام محالی صفات گشته اند
 صفات نیز مایمی آن اعدام گردیده اند اما نجیب معامله بالعکس است و بیجا صفات بجای ماده و اعدا
 بجای صور حاله اند جهت عدم در تصور است ضعیف واقع شده و جهت وجود قوی و همین جهت حضرات انبیا
 علیهم السلام معصوم اند و مصدر شد دیگر دنیا و ما وجود خارجی ایشان عدم و وجود پیر و دو مرتبه
 میکند و بقدر وظل عدم و حقائق این حضرات برای ثبوت امکان کافست و اسلام کلمه
 پرسیده بودند که بزرگی بگوید که صوفی تا خود را از کافر رنگ بدتر نداند از کافر رنگ بدتر نیست
 چگونه است آید که صوفی البته نخست گاه عالم و متقی میباشد و در حالت صحو و افاق علم باوصاف
 و اعراض خود دارد و منطاف فضل منبری بر فرد دیگر از افراد کینوع همین اوصاف و اعراض اند و ذات
 و حقیقت پس صوفی با وجود علم باوصاف کافر فرنگ کفر و معاصی و علم باوصاف خود با یمان فضال
 دیگر چگونه خود را برتر از دنیایند نیست اگر تکلف چنین بدانند آن فضال از ان زدا دل بدتر است
 باشد و فساد این عقیده هشتم و عقلا بد نیست متحد و مانند سبب حضرت مجددیه حقایق ممکنات مکرر
 از اعدام اضافیه لظلال صفات حقیقیه یعنی آن اعدام بنا بر تقابل اسما و صفات در علم الهی ثبوتی پیدا کرد
 و مایمی انوار اسما و صفات گشته مبادی تعینات عالم گردیده اند و در حرح تلیک که ظل حجاب
 حقیقی است بصنع خداوندی بوجود وظلی موجود شده و بنا برین ترکیب مصدر را تا خیر در شر شده اند
 از جهت عدم ذاتی کسب شرمینند و از جهت وجود وظلی کسب خیر و فحش نیست که در عالم حس شخصه
 مرآت متعلی از انوار شمس میکند بلا حظه اولی همان انوار را می بیند نه مرآت را چه که مرآت در شمس
 انوار خفقی دستور گشته است هر گاه بذات نگاه کند بلحاظ اول همان تعین مرآت خود را خواهد دید و انوار
 چرا که نظر او بر ظاهر نیست پس نظر صوفی بر مظاهر شریفه و خسیسه جهت وجود که دران مظاهر است
 خیر شده است می افتد و چون در خود نظر میکند گاه او بر جهت عدم که ذاتی اوست نشان شرش ظاهر
 و خود را از خیر و کمال مطلقا عاری خواهد دید و خیر و کمال عاری را که از جهت وجود کسب کرده از آن

انخواه یافت ناچار خود را از کافران و کفران دیگر انشای خسیسه بدتر و خوارتر و خوارتر و خوارتر
 تا آنکه انقباض است که صوفی کامل خیر و کمال را اصلاح بخود منسوب ننماید و مستعار سید اند و همین است سنی
 فتای تام و حاصل شود صحیح و اگر صوفی را نظر بر حجت خود و انوار استعاره می افتد و جهت مرآت
 او که عدست است و میشود و از دعوی انانیت سر بر نیز نمیست سر انانیت گفتن حسین بن منصور
 رحمه الله اگر چه آنجناب را دید خود مد و رب و اما در دید خطا کرد و غلبه بر حجت خود و جهت عدم
 تمیز نتوانست نمود و بسیاری از سالکان این راه را چنین غلط واقع میشود و لاس حصه الله تعالی بر کتفه
 حبیبه صلی الله علیه و آله و سلم مکتوب بهم نوشته بودند که بزرگی بجای شدیده شایه بجای حضرت ایوب
 علیه السلام بست ملا و بزرگی دیگر بیاد او رفت پرسید چه حال اری جواب داد که حال ظاهر است
 هنوز رب انی مسنی الضیق گفته ام یعنی شایه ایوب علیه السلام بسته نیامده ام و اما من زینهار نخواسته
 در مضیقت مقام صبر این ولی ارفع از مقام صبر کن نبی معلوم میشود و چون مقام صبر پس فیج تفصیل
 بر نبی لازم می آید و نمیشد خلاص جمیع است جواب ممد و مادر بادی النظر این شبیه دارد و میشود و اگر
 تامل کنند محال نیست بیانش آنکه حضرت ایوب علیه السلام رب انی مسنی الضیقات ارحم
 الی الحامین نیز رب انی مسنی الشیطان بنصب عذاب گفته و این آیات بظاهر دلالت بر این دارد
 و نبی صبری دارد و لیکن و سبحانه جل شانکه عالم السر و الظاهر است بمقراید انا و جندنا که
 صبا و انعم العبد الله او اب پس معلوم شد که این بصیری آنجناب نیز تفصیل لطیفه دیگر از صبر بود و اگر
 حق تعالی با وجود ظهور صبری اثبات صبر آنحضرت نمیرود سرش نیست که نفس شریف آنحضرت
 مدت طولی بر انواع بلاها از هلاک اموال اولاد و شدت مرض فقر و امانت و هتات مردم نسبت
 و اهل بی صبر نبود چون وقت نزول رحمت رسید و دانست که کشف این کرد و بابت بصره و زاری است
 و ادب اینوقت بصیریت ترقی از مقام صبر کرده بمقام رفعا که فوق جمیع مقامات قربت رسید
 بر عا بصیری صبر فرمود و بضرع و زاری درآمد و در صله بر ادب ممد و به نعم العبد گردید
 و غفلت منصب الله او اب پوشید که او اب شتق از او است معنی رجوع یعنی رجوع به او ای نفس خود

که رعایت صبر چندین ساله باشد نکرد بلکه رضای حق تعالی که اظهار بصیرتی در آنوقت مرضی بود در جود نمود
 که حق تعالی بدو آنجناب سید و بابا وجود بصیرتی ظاهر حال باطن او را منظور داشت تا ثبات صبر آنحضرت
 و گفت انا وجدنا ناصبا برا نعم العبد الله اواب آنچه حضرت شیخ اکبر رحمه الله در فضل ابوبی سیفر مایه
 الصبر حبس النفس عن الشکوی الما الخیر و حضرت ابوب علیه السلام شکوه بسوی خیر کرده
 بجناب خداوندی عرض حال و نموده پس ترک صبر نموده جواب این شبهه نمیتواند شد چرا که چون این ولی
 بجناب الهی رسید در نیای اری نگزیده و دم زنده زیادت صبر این ولی صبر کن نبی هنوز قیامت انجا
 مقصود و فضل نیست بر بی و آن لی بیچاره که از مذاق کمالات نبوت و حقیقت عبودیت و کمال مقام شایسته
 خبر نداشته از علمه سکر ولایت هر چه گفته در آن معذور بوده و بسلام مکتوب یاز و هم بعد وصول
 محضی نامه که طائفه از قضای حقیقه در آنکار ذکر کرده نموده و مستوی بجزست آورده و بعضی از تحلیک ثبات عیشت
 ذکر کرده در پی فصل خبر بعضی افتاده و هر دو مسیر بق بر او تفریط و افراط نقتد و از بحث انصاف سخن
 نگفتند و بنیام تقبیح بخوار و دعا که سطلب باید داشت که معنی لفظ و ذکر عبارت از یاد کرد نیست مخصوص است
 در قسم کی ذکر سانی بی ضمیمه آگاهی قلب جمعی از اعیان است و ذیل اقسام غفلت و دوم فکر
 قلبی است حرکت سانی و آیینی در مطلق معتبر است بذکر خفی و بنای مراقبات انیقوم بر آنست بمعنی
 در جمیع طرق و آن بر دو وجه است گاه حضور ذات بخت نکو است بی ملاحظه حقیقی و یا با ملاحظه صفات او و
 یا خودست از آیه کریمه و اذکرک بک فی نفسک تضرعا و خفیة و دون الجهر من القول یا لعلی
 و الاصال دوم استحضار مذکور است با ملاحظه مسوبات و از آلا و نهار و این طریق استدلال است از
 اثر بوثر و نهی در سانس شرع معبر بفرست مفید است یا در یقین را و کتاب و سنت از فضائل آن
 معلومست و قسم سوم از این اقسام شمه ذکر سانی است با ذکر قلبی معاد این احوال اقسام ذکر است این نیز
 دو وجه دارد یکی التفاء و ذکر کردن بر اسلح نفس خود و مسنیت ذکر خفی در زبان شرع و مکتوبه
 از آیه کریمه ادعوا بکم فذرنا و خیفه انه لا یحب المعتقدین و دوم با اسلح غیر است در شرع
 سنی بجزست در مواقع خاص انفس است از خفی بنا بر صحتی مطلقا اینها از ان افتاده و قراة بجهر و مکتوبه

که ایقان نامیج تنبیه فاطمین ازان مقصورت و حکمتیکه در ذکر نیست سلامت نفس عکس از فساد و معصوب
که نیست قبول علی افضل ذکر خفی بر ذکر جبر مخصوص کتاب نیست ثابت است مطلقا بلکه از غوی است
انکه لا مدعون اصلا ولا غایما شمع جبر معلوم میشود و ذکر جبر کیفیات مخصوصه نیز مراقبات باطوار معلوم
که در قرون تناخره رواج یافته از کتاب نیست مافوق نیست بلکه حضرات شایخ بطریق امام و سلام
از سبب ادبیاض اخذ نموده اند و شیخ ازان ساکت است داخل دایره اباحت فائده ندارد آن تحقیق از کتاب
آن ضرورتی و ظاهر است که این کتاب نیست ثابت بود نفی است از غیر آن اگر چه سیاح باشد و روح
مفید بود و تعلیم ذکر طریقه از آن حضرت صلی الله علیه و سلم حضرت علی بن ابیطالب رضی الله تعالی عنه
شد و بن اوست ثابت شده است بجز مشروط خواهد بود بجز که الی چرا که در اول این حدیث است که آن حضرت
بمستقر در امر فرمود و نهی نیز شریعت با خدا فی الجمله گفتگو و جواز و عدم جواز جبر نیست بلکه در فضل یک
و یک است پس دعوی فضل جبر مطلقا بر ذکر خفی انکار مخصوص است و انکار جمیع اقسام ذکر جبر نیز بچینی که
جبر و بعضی مواقع شرع است اثبات سنونیت ذکر خفی یعنی مراقبات معموله و نیز اثبات شریعت
و ذکر جری که در متاخرین مرویست ممکن نه چه جای اثبات فضل آن آنچه بعضی ابنا بیشر کار برده می نمایند
از طریق سوال نیست لائق التفات نه و افراط و تفریط در پی امور مستقیم است اعتدال استحسان و خیر
الکلام ما قل و دل و السلام علی من اتبع الهدی و التزم متابعة المصطفی علیه الصلوة و السلا
مکتوب و از دهم محمد و ادرس سماع در میان آن فقها و حضرات صوفیه حمدا الله علیهم جمیعین
اختلاف توفیق فرق اولی میگویند که سماع مطلقا حرام است بنا بر صحت سند باب فتنه و فقه نانی سیر باید که
که باطابق حلال است باقتضای غلبه ذوق و اصل انصاف آنست که سماع بر و مستحبی بلکه شخصی که عقل
باشد کلامی موزون یا کنی موزون بی و اعلت محمد و شرعی انشاء نماید و سادای ازان در باطن مستعین
نزدیک سروری یا حضری در قلب پدید آید یا تقسیم سماع التبیح است که مرکب از دو امر سیاح که کلام
موزون نشید موزون باشد و غیر سیاح گردد و نیز در قرن اول در تقریبات شرعیه شلک و قدیم
اگر سماع بوده و اقیام علماء است حیثا اگر کتاب آن نموده اند چنانچه از کتب حاوی ظاهر می شود

اما این علایان بزرگان بسبب اتفاق وار و میشد بطریق الزام تسم دوم است که کمالیان متافرن
 رواج داده اند و آنرا تجد گرفته و او غیر شر و عدرا و آن خلط نموده اند این قسم بعد از ملت او غیر سبب
 اگر است بحسب خواهر رسید اتفاقا باحت محرمات تقیق علیها بفرغاده رسید و اینکه جماعتی از ارباب کمال
 رغبت بهماع سبح نیز دارند از خصوصیات ذوقیست از احکام شرعی مثلا شارب خمر میل نقل شیرین نمیکند
 و آنکه عتا و بایفوست بغت نقل نمکنند پس باید با آنکه کی نقل دیگری را حرام نیست و همچنین حضرات سلسله
 چیشیه که شارب است اینها بشه خمر شارب است از شور قنات تملذ و میشوند به سکوت و حضرات طریقه نشینند
 که نشسته نسبت شان بر بودگی نسبیون مناسب است از سکوت خطا بر میدارند و از شور و هنگام پس فشار
 این خلاف ذوق و طبع است دین شمع واکا بر جمیع طرق متذلل دین ملت اند تلیع هوا و طبیعت و
 در اعتقاد از غیر سبب متفق و هملای بر و طرف از اعتبار ساقط اند و افراط و تفریط ممنوع است
 این سلسله از کتب مبسوطه تحقیق مثل امام حجة الاسلام غزالی و شیخ الشیخ سهروردی و غیره با بطلان
 که فیض از سماع غیر سبب سماع سماع را تا کست و حقیقه اباحت غیر اباحت آن تابع تائید است
 و حکم از ذوق و وجدان یاده از این ضرورت است اگر کتب قوم ظاهر است که ارباب احوال معیه و مقامات منیه
 در سماع سماع جهان داده اند و هر که از مذاق علماء صوفیه اتق است عقل سلیم و ذوق صحیح دارد و دست
 این تحریر پیدا کند و بسبب خیر الکلام باقل دل اسلام مکتوب سیر و هم مذکور سلسله خبر و اختیار
 علماء گفته اند هنوز تشوش خاطر باقیست چرا که عقل در ادراک بعضی مقدمات دینی کافی نیست
 اگر نه در اصلاح امور عباد و حاجت بنزول حق بنی افتاد و باید دانست که ادعای اختیار مستقل در بعضی
 مستلزم انکار کتاب سنت است زیرا که اعمال عباد و اشیای اینها بکلم فعلی مخلوق است بحد و
 پس اختیار تام بحد و امر و موانع از مجبور صرف ظلم است ظلم بکلم عقل شرع سلب است از جناب و تسلط
 شأن پس چهره محض چو ویدی است که افعال مثل حرکات متعش نیست بلکه مسبوق بعلم و اراد
 و قدرت است همین است حد اختیار و عقل اختیار لیکن ظهور این هر سه قوت با اختیار است
 هر گاه نخواهند از سبب رفاقت میکنند و همین است حد و بعضی فعل اضطراری و چو اختیار تام و محض

تحقیق نشد پس امر است توسط چنانچه از جواب مشهور حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه که در مقابل
 سوال حسن بصری رحمه الله فرموده مستفاد میگردد و لا حبر و لا تقویض لکن امر بین امرین و همین امر
 توسط بلسان شیخ معبرست بلفظ کسب این لفظ را خبر بر فعل عباد اطلاق نمیکند پس معلوم شد که فعال
 منطوق خبر و اختیار است و همین قدر اختیار ضعیف نه بلکه است و پس ظاهر را بر رعایت ضعف اختیار عباد بنا
 نهاد و آنکه رحمت ابر غضب بقوت داده اند با آنکه هیچ صفتی از صفات الهیه بر صفت دیگر برتقت ندارد
 هرگاه افعال و تعالی بسوقی معلوم دارد و قدرت است بعلاقه سبب قیسه این هر سه صفت افعال و عباد و شایسته
 است که افعال و تعالی را از آن و بگویم که محصور است اصلا نسبت ندارد اگر محاسب باین افعال متوجه
 شود دنیای عدالت نیست بطور صوفیه ثبوت قصه اختیار بدین حیثیت که اگر که نزد ایشان ظهور حضرت وجود
 در بر زره از ذات کائنات تبار است با کمالات مندرج و ظهور جزویت از اجزای آن چرا که حضرت جو
 بسط حقیقی است تجزیه نیکو و دازین راه غیر مانند کل شیئی فیله کل شیئی و چون اختیار نیز صفتی و شایسته صفات
 و شیوات حضرت وجود پس باید که در هر مظهری از مظاهر خصوصاً در انسان که شرف است منصب صفات
 صفات صفات اختیار هم تحقیق باشد و بنای تکلیف امر و نبی بران بود و سلام علی من اتبع الهدی و صلوة
 علی خیر الوری مکتوب چهار و هم پرسیده بودند که کفار بنده مثل شرکان عرب دین بی اصل از دنیا
 آخر اصل بوده است و منسوخ شده و در حق پیشانی آنها چه اعتقاد باید کرد و مقصود از روی تحقیق و انصاف
 هر قوم گیرد و بمانند آنچه از کتب قدیم اهل هند معلوم میشود و اینست که رحمت الهیه در وقت آغاز پیدایش نوع
 انسانی برای اصلاح مسالمت و معاش و شان کتابی سمی بر بید کرد چهار و قدر دار و مثل احکام امر و نبی و اخبار ماضی و مستقبل
 توسط ملکی بر بنام که آنکه دجارد ایجاد عالم است فرستاد و مجتهدان اینها از ان کتاب شنش فریب استخراج
 نموده بنای اصول عقائد را بر آن گذاشته این فن را در هر مائسترا سید اندیمینی فن ایمانیات که علم
 کلام باشد و افراد نوع انسانی را چهار فرقه تعریف نموده و چهار مسلک از ان کتاب بر آورده برای هر فرقه
 مسلکی قرار داده بنای شیخ اعمال ابران نهاد و این فن را کرم شناستر خوانند یعنی فن غلیات که علم
 فقه باشد و چون شیخ احکام را نمکند و حکم عقل مناسب طبائع اهل هر مدت و زمان بخوبی تغییر اعلانی است

عمر طولانی عالم را چاره جسد نموده هر یکی را جگه نام کرده برای اهل هر جگه ملوک علی از آن هر چهار دست
 اخذ نموده اند و آنچه متاخرین ایشان تصرفات کرده اند از اعتبار ساقط است و جمیع فوق اینها در توحید باری تعالی
 اتفاق دارند و عالم را حادث و مخلوق امید دارند و اقرار بفنای عالم و جبر حتمی و جزای اعمال نیک و بد
 نمایند و در علوم عقلی و نقلی و ریاضات و مجاهدات و تحقیق معارف و مکاشفات اینها را به طریقی است که از باطن
 نامر و موجود و جسم است پرستی اینها از راه اثر اکبر الهی است بلکه حقیقت گیر دارد و معتقد اینها
 فرصت عمر آدمی را چهار حصه نموده حصه اول تحصیل علوم و آداب دوم تحصیل معاش و اولاد و سوم در تصحیح
 اعمال و صلاح نفس و چهارم در شوق انقطاع و تجربه که نهایت کمال انسانیست و نجات کبری که از آنها حاصل میگردد
 بر آن موقوفست صرف نمینمایند و قواعد و ضوابط اینها نظم و نسق تام دارد پس معلوم شد که دین مرتبه
 بوده است منسوخ شده و از ادیان منسوخه غیر از دین یهود و نصاری منسوخ دین دیگر و شرع مذکور نیست حال آنکه
 نسخ بسیاری از ادیان واقع شده و دینهای بسیار در معرض محو و اثبات آمده و باید دانست که کمال این مرتبه
 و آن من امة الاخلاقیه اند بر و کریمه و لکل امت رسول و آیات دیگر در ممالک هند مرتبه است انبیا و صل
 واقع شده است احوال آنها در کتب اینها مضبوط است از آثار آنها که باقیست ظاهر میشود که مرتبکنان تکمیل
 داشته اند و رحمت عامه رعایت مصلح عباد را در این مملکت وسیع فرونگذاشته و مشهور است که پیش از بعثت
 خاتم الرسل صلی الله علیه و سلم در هر قومی پیغمبری بعثت شده و اطاعت انقیاد و پیمان پیغمبر بر آن قوم واجب
 بوده و متابعت پیغمبر قوم دیگر و بعد از پیغمبر با خاتم المرسلین است صلی الله علیه و سلم و بعثت بجایه نام
 و دین او ناسخ و یا نیست شرفا و غوا با احدی را تا انقضای زمان مجال عدم انقیاد و بی نامده و پس از آن غار
 بعثت او تا امر ورز که در بزار و صد و ششاد و سالت بر که با وی نگردید که فرست ز پیشینان و چون شرع
 بکتاب آیه کریمه من قصصنا علیک منتهی من نقصص علیک از بیان احوال اکثر انبیاساکت است
 در شان آنها بکلمات و لیسند نه را از جرم بکفر و هلاک اتباع آنها لازمست یقین بجات آنها بر ما واجب
 و ماده حسن نظم تحقق شش طایفه تعصب میان نباشد و در حق اهل فرس بلکه اهل هر مملکت که پیش از ظهور
 خاتم الرسل گذشته اند و لسان شرع از احوال آنها ساکت است همین عقیده اولی است که کافر نفس کسی را

بیدار غلطی آسان نباید دانست محققیت بت پرستی اینها آنست که بعضی ملائکه که با امر الهی در عالم کون و مناسبات
 تصرفی دارند یا بعضی اوضاع کمالان که بعد ترک تعلق اجساد آنها را درین انشاد تصرفی باقیست یا بعضی اشیاء
 احوال که بر عزم آنهاست حضرت خضر علیه السلام زنده جاویدان صورتاً آنها ساخته تنویر آن میشوند و بسبب این تنویر
 بعد مدتی مناسبتی بصاحب انصورت بهم میرسانند و بنا بر آن مناسبت حوائج معاشی و معادی خود را
 ادا میسازند و این عمل مشابهتی بذکر رابطه دارد که معمول صوفیه اسلامیست که صورت پیر را تصور
 و فیضها بر سیدانند انقدر رفقت که در ظاهر صورت ششخنی تر کشند و بمعنی مناسبتی بعقیده کفار و غیر
 نذره که آنها بتاثر تصرف و موثر بالذات میگفتند زلات تصرف الهی و اینها را فداای زمین میدانند و خدا را تعالی
 فداای آسمان این شکر است و الوهیت سجده اینها سجده حکمت است سجده عبودیت که در آئین اینها
 باور و پدید ویر و مستند بجای سلام بین سجده مرسوم و معمول است که آنرا از مدت میگویند و اعتقاد تلخیص
 مستلزم کفر نیست اسلام مکتوب پانزدهم نوشته بود که حضرت محمد و الف ثانی رضی الله تعالی
 عنه در مکتوبی با مکتوبات خود منع دفع سببار کرده اند و با وجود محبت جناب ایشان دفع سببار یکسری و
 محبت اتباع محبوب لازمست محمد و ما او سببار جلش از اتباع کتاب سنت بر عباد فرض گردانیده باشد
 و ما کان لمومن ولا مومنه اذا قضی الله ورسوله امر ان یکون لهوا الخیرة من امرهم و رسول علیه
 السلام میفرماید ای یومین احد که حق یکون هو الله تعالی ما جئت به و حضرت محمد و الف ثانی رضی الله تعالی
 عنه که نائب کامل آنحضرت اند بنای طریقه خود را بر اتباع کتاب و سنت گذاشته اند و علماء و دانشمندان دفع سببار
 را سالها شتمند احادیث صحیح و روایات فقهیه خفیه تصنیف کرده اند با یکدیگر حضرت شاکه یکی رحمة الله علیه
 فرزند نضر حضرت محمد و نیز دین باب ساله تحریر نموده اند در دفعی یک حدیث بر ثبوت رسید و ترک دفع
 از جناب حضرت محمد و بنا بر اجتماع واقع شده و منت محفوظ از نسخ بر اجتهاد و مجتهد مقدم است بعد ثبوت سنت
 دفع ترک آن باین محبت که حضرت محمد و ترک فرموده اند معقول نیست حضرت محمد و ترک سنت تحذیر کشید
 فرموده اند و حضرت محمد و هم مذهب حنفی و مشتمل و امام ابوحنیفه رضی الله عنه گفته اند اذا ثبت الحدیث
 فهو مذهب و ترکوا قولی بقول رسول الله صلی الله علیه و سلم پس امید آنست که حضرت محمد و ترک این امر

اجتماع و واحد با و صحیح متغیر نشود و اگر گویند که حضرت محمد و بان علم اوسع از انعام و حیث ثبوت مع سبب
 اگر گاه نبودند گوئیم تا زمان مبارک حضرت ایشان این کتب و رسائل و دیار بند شهرت نیافت بود
 از نظر مبارک ایشان نگذشته که ترک نموده اند و گرنه هرگز ترک نفع نیفرمودند که ایشان بعضی ترین اکابر
 این است بر اتباع سنت بوده اند و اگر گویند عدم رضای حضرت سالت علیه التحیة را باین عمل از کشف دنیا
 ترک نموده باشند گوئیم که کشف در امور طریقت معتبرست و احکام شریعت حجت نیست مع هذا و الکتاب
 احتجاج کشف کرده اند و اسید است که این مخالفت جزئی بر مایات قاعده کلی ایشان که بجهت تمام ترغیب باتباع غیر
 علیه اسلام فرموده اند و شمر تاج گردد و سلام مکتوب شاستر و هم پر سیده بودند که در مسئله عمل
 بعد از انتقال از دنیای بندگی به بیت علی محمد و ما دعل بعد از شیخ محمد حیات محدث در فی رساله
 نوشته محض آن عارفی مقرر میشود قال الله تعالی ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یعلم که الله و قال رسول الله
 صلی الله علیه و سلم لا یومن احدکم حتى یکون هواه تبعاً لما جئت به حدیث صحیح است و است کرده است
 آنرا ابو القاسم بن اسماعیل بن فضال صفهانی در کتاب الحجو ذکر کرده در روضه الطلک امام ابو حنیفه رضی الله عنه
 فرموده و انما قولی بخبر الرسول الله صلی الله علیه و سلم قول الصحابة رضی الله عنهم و قول شهرت از
 امام که فرموده اذا صح الحدیث فهو مذهبی پس کسیکه مدارتی در فن حدیث دارد باید از نسخ و قوی از
 ضعیفی شناسد اگر حدیث ثابت عمل نماید از مذهب امام برمی آید چرا که قول امام اذا ثبت الحدیث فهو
 مذهبی نص است و ثبوت اگر با وجود اطلاع بر حدیث ثابت عمل بخند این قول امام را انما قولی بخبر الرسول
 خلاف کرده باشد نفی نیست که هیچ کی از علمای امت جمیع احادیث را احاطه کرده است چنانچه قول انما قولی
 قولی بخبر الرسول نص است بر آن جمیع احادیث با امام برسید که بعضی از آنها فوت شده و چاروفت نشود که
 مثل خلفای راشدین که علم اهل امت ملازم محبت جناب سالت صلی الله علیه و سلم بودند بعضی احادیث از ایشان
 نیز فوت شده و میراندن بنی را هر که معرفی بغیر حدیث دارد و ظاهر است که برافراست اتباع غیر واجب است
 و اتباع پیغمبر کی ازین آئیده و جب نیست اهل امت منتظرانند مذهب هر که را بجهت مدین خواهند اختیار نمایند و هر که
 بگویند حدیث از مذهب امام برمی آرد اگر بر بانی برین دعوی دارد و بیاورد اما انتقال از دنیای بندگی به دنیای

مشهور تفصیل نخواهد اما مسمی علی رساله سنی بحزب آل المذاهب فی انتقال المذاهب تألیف کرده خلاصه آن است
 که انتقال از مذہبی بدمذہبی جائزست معزم کرده بر آن امام رفیع و در پی او فقه است امام نووی در در فقه معتبره
 که بعد تدوین مذاهب یا جائزست عقل را که انتقال از مذہبی بدمذہبی دیگر بکند گوئیم که از دست هر مقلد را اگر طلب
 علم باحوال هر دو مجتهد نماید چون غالب شدن او که طرف ثانی اعلم است جائزست و را بکار و جب اگر مخیر کنیم
 جائزست و مقلد را حالات اند و بصح عقل از چهار حال خالی فی چرا که مقلد یا عامی است یا عالم و این هر دو را
 باعث بر انتقال یا غرض نبی است یا دنیویست پس اگر عامی و عاریست از معرفت فقه و از مذہب و جزا شنیدیم
 و انتقال با را و حصول اوج جاه کرده پس مرا و اخلاص است که حقیقت انتقال و استیفاء است و اگر عالم و
 فقیه بود و برای نیات انتقال بکند پس امر او پسند است زیرا که طاعب مذاهب میکند برای غرض نبوی و دنیوی
 جائزست اگر در مذہب خود فقیه است باعث انتقال می سبب نبی است مذہب دیگر نزد او و مریح
 یافته است بقوت ادله پس بر چنین کس انتقال جب است بروتی جائز و اگر عامی از فقه است و در مذہب
 خود بقعه مشغول شده و جاهل اند و مذہب غیر را بر خود سهل و سهل الا در آن نیست او را فقه درین مذہب
 هر جوست بر چنین کس نیز انتقال جب است زیرا که فقه در مذہبی بهتر است از جاهل در جمیع مذاهب که غالباً
 عبادت جاهل صحیح بود و اگر انتقال هیچ سبب نبی و دنیوی نیست بلکه از هر دو مذہب قصد مجتهد
 علم بود پس جائزست عامی او ممنوعست فقیه را زیرا که در متنی فقه این مذہب حاصل کرده چون مذہب
 دیگر انتقال کند عمری دیگر باید برای فقه در آن مذہب اعلم که قصد است بازماند پس و مارتک انتقال و
 و آنکه گویند که اگر غرضی مذہب خفی انتقال کند جائزست عکس آن جائز نیست حکم و تعصب است بللی ندارد
 زیرا که آنکه حکم و حقیقت ابراهند و اگر در تقدیم مذہب خفی یا مذہب دیگر بر مذہبی از آیه و حدیث و روایتی نقلیه
 آن بر هر فرد است جب شدنی تعلید دیگری جائز بود و نبی غلاف جامع است صاحب الفقه می خفی
 مذہب است گفته که جائزست و یازن انتقال از مذہب شافعی بدمذہب خفی عکس آن با باید که کلیت مذہب
 امتیاز کند نه بعضی سائل بسیار کس از ضعف و سلف انتقال نموده اند اگر جائز نبود نکردی و هر که بخلاف آن
 گوید قول بیدلیل است غیر معقول السلام علی من اتبع الهدی مقتوب همه نوشته بودند که در حق میا

ابن ابی سفیان را بوی صحابی اتباع و احوال اعمی است چه اعتقاد باید کرد بدانکه کلام از بهر این است
 سزاغات حضرتان صحابه را بنا بر حسن ظن که در شان خیر القرون لازمست تاویل میکنند و اگر قابل تاویل باشد
 تفسیرین بنیابی نمیانند و جرات ندیم و طعن میکنند چه که در قرون باشد مشهور و یا غیر صحیح کلام محمد بن
 مجتهدین با وجود قرب مانع اطلاع نام بر احوال ایشان با وجود اقارب نسبت خطا بخلافان حضرت علی مرتضی علیه
 السلام تجویز طعن بر ایشان نکرده و اگر چند روز میان لشکر شام و لشکر کوفه قرار داده و ملائمتی واقع شده از شدت
 تعصب و دونه بنابر عقیده که هر یک را واده تعصب بکسب متبذکر درست میداد این نقشه شهادت امیرالمومنین
 عثمان رضی الله عنه و طریق اسلام پس است یرا که در وقت نزاع عسکری حضرتان صحابه سه فرقه شده بودند جماعت
 جانب جناب خلیفه بر حق علی ابن ابیطالب رضی الله عنه گرفته و جماعت دوم بطرف امیر شام فرستاده و فرقه سوم
 توقف نمودند و شک نیست که مدنان مجتهدان آن تشریف را خدایت بر مریات هر سه فرقه شوق مساوی
 داشتند اگر احدی را از این فرقه طعن کفر و فسق میدادند قبول آیات از ان فرقه میکرد و بنا بر اجتهاد
 و استنباط بران میگذاشتند و اگر طعن در شان آنها را صادر اندک ملتین اسلام بر بهر هم میخورد پس
 و کف لسان از طاعن آنها حکمت نبی است و حرمت صحبت خیر البشر علیه الصلوه و السلام علاوه آن که ایشان
 گویند که حفظ حرمت رعایت قرابت آنحضرت ضرورت قبول است لیکن از اهل قرابت تصریح تکفیر نشان داد
 ثابت نیست و حشمت و نفرت خود لازم نیست همه مصادد و همچنین خطا از اهل خیر القرون خطی است بعد
 شکره است اگر چه آن خطا خطای اجتماعی باشد که مودتی القربا آنحضرت واجبست بر جمیع افراد است
 و اگر شکره تیر و در میان نباشد رضا با ذیت اهل قرابت سوال مصلی علیه السلام لازم می آید و دیگر بحث
 از این سئله مناسب نیست سکوت یا انسوکس تام و بنیام الویست فرقه شیعی چون از مسلک اعتدال افتاد
 و زید اند و عثمان و ابن عباسی اصل کرده و آن نفوس کینه را بنفوس خبیثه و قیاس نموده زید زنده بنظر صحابه
 که بسیار تواریخ نبوت اطلاق کتاب سنن اند بکار گردید و نفهمیدند که پیغمبری که حق تعالی نبوت خیر خود
 کرده و بجای نام معشوت ساخته و دین او ناسخ و بیان باقی تا انقضای زمانست و ما او را سنان که از جمله
 للعالمین نامی در شان او جاده که در طول عمر نبوت و صحبت با او داشته باشند و دقیقه از بزال واضح است

و در خاسته احوالات او و در ترویج شریعت او و بعد از اتمام آن و فرود گذشتن به گنجی او و از ورطه کفر به گنج
 و بساط نجات نه پیوسته طرف نفس ظنی بخدا و رسول ارند خدا نخواهند اگر حقیقت کار چنین باشد که از عمو
 فی شان اساتین پس از حقین از چنین خدا پیدا رحمت است از چنان بگیری چه توقع شفاعت احوال
 پیغمبران سابق و امام ایشان پوشیده نیست و اوقات اولیا را بر است نیز نهان هرگز نه دیده و نشنیده که بعد
 از ارتحال یکی ازین بزرگان همه مخلصان او مزید و ملکر گردیده و با اولاد و اول اعداوت و رزیده باشند
 در عضو رت بر عشت پیغمبر که مقصود از ان اصلاح است که ام فائده تر شد و نیز باین حساسه القرون
 شتر القرون میگردد و دنیا لام شت لام میشود و خدا انصاف عیب کند و اسلام علی من اتبع الهدی
 مکتوب نمیدهم عامه او صدقاً نوشته بود که از اختلاف شیعه و سنی در شان صحابه و اهل بیت
 السلام علیهم جمیعین ناظرین میشود چه اگر بنا بر اعتقاد اهل ملت بر اخبار است خبر محتمل صدق و کذب است
 مگر متواترات که افاده یقین نماید و انقسم خبر را در نیاب که درست پس علی تحصیل اطمینان نیست مخدو
 این سلسله از ضروریات دین ارکان ایمان نیست توحید الهی و تصدیق نبوت برای نجات کافیت ایمان
 محمل سنجی و ضمیمه که تصدیق و تسلیم بر آن آدمی مسلمان میشود و این است در شان صحابه اهل بیت
 رضوان الله علیهم نیز حسن ظن محل محبت بر عایت شرف محبت و حسن خدمت آنها و قرب و قربت اینها
 با جناب رسالت علیه الصلوة و التحیات پس است مطالعه تفصیل احوال آن بزرگان از کتب تاریخ موجب
 بینان فتنه است چرا که منصب عصمت بذممه اهل سنت مخصوص مسلم جناب حضرت انبیاست علیهم التحية
 الشان و ممنوع است از اینها اگر چه صدیقین و اولیا باشند پس گاهی از ایشان در محاللات ظهور بعضی مخالفات
 اتفاق می افتد و آنهم فیما بین و در مقرون بعبودیت و از غایت صفای باطن تصفیه می انجامد و اینکه را با
 نفوس جنشیه قیاس بر خود کرده اثبات کینه و عداوت بالاستمرار در میان آن اکار کنند و بکن تفریط
 کرده فقط را دانه میمانند اعتبار ساقط است بمانند که اکار آن طبقه مستلزم انکار تاسیر و جو
 مبارک است و مستوجب نفی فائده محبت معنای تفسیر فیزی درین سلسله متاثر بود و از سبب ان فیض
 مسامت طریق نجات از مملکت این شکوک می نمود این عبارت بر باطن فقیر وارد شد قل امننت بالله کما

هوعند نفسه ورسول الله كما هو عند به وبأله وصحبه كما هو عند نبينهم وبميتهم
 اين مطالب عليا فوق مراتب سبع اختلافاست تفويض امر مجتبا اليه است طيشانه که مرتب نفس الامر است و پنج
 وقد را در عظام مجال هم زدن نيست الحمد لله على احواله والصلوة والسلام على سوله محمد وآله
 مكتوب نوزدهم نوشته بودند که در حديث شريف ارسوت که آنحضرت عليه الصلوة والسلام
 فرموده که بعد من دوازده خليفه از قرش خواهند بود اهل سنت از اين دوازده تن خلفای اربعه
 خلافت خاصه بودند و هشت تن ديگر از قرش که تسلط بر خلافت عامه يافته اند و جهاد با کفار و اعلا
 کلمه الحق کرده اند مرا مي دانند و شيعه دوازده امام سلام الله عليهم را ميگويند و اعتقاد و توقي درين
 سلسله که امام جاب است مخفی و مالحق بجانب اهل سنت معلوم شود و دانند که لفظ خلافت اعم است
 از آنکه ظاهري باشد يا باطني و خلفای آنحضرت می بايد که جامع خلافتين باشند و خليفه آنرا ميگويند که
 امر خلافت را تشخيص سازد و تشييت خلافت ظاهر موقوف بر قدرت استطاعت است يعني خزاين و
 افواج که شرط نفاذ حکم است ظاهر است که بعد خلفای اربعه که سی سال خلافت کردند و حضرت امام حسن
 عليه السلام تا شش ماه از حضرت ائمه اطهار پنج کی در حج قتي قادر برين امر نبود و تغيير آنحضرت
 عليه الصلوة والسلام که خلفا از قرش باشند نیز شعر بر ميست که ز ازايل است يا از بنی هاشم ميگویند
 و جمع بين المديين بانيو نه مي توان کرد که ترويج ظاهر دين که موقوف بر اسباب ظاهر است بجای قالب
 اسلام است از آنها واقوع یافته و تقويت باطن دين که در حقيقت اسلام بجای روح انقلاب است از
 نفوس مرکزه حضرت ائمه عليهم السلام واقع شده و چنانچه صوفيا اهل سنت بر ثبوت تطهيت دوازده امام
 صلوات الله عليهم قیّم اند و در ذات بابرکات خلفای اربعه رضوان الله عليهم و حضرت امام حسن سلام
 الله عليه هر دو معنی جمع بوده و بصلح در میان امير شام و حضرت امام حسن عليه السلام تا حضرت
 امام مهدی صاحب الزمان خلافت باطني باين حضرات تعلق داشته است و ذات صاحب الزمان
 نیز هر دو معنی تحقق خواهد بود و خلافت ظاهري خلفای ديگر تا تعيين مد و ثنا عشره در صورت تکلفي نخواهد
 و السلام مكتوب ستم نوشته بودند که با حديث صحيح ملالت حضرت صديقه رضي الله عنها از اين

مرتضوی رضی الله عنه و بعد مبارک نبوی صلی الله علیه و سلم و بعد از آن سید بقیع نظر از واقع حرب قبل که
 باعث دیگر و شست ثابت است یعنی خیالی از اشکال نیست که از جناب صدیق سبب اربعه است هر حاصل که
 انحراف از حضرت مرتضی غنی علیه السلام نیکو باشد بلکه حضرت صدیق خود روایت میکنند که حضرت مرتضی و فاطمه زهرا
 دوست ترین مردم بودند پیش آنحضرت صلی الله علیه و سلم مخدوم و ملاک و در غلات و نزع طرفین مخدوم و رسانند
 دهنی بهر دو جانب میباشد چنانچه در مقام است مخفی نماند که در قضیه آنک حضرت مرتضی چون منظر اب جناب
 رسالت آب علیه الصلوة و التسلیمات احساس نمود باقتضای استیلای محبت بفتوای صلیت و وقت بنا بر تسکین
 تسلیه آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعضی الفاظ که باعث دل سردی آنحضرت علیه السلام از حضرت صدیق گردید
 معروف است استماع این خبر حضرت صدیق را پوشش آورد و چرا نیار که تکلم بفرمان بارگاه انجمن
 کلمات و چنین اوقات موجب سقوط محب از نظر محبوب دیگر و دظلمت که بالاتر ازین اذیتی میباشد
 پس انحراف حضرت صدیق از حضرت مرتضی رضی الله عنهما محکم غیرت محبت اقتضای ابشریت است که از آن
 چاره نیست ناز راه دیگر و اما محبت باقیست این و شست باقی است و تکلم حضرت مرتضی این کلمات نیز
 ناز محبت عداوت حضرت صدیق بوده است که محبوب محبوب نیز محبوب میباشد بلکه محبت محبت محبت بوده است
 صلی الله علیه و سلم که از آن نیز گریز نبود پس در خصوص هر دو طرف حق ثابت است هر دو معذور اند
 بلکه ما جو که بنای سر و بر محبت پیغمبر است علیه الصلوة و السلام چنانچه و شست و ملالت حضرت خیر النساء
 علیه التحية و النسا باجناب صدیق اگر رضی الله عنهما زاهدیت صحیحیه ثبوت رسیده و این محل و شبهه است یکی
 آنکه حضرت تبول با وجود تبول و انقطاع از دنیا بقدر قلیل از مال و جو استماع جواب متقول از حضرت صدیق
 ملال اگر نرسد و ندوم آنکه حضرت صدیق در مقام رعایت فرزند رسول صلی الله علیه و سلم دین امر
 سهل چرا ساحت نمود و جواب آنکه طلب مال میراث که حلال تا زمان مالی و عالم میباشد منافی ترک دنیا
 و بعد از تقوی نیست بلکه قدر مال حلال استقی بیشتر خیر باشد و ابشریت باقیست از احتیاج چاره نیست
 منع حضرت صدیق محبت حدیث شریف است سخن معاکره لایمکه لاف و چون حضرت صدیق از زبان
 مبارک نبی معصوم این حدیث را شنیده باشد در حق حضرت صدیق نقص قطعی است مسامحت و چنین بود

جانوریت و تسلی نشدن حضرت خیر النساء باین جواب یا با نجات خواهد بود که ثبوت ارث بآیه توریث واقع شده و این حدیث تا آنوقت ظاهر باشد شهرت نرسیده باشد تا به حضرت فاطمه حجت تواند شد یا از راه دیگر مزاجی خواهد بود که لازم صاحبزادگی است و حکم تبدیل مخلوق به هیچ کمالی خصوصیات مزاجی تغییر نمیتواند و پشت شدت غضب حضرت موسی علیه السلام مادم و ابیهر بن ابل نشد و قصه طایفه خنجره در آن حضرت بر روی ملک الموت علیه السلام شهرت پس در صورت برود و معذورانند و بهر دو طرف حق ثابت میشود و اهل سنت احسن ظن در اهل حسن نشان و یقین واجب است السلام علی من اتبع الهدی و مکتوب بسمت و حکم خود و ما اینجا ضعف اعتقاد طالبان این مان و طلب کشف و کرامت اینها از دور و پیشا و عدم سیالة بنسبت اصل قرن اول فرشته اند معلوم شد بدانند که سفاراش مثل شیخ دیگر مرید گرفتند چه ضرورت از عقلائی مخلصان هر که التماس امور مذکوره نایه تسلی او باین مطالب باید کرد و اگر او سبحانه چنانچه که حکیم حق است بمنطوق آیه که بیدار قل ان کنت من یقولون الله فانتعونی بحسبک الله بنای حب رضای خود که مقصود صفیان جمیع طرق است بر اتباع پیغمبر علیه السلام و الصلوة نماده و آن طلب عاذی را با امور آید و نهایتی چند که بجای دو او بر میزند برای اصلاح است مروجی که بعلمت غفلت و محصیت مبتلا بود و نذر ستاد بر کار این شیوه نگار بست و بصورت شفا بر روی خود کشوده آنکه اگر خود را ضایع و تلف نمود و این نعمت نصیب و تحقیقی صورتش نصیب عوام مسلمین است آن بعد از تحقیق اعتقادات بر حسب کتاب سنت استعمال عراج است در اقبال امر و نهی و بزرگداشت عقاید و اعمال نجات حس است پس که صورت نجات است و تحقیق این منضم حصه خواص است آن تنویر قلوب تزکیه نفوس است بر ایضات مجاریات با رعایت صورت مذکوره و حاصل آن ظهور کلیات و کاشفات است صورت معبر باین اسلام است تحقیق عبارات از احسان که در حد آمده ان فصد دلت کائنات و راه و صورت بی معیقت در مرتبه و دار امراض ظاهر جلالت تبیل و ارام و جبر و که ظاهر و محمول از آل آن کرده میشود و بی غایت نیست مثل ظهور حقیقت بصورت که غیر مفید است بلکه حقیقت نیست استسراج و اگر آنی است اعادنا الله نهی و حقیقت بجای تفسیر است که اخراج مواد فاسد بر آن موقوف است تا احتمال محس مرض باقی نماند و بحال شفا از مرض مجبور و بجز اتعاین برود و میسر نشود و این

که آیت است باینکه اگر کسی از این کتاب استفاده کند و در این کتاب هیچ کس از این کتاب استفاده نکند و در این کتاب هیچ کس از این کتاب استفاده نکند و در این کتاب هیچ کس از این کتاب استفاده نکند

بیان باید دریافت که از ساجد انتخاب علیه الصلوة والسلام در بیان اصحاب کرام چه تأصحت و شفا بظهور
 مخفی نیست که غیر از غلبت حق جل علاه و غلبه جهود و ارتجاع و کسرت ضای رسول و علیه التقیه و الثبات و لذت
 از طاعت نفرت از حیصت الطبع و اعراض از دنیا مری دیگر بوده و ماده ظهور این آثار دوام حضور قلب
 و تنبیه نفس بوده است که از بزرگ صحبت آنحضرت استعمال نسخه شریعت او حاصل شده بود و از اذواق
 مواجیه قرون متاخره بکلم نمود و اندو باد و جو و حصول کمال صورت و حقیقت که زیاده بر آن متصور نیست
 بیشتر استقامت حفظ آن صورت که محافظ حقیقت است فائده آن شامل خواص و عوام است کرده اند و اعتبار بشان
 بخشش و کرامت نفرو داده و این امور را از لازم و دشوار احوال منانسته پس بر مریضیه طالب صحبت کامل
 یعنی نسبت محمدی باشد باید که اتباع سنت نبویه را بهتر از جمیع مجاہدات و ریاضات شناسند و انوار و برکتی
 که بر آن ترش گرد و فضل از هر فیوضات اندوخته و اذواق و مواجیه متعارف را در جنب جمیعت باطن و دم
 حضور و اعتباری دهند و در صحبت عزیز که ازین امور استی در یابد و اما نائب رسول خدا اصلی اند علیه و سلم
 دانسته قدش لازم گیرد و مجوز و موثر این ماه فریفته نشود اگر چه بلند باشد و السلام مکتوب است و دم
 العتبات نامر سامی از خدمت مخدوم زاده گرامی بعد عمری رسید جان تازه رسانید و باعث تحفه
 و تقویت نسبت اخلاص گردید آنچه از آغاز و انجام سلوک نوشته اند بطلالعه در آمد ازین اطوار و آثار که
 بظهور رسید امید هست علی الخصوص این امور حاصله را که ماده و خوراک تر دم میشود قدر و قیمت بندان
 و طلب ضابطه علی با فقر انار و مراد آوردن دست بر رویه کشادن از طلب هم و وحدت
 وجود بر کنار بودن نسبت حضرت که ریاضات ایشان اتباع سنت منیه و معارف شان سر احوالی
 شریعت علیه است آرزو نمودن دلیل طهارت طلب علم و همت است بارک اسدنی بر کلمه اعلی در جا
 مخدوم و آنچه ثمرات افادات حضرت العاجد و حضرت بیان همت خافص صاحب از و اردات خرمیه
 احوالات عجیبه استیلا غیب ظهور و وحدت تحریر آمد بعد از تلویحات لطیفه قلب است مقام نگین و
 منتهای این لطیفه آنگاه ای امکان برآمده و بهجت آباد قدمه و جو پسید است در دائره فلال اساطیر
 که سادگی عینات عالم است میر کردن و ظل خلص که سبدا تعین ابر است فانی شدن جهان ظل فاصل نمود

این کتاب در بیان اصحاب کرام چه تأصحت و شفا بظهور
 مخفی نیست که غیر از غلبت حق جل علاه و غلبه جهود و ارتجاع و کسرت ضای رسول و علیه التقیه و الثبات و لذت
 از طاعت نفرت از حیصت الطبع و اعراض از دنیا مری دیگر بوده و ماده ظهور این آثار دوام حضور قلب
 و تنبیه نفس بوده است که از بزرگ صحبت آنحضرت استعمال نسخه شریعت او حاصل شده بود و از اذواق
 مواجیه قرون متاخره بکلم نمود و اندو باد و جو و حصول کمال صورت و حقیقت که زیاده بر آن متصور نیست
 بیشتر استقامت حفظ آن صورت که محافظ حقیقت است فائده آن شامل خواص و عوام است کرده اند و اعتبار بشان
 بخشش و کرامت نفرو داده و این امور را از لازم و دشوار احوال منانسته پس بر مریضیه طالب صحبت کامل
 یعنی نسبت محمدی باشد باید که اتباع سنت نبویه را بهتر از جمیع مجاہدات و ریاضات شناسند و انوار و برکتی
 که بر آن ترش گرد و فضل از هر فیوضات اندوخته و اذواق و مواجیه متعارف را در جنب جمیعت باطن و دم
 حضور و اعتباری دهند و در صحبت عزیز که ازین امور استی در یابد و اما نائب رسول خدا اصلی اند علیه و سلم
 دانسته قدش لازم گیرد و مجوز و موثر این ماه فریفته نشود اگر چه بلند باشد و السلام مکتوب است و دم
 العتبات نامر سامی از خدمت مخدوم زاده گرامی بعد عمری رسید جان تازه رسانید و باعث تحفه
 و تقویت نسبت اخلاص گردید آنچه از آغاز و انجام سلوک نوشته اند بطلالعه در آمد ازین اطوار و آثار که
 بظهور رسید امید هست علی الخصوص این امور حاصله را که ماده و خوراک تر دم میشود قدر و قیمت بندان
 و طلب ضابطه علی با فقر انار و مراد آوردن دست بر رویه کشادن از طلب هم و وحدت
 وجود بر کنار بودن نسبت حضرت که ریاضات ایشان اتباع سنت منیه و معارف شان سر احوالی
 شریعت علیه است آرزو نمودن دلیل طهارت طلب علم و همت است بارک اسدنی بر کلمه اعلی در جا
 مخدوم و آنچه ثمرات افادات حضرت العاجد و حضرت بیان همت خافص صاحب از و اردات خرمیه
 احوالات عجیبه استیلا غیب ظهور و وحدت تحریر آمد بعد از تلویحات لطیفه قلب است مقام نگین و
 منتهای این لطیفه آنگاه ای امکان برآمده و بهجت آباد قدمه و جو پسید است در دائره فلال اساطیر
 که سادگی عینات عالم است میر کردن و ظل خلص که سبدا تعین ابر است فانی شدن جهان ظل فاصل نمود

و این معنی معبرست بمسطلیج قوم بطنای قلب و ولایت صغری که ولایت اولیاست معارف وحدت وجود
 ولایت ظلی که محل سکرست ناشیست و بنیقام ضمیر قلب نفس را همگی از فانیسیر گیرود و از حصول انوار
 دوام حضورست باقی جلالتا بکبریا که غفلت عارض نشود و تعلق با سوا نماند مطلقا و بالا ازین مقام است که
 سیر سالک به حصول این ظلال که سسمی با سماء صفات اند واقع میشود و معامله با لطیفه نفس می افتد که از عالم خلقت
 چنانچه در مقام سابق با قلب لطائف اربعه دیگر که از عالم امر اند و عروج آنها بکبریا کمال است کار افتاده بود
 و در اینجا نفس اخیقت فنا حاصل شود و اماره طغنه میگرد و دودی مخالف محبت افعی میشود و اعتقاد دعوت و
 ارشاد هم سیر سازد و چون انیقام فرقی بعد الجمع است نیز صمیم حاصل کرده و سر وحدت شهودی که خبر غیر حق
 از خلق سید به غنوم نیاید و وصول انیقام عالی ملزم در ضیاء محبوب حقیقی جلالتا بود و در این مسغونات نیست
 بعد که کلفت از میان بر نیزد و شریعت مقتضای طبیعت گردد و اعتقاد کل حسب کتاب سنت بالاتر
 گفت میسر آید و انیقام معبرست بطنای نفس و ولایت کبری که ولایت انیاست علیهم الصلوٰه و بکرت اتباع
 آنحضرت خواص است انیز حاصلست و در اینجا سیر سالک در کمالات اسما و صفات تعلق با سیم هوای الظاهر دارند
 و هست فوق آن ولایت لایست ملائکه است که معبر بولایت علیاست در اینجا سیر در کمالات متعلقه با الهیات
 و فائده حصول آن ولایت قابلیت تجلی ذات بجز ساینده است عالی تر ازین مقام کمالات نبوت رسالت است اینجا
 با وجود عدم جواز انفکاک اسما و صفات آنحضرت از تعالی تقدست تجلی مجرود ذات مشهود عارف میگرد
 و اینجا سیر و کار مینا اضرار ربیع که اصول لطیفه نفس اند می افتد یعنی در ولایت علیا بعبانثرانه سواهی خاک و کمالات
 نبوت بخصر خاک فقط و هرگاه ذات عالییه اعتبارات و مشیونات بسیارست بالاتر ازین کمالات نیز مقامات
 ثابت اند و در محل خود که روحهم ترین مقاصد درین اکتسایش فنا و قلب فانی نفسست مراتب بگوشی برین
 فاست در بر مقامی ازین مقالات مسطور هر چه در وی از ولایت فنا و بقا بجزر گردد و به موافق تحقیق حضرت
 مجدد دیر ضوایان اند علیهم معین مناسبه اقا بکبر تقدیمست اما شش کج دیگر احتمالا در ضیاء باز نگذاشت
 شوق سالکان میگرد و اینطور قدیم جذبه بر سلوکست و بهر چند تاثیر نفس شیش را در باطن مرید و غلی
 تامست استعداد و ستیفه نیز شرطست آرزوی صحتهای بسیارست خدا باد ما و شما برسد و لا سلام

از نزلات خمسة شهو یعنی تنزل وحی و تنالی و جسدی چنانکه مرتبه علم و احبب تنضم و تنزل و جوی سست
 وحدت و واحدیت که عبارتست از ملاحظه اوجها و شیونات صفات خود را اجمالاً و تفصیلاً در مرتبه
 علم میگویند که در خارج وجود و اصحیح شی را تحقیق و تنویدی نیست این کثرت مرتبه در مرتبه و هم کثرت
 حکمت البغاین هم را القافی داده است بنای آثار ابدی بر آن نهاده و نهی است که برفع و اعم مرتفع گردد
 و مراد قوم از اطلاق و هم برین مرتبه است که این کثرت را تحقیقی دیگر نیست همان جو و واحد درین آت
 وجود بسط و تجلیات شده است و فشار تعد و تجلیات کثرت شیونات است که در حضرت وجود و منج خود اند
 و در مرتبه علم منفتح شد مثل افشاح شجر از بد خالق ملکات گردیده است و عکس آن خالق در مرات و بسط
 افتاده و سعی بجای شده و چون موجودی اشیاء حقیقی نگیندار و بلکه عکس موجودی است و نفس لامر همان جو
 علی موجود اند از مرتبه علم بر نیامده اند چنانچه مذکور شد و علم بعضی از صفات آن نیست صفات عین ذات اند
 صوبه وجود و پس این تقریر و جو و اشیاء عین موجودی باشد چنانچه حضرت شیخ اکبر رحمه الله علیه میفرمایند
 ان شئیت قلست حق وان شئیت قلت خلق و ثابت شد که غیر از وجود واحد در خارج موجودی نیست
 معنی وحدت وجود و این معنی مکشوف و مشهود این حضرات است همه علیه السلام مکتوب است چه
 فاصد عمل است استخاره میر نمیشود و استخاره سنونه باید عمل کرد و انشا الله تعالی خبر پیش می آید چه
 که با هر توکل و امل و مرض دلی متعلقان و یرانی شهر و فساد زمان با کمال جمعیت بهر برده شود و بخدا و تسبیح
 الله تعالی حسنه بران را توفیق اتباع سنت هاد و دیگر خود بخوان ار و ششخ احمد قنبد که راست لطیف
 از قید قالب برآمده است اما استعداد این مرتضی است مهند افان و خیزان براده مقصود میر
 خدا بمنزل مهور برساند چون سلب امراض قلب و قالب بمول حضرات است رضی الله تعالی عنهم
 و احتمالی انجذاب اوت و قدرت آن عطا فرموده است چرا از راه انکسار خود را درین امر خیر خود میر
 فیض الله صاحب باهر روز در پیش رو نشاندیده بقدر آن چه نفس سلب مرض ایشان نمایند تا کثرت
 و قصد شریف بفرماز بر یافت شاه سیف الله صاحب مبارک است اما بشب بط رضای مردم عمل حق
 شرعی ایشان بزمیر که است و در غیبت آن شفق خادمی معتمدی بنظر نمی آید و اسباب هم همراه بران

دار اندک از آن که در مرتبه علم و احبب تنضم و تنزل و جوی سست
 معنی وحدت وجود و این معنی مکشوف و مشهود این حضرات است همه علیه السلام مکتوب است چه
 فاصد عمل است استخاره میر نمیشود و استخاره سنونه باید عمل کرد و انشا الله تعالی خبر پیش می آید چه
 که با هر توکل و امل و مرض دلی متعلقان و یرانی شهر و فساد زمان با کمال جمعیت بهر برده شود و بخدا و تسبیح
 الله تعالی حسنه بران را توفیق اتباع سنت هاد و دیگر خود بخوان ار و ششخ احمد قنبد که راست لطیف
 از قید قالب برآمده است اما استعداد این مرتضی است مهند افان و خیزان براده مقصود میر
 خدا بمنزل مهور برساند چون سلب امراض قلب و قالب بمول حضرات است رضی الله تعالی عنهم
 و احتمالی انجذاب اوت و قدرت آن عطا فرموده است چرا از راه انکسار خود را درین امر خیر خود میر
 فیض الله صاحب باهر روز در پیش رو نشاندیده بقدر آن چه نفس سلب مرض ایشان نمایند تا کثرت
 و قصد شریف بفرماز بر یافت شاه سیف الله صاحب مبارک است اما بشب بط رضای مردم عمل حق
 شرعی ایشان بزمیر که است و در غیبت آن شفق خادمی معتمدی بنظر نمی آید و اسباب هم همراه بران

در مرتبه علم و احبب تنضم و تنزل و جوی سست

علاقه مقصود است اما آنکه ببال این غیبت نیت عمل باید آورد و صدا که سپیده و زبر پرده داشته باشد از اعصار
و احباب بخوان طریقه و طلاب سلام نیاز قبول باد و کلام مکتوب **بست و ششم** انکشاف ناشسته بر دو خط
از منتهی خبر یافتن شیخ احمد رسیده و مشروط گردانید و بعد رسیدن او هم با حقوق خوشتم بر غایت انکشاف اثر رفیع
موردا شفاق خواهد شد و اگر ظرف و دیگر وقت بنده باشد توجبه انشاء الله تعالی زد و بر سبک رود و محفوظ و محفوظ
مقصود میسر رسد خاطر شریف جمیع باید شست بجز زبان و دوستان یاران طریقه سلام رسانند و خدا که
آب و هوای نسخ آباد با مزاج عالی سازد و اندیشه انانیت که یکجا گمان طریقه علیه معبدیه در انجمن بسیار غنیه
از اغرض معدود و هدیه محبت است آرزو زبانی شیخ احمد که ثانی الحال سید اراده و مایه توقف معلوم
بقیه صحبت و فرصت فیضی از طریق دی گریه و فقیر زحری جواب خطوط صاحبان دکن خود را رسد و روششم که بعد از آن
سال خطوط هرگز برسد توقع زندگی کجاکم نیز تحریر بایک شید و خود را بنیاد و نشان باید داشت اعز زبان یاد آور
سلامت اراد اگر انشفیق معبد را با تشرف خواهند بر داشت یاق فقیر و سلام زبانی خواهند فرمود و سوال انجمن
انیت که دو نیم ماه گذشته که هر روز مکرری تازه بروی کامی آید و حق تعالی رفیع میفرماید الله تعالی فتوحات
طاسری و باطنی که امت فرماید متوقع رحمت الهی باشند و السلام **مکتوب بست و ششم** فقیر روز
انجم خدای الاخری روانه دلی گردید و خدا برساند و داغ جدایی آنجناب با خود دهمراهی بر خدا فارست که باین
ضعف پیر بیای طریقی باز هم سعادت ملاقات سرا پا برکات میر ساز دعایت نامه مقصودی مد طرف می رسیم
بارک الله فی رزقکم و عمرکم و از دعای خاتمه و حفظه امان از آفات و مکر و بات و تواضع و تقوی معنوی و معنوی
همای آنجناب فارغ سیزه از جان که با اینهمه ملائمه اعروض مرض انضام ایشان معلوم شده و این خبر نیل
شوش ساخته مقیدی باشم خدا اجابت کند از خوبی سیف الله فاضل صاحب چنگارم منافع محاسن تام عالم
و شش و جود این نوجوان جمع ساخته اند خدا ایشان تقوی مراتب بی و نیاز برساند از فقیر سلام و اشتیاق فراوان نمایند
و با ولاد ایشان ما و فرستیدان شان نیز نواب ارشاد خواند بخوار آنجناب او از صغر سفر کرده و در حد و مراد
بادشاه را دریافتند و همراه لشکر قصد دلی کردند و مسینه و هم رنج آنرا داخل شهر شده بعد توقف و گذری آب
سردی خوردند و سر شدند و جان بحق سپردند و در جوی قدیم بنگاک آسودند و داعی بر دل کشیده اند

[illegible]

و تأیید علی بن ابی طالب و توجیه او در توبه دادن و از آن پس در روز قیامت و از آن پس در روز قیامت
 علیه الرحمه بر رستنی یافتند و در مقبره حضرت شاه علی الصاحب حجت الله علیه مدفون شدند و شاه
 رحمت الله نیز در دنیا آمده بودند و در رخصت یکسر از آنجا بازگشتند و از آنجا در روز قیامت و از آنجا در روز قیامت
 محمد نیز مرحوم آموختند و از آنجا در روز قیامت و از آنجا در روز قیامت و از آنجا در روز قیامت
 آنجا که سامی آنجا نیز میفرستند باشد انتقال از وطن بر بدو که گنویس بسیار باشد و درین حکایت است حضرت خدای
 محمد با رسالت سر در سال از راسل میفرایند که طالب الاید که خود را از چهار نوع فساد و گناه پاک و یکی از
 صحبت طایفه که محرم نباشد یعنی در شریک نباشد که صحبت غافل نمیشد باین کار و که صحبت اعتقاد
 داء و دوائها مفاد قیام دوم از قیام شب سوم از بسیاری خوردن چهارم بقدر انفعالت خوردن هر قیام که سال
 انفعالت خوردن ششم نصیبت شود و هر که بسیار خورد و در طاعت گران شود و هر قیام که باشد خورد و
 باطن وی لطافت پیدا کند و هر که با غافل صحبت دارد و هرگز با او نشود هر که درین سخن با تو شریک نیست
 او ترا محرم نیست هر چند که مردم با این باشد و از یک کشیدن چاره بنویس باید که از کسی باز پرسید که یکجا راه
 او شود و در با شمشیر گفته اند که در شریعت مرد وقتی بالغ شود که نمی بطریق ثبوت از و ازل شود و وقت
 وقتی بالغ شود که وی از منی بر آید فقیر در شریعت آنست که او را چیزی نبود و در طریقت فقیه کسی باشد که
 در باطن او یعنی در دل او غیر از خدا تعالی هیچ چیز نبود این فقرست که رسول صلی الله علیه و آله و سلم
 فقر کرده است الله فقره فقره و السلام مکتوب سی و چهارم حال مردم این شهر از روزی که
 بخت خان آمده است از شاه نگار تاه است و ذکر خلاص محمد الدوله بر زبان خاص و عام است خدا ایتعال
 زد و بطریق آرد و در حفظ شمار سبب بسیار شوش گر و انی فقیر هم میگویند و بیاران حلقه و میان
 محمد مراد جنو فقید و باب حصول مقاصد شاکر و ایم اسیه توسیبت که با جابت سد و اثر بخش خاطر جمع
 دارد که فقیر از طرف شاه گز غافل نیست و هرگاه که با قای خود و هر شود یا مقبل القلوب الا بصلا
 که با راد او آخرد و در یکبار خواند بر برد و گفت دست میبرد و خوار گردانیده و روبرو شده باشد سوره
 الا بلاف ان یکصد بار یا بسم الله هر روز بخواند اول آخر و پنج بار نیست نفع شرعاً هیچ ضرر شرعاً نخواهد
 شد

و تأیید علی بن ابی طالب و توجیه او در توبه دادن و از آن پس در روز قیامت و از آن پس در روز قیامت
 علیه الرحمه بر رستنی یافتند و در مقبره حضرت شاه علی الصاحب حجت الله علیه مدفون شدند و شاه
 رحمت الله نیز در دنیا آمده بودند و در رخصت یکسر از آنجا بازگشتند و از آنجا در روز قیامت و از آنجا در روز قیامت
 محمد نیز مرحوم آموختند و از آنجا در روز قیامت و از آنجا در روز قیامت و از آنجا در روز قیامت
 آنجا که سامی آنجا نیز میفرستند باشد انتقال از وطن بر بدو که گنویس بسیار باشد و درین حکایت است حضرت خدای
 محمد با رسالت سر در سال از راسل میفرایند که طالب الاید که خود را از چهار نوع فساد و گناه پاک و یکی از
 صحبت طایفه که محرم نباشد یعنی در شریک نباشد که صحبت غافل نمیشد باین کار و که صحبت اعتقاد
 داء و دوائها مفاد قیام دوم از قیام شب سوم از بسیاری خوردن چهارم بقدر انفعالت خوردن هر قیام که سال
 انفعالت خوردن ششم نصیبت شود و هر که بسیار خورد و در طاعت گران شود و هر قیام که باشد خورد و
 باطن وی لطافت پیدا کند و هر که با غافل صحبت دارد و هرگز با او نشود هر که درین سخن با تو شریک نیست
 او ترا محرم نیست هر چند که مردم با این باشد و از یک کشیدن چاره بنویس باید که از کسی باز پرسید که یکجا راه
 او شود و در با شمشیر گفته اند که در شریعت مرد وقتی بالغ شود که نمی بطریق ثبوت از و ازل شود و وقت
 وقتی بالغ شود که وی از منی بر آید فقیر در شریعت آنست که او را چیزی نبود و در طریقت فقیه کسی باشد که
 در باطن او یعنی در دل او غیر از خدا تعالی هیچ چیز نبود این فقرست که رسول صلی الله علیه و آله و سلم
 فقر کرده است الله فقره فقره و السلام مکتوب سی و چهارم حال مردم این شهر از روزی که
 بخت خان آمده است از شاه نگار تاه است و ذکر خلاص محمد الدوله بر زبان خاص و عام است خدا ایتعال
 زد و بطریق آرد و در حفظ شمار سبب بسیار شوش گر و انی فقیر هم میگویند و بیاران حلقه و میان
 محمد مراد جنو فقید و باب حصول مقاصد شاکر و ایم اسیه توسیبت که با جابت سد و اثر بخش خاطر جمع
 دارد که فقیر از طرف شاه گز غافل نیست و هرگاه که با قای خود و هر شود یا مقبل القلوب الا بصلا
 که با راد او آخرد و در یکبار خواند بر برد و گفت دست میبرد و خوار گردانیده و روبرو شده باشد سوره
 الا بلاف ان یکصد بار یا بسم الله هر روز بخواند اول آخر و پنج بار نیست نفع شرعاً هیچ ضرر شرعاً نخواهد
 شد

انشاء و چاقوی خور و تری که لب طفل است سیطیلی داده شد بعد ازین در سیم باب برای منکر
 ارسال تخته نخواهید نمود که از ناسازی آب و هوای آنجا پوشش شما بجای خود نمانده است فقیر از عینا ایسم
 میدانیاید و اراان شما از شور شما شکایت دارند درین مدت مدید و سفر و راز تخته با که با تیرا خبر داده ام
 همه بد رنگ بد قماش زردادن و جنس بد فریدن از شما عجب است و ملال فقر مثل شست و خشاک میست و رو
 دریا حالا اثر از و نمانده و معذرت که شما درین خطا رعد گز رانیده و اینجی شست و شوی آن غبار نمود و ظاهر
 جمع دارید و رمضان مبارک بر سر سیده و یاران طریق و حافظاتی آن مجید این بار درینجا بسیار فرام
 آمده انشاء الله تعالی این ماه مبارک را بجمیع برکات گذرانیده و بعد عید میرسم السلام مکتوب
 سسی و پنجم خط شما که طو مار ملال بود لول گردانید برادر من بکر نوشته ام که فقیر در دعای خیر شما نصیب
 نیکم تا خیر موقوف بر وقت است اینم ضعف ناتوانی که همیشه در خطوط شمار قوم میگردد و مرا شش و شش
 اگر نقصان شده به دارم سوره لا اله الا الله که برای دفع شر از و نشسته است دعای حزب التجوین بخواند و بوی
 نعیم اسد صاحب فقیر به امید ایم تا حال که از شر مردم محفوظ مانده اند ازین سبب است و این سبب
 متوقع حفظ و امان باشند خبریات را نوشتن که غلطی باشد چنین سلوک بد نمودن و نلان چنان کرد چه ضرورت
 و تحریر جواب خطوط از ضعف نمیتوانم نمود و حالا به وستان نوشته ام که امیدوار و منتظر جوابها باشند که معذوم
 و مرده ام و مرا طاعت فتن پسند جامع بر و رحمة نمانده است بخانه میروم قوت آن کجاست که متوجه علم الهی شوم
 و در ایام که در حق نلان کس چه مناسب است شما اگر درین ایام حاضر میبودید حال مراد یافته متصع نمی شد
 فردا پس فردا خبر حلت فقیر خواهد رسید شنیدید چه بخاطر شما برسد بعل ریه ما اول استخاره که در شست
 بکنید بعد هر چه پیشین خواهد آمد دران غیر نیست ضعف ناتوانی از حد گذشته است امراض متعدد و ستولی شد
 نماز فرض ایستاده میخوانم و بسن رطلقه هر دو وقت قریب صد کس حاضر میشوند حیرانم که قوت توجه را کجا
 می آید بقدر چهار دام باقی است رفتن تا بیت الخلا حکم فرار و درین سال سقوط قوت بسیار شده
 مرا از جسد خود این توقع نبود و در خدمت مولوی نعیم اسد صاحب گویند که خطوط طوفانی ایشان رسید
 مطالب معلوم گردد و به یاران حلقه سلام رسانند و طاعت تحریر جواب نیست دعای خیر نماند و السلام

مکتوب سی و هشتم باعث تحریر نیست که لاله برج لال نام جوانی از دیوستان مقبره کیه در سنه
 شصده گری و صحبت اری بر عظم فقیر نظیر غار و وعده داده و وعده روزگار بود و است این ایام از دل
 خود که اگر آما بدست تلاش معاش و ریجا دارد شده است نظیر بودیم که زو و سائیدان این سخن میگوید و است
 با قای خود بر خوانند و احسان مست بسته و حق آفا که مر و فمیده و دو توخواه با او منسب شود و هم در حق خود
 که چنین در بازوی شما باشد و هم حق فقیر که غفلت شده که انی بتقریب و زکار از ما دور تر و در کرده و
 و باید که پیش از رسیدن تقریبات تسخیر خدا و نعمت خود را شایق او سازید و از حقن ارا اطلاع دهید تا پیشتر
 به ششم معلوم شماست که در کسی باین اتهام باشنا که و ایم و مادت بمالعه نایم اسد تعالی خاطر شما را
 امور دینی و دنیوی جمع دارد و محبت های خاص ایام گذشته آنرا می آید خدا باز میسر آرد و فقیر را از غافل
 ندانید هر روز بر وقت ل توجه شماست حاجت تا که نوشتن نیست کس از جان خود غافل نمیشد من
 شما را بر جان دست میدارم انشا الله تعالی محفوظ و محفوظ بید بود و معاطل با هر دم محل خوبست خدا خاتم
 بخیر کند و کوزهای پیرهای شما که از کبیر فرستاده بودند سر به سر رسیده نوزده دانه را در کسب یار بنا لعه
 رست آمد خدای تعالی جزای خیر دهد و هر دو تن سفید کی لک و دمی تنگ هر دو عالم خود خوب اند
 فقیر حالا جامه کم قیمت استعمال میکند لیکن بر نایت خاطر شما که مساجت بسیار نوشته ام و در صورت
 عدم تسب و ل از شما تشویش نخواهد رفت نگاه داشته ایم جامه دار سر و تیم سیر که برای مردم اندرون
 ضرورت نیست در خانه شما خیرست و السلام **مکتوب سی و نهم** ظهور اثر توجیه قلبی ستوده شما در
 اد ازل که مر قوم بود معلوم شد بعد از این اتفاق توجیه قیفا که فقیر بیان مفرط دارد کسی یاد نمید و جمال
 متنی پاک در خاک آن عقیقه گذاشته ایم بر وقت مقدر سر سبز خواهد شد باید که آن بر خود دار بظا فقیر
 شمع و در باطن مشغول بکار طریقه باش که علاج و جهان در یکا منحصرت ایشان نیست باید که بزرگی
 مقید باشند التزم شریعت و محبت مشایخ و دوام مشغول باطن واجب اند و صحبت مردم ناله اهل مشغول
 نامناسب بجزار لازم شماست و خدمت علما و مشایخ متدین و تشریح غایت شمرند و آنچه از قصد خود مردم
 خانه بجانب شما جهان آباد نوشته اید بشتر طامن مبارکست تا رسیدن شما فقیر انشا الله تعالی بعد

یکت و گفتمی بدو برآمد پیش از منته یا بعد آن بجانب ستوره شام توجه خواهر شد باید که سر و نظر و متوجه متوجه
 رو باین طرف کرده و بعد نماز سیم نشیند که محبت این خفیه که فرزند است در دل فقیر تاثیر کرده است استعد
 خوبه از هرگاه توجه میشود بنی معلوم میگردد و الله تعالی هر جا که دار و محفوظ و محفوظ دار و اخصا شایرین
 ثابت است و افع و افعه مولوی غلام محلی مرستم اردو و السلام مکتوب سی و هشتم فقیر در سیر
 معلوم کردم که والد و شاد بطن ناخوشش اند ناخوشی والد و موجب خسارت نیاید و آخرت نصیب
 والد و شفق یعنی را استفسار بنوده اگر اصلی داشته باشد کفارت مکافات بل از الله تعالی خوا
 امور شان محبت من غیر گردانده و از وفای نام اما افاقه اموتوف بروقت تقدیر مست عمر اخیر است
 اگر در زندگی میرشد الله تعالی به خط سلامت ایمان و در پیش بر خور دهای غلط خواهم که برود
 خیر فائده یاد دارند و با وجود بی سامانی و فصل مشکل برآمدن برای شخص احوال نیستند و مقصود نیز غیر از این
 فائده ندارد و باید رحمت الهی غلط را بدو و اگر عاقلان باقیست بر این کتاب می آید و السلام مکتوب
 سی و نهم ادبهای جل شایر بهر با صاحب ما از کرد و است این محفوظ و از مرغوبات کونین
 محفوظ و اما د اخلاق که در این نشان بر فقیر فسونی دیده است که دل را استیلا شوق بمان میدهد
 کردی گنجی سویم حسین نوگردیمه ای کاش می دیدی ای کاش می دیدم چه شکل یک طیفین اموال
 حرکت بسیار است از انطرف شغل کداری و ازین سو غلبه تا توانی و نزاری خدا بداد و دلمایر بد تا بر خور
 میرشد و اگر رسم مراسلات کنیم ملاقات مست سلوک باشد غنیمت مست نیاید و هر دو هر دو هر دو هر دو
 مکتوب چهل و یکم قیمت جاذبه اجناس فقیر از دلی سبیل رسیده امر و هر دو هر دو هر دو هر دو
 تا با تقاب پردازد که رخت افات در کجا اندازد و متعلقان را طلبیده نگاهدارد که از نشدنیات هر دو
 و بی تنگ آمده ام و دلی و شایر چنانچه خود و در است غرض اینجا رسیده مردم سبیل امر و آباء و امر و
 که سلا و حاجت نموده که با بجا بود و جاذبه و حقوق و اب ارشاد و خان چهار سله ربه گناشت که قصد
 جای دیگر کنم طالبان طریقه نیز درین شهر بسیار از غم اقامت نموده آدم برای طلب متعلقان تمام
 آنها خدای سحر نوشته اند تا چار و رجعت ملی اتفاق افتاد سی و نهم باقی ما هست باقی

ما را توجیه حساب باقی به وقت کشف کرد و بقریب است حزب العجز و شسپش ایشان خواهد بود و انجا
 برای حل مشکلات بخواهند و طور خواندن آنحضرت میسرمان صاحب شدند اگر این ما آنجا نباشد بنویسند
 آنرا نوشتن طوری دعوت آن ارسال ارم و شعر مناسب حال از محمد علی علیه السلام **مکتوب حیل و صواب**
 نشد درین **مکتوب حیل و صواب** که در آنجا آمده و السلام **مکتوب حیل و صواب** که در آنجا آمده و السلام
 و تعالی شما را از مملکت سلامت آرد و توسل که با و شاه حال نمودند آن خوب نیست و احوال این دنیا را
 اگر باطلان آنکی مفصل معلوم میشود اگر شود و تحریر آن بوجوب فساد است بنقدیم برایت خاطر شما که می نویسم
 و خوبی میان عظیم الدین پیدا و از آنست که نوشته اند قطع نظر از رسم طریق تغییر و از شناخته اش اگر است
 که مرید است مردانه در میران عالم دینی باشد یا دنیای خدا و از زنده دارد و مقصود کشتن برساند
 پس آن را در آنجا و اگر چه برای ترویج طریق است که طالبان درین شهر ویران نماند و آنجا بسیار زنده و
 و گسار شما که اگر شما را آنجا نباشد میبایست خواهم کردن هر چند فرزندان فقاهی شما هست میباید که شما
 بدین نظیر نداری که کسی قایم مقام شما تواند شد و توجع حکم خدا دارد و درین شهر و قرض حکم کیا بهر حال هر چه
 تقاضای وقت کند زود عمل باید آورد و یا اصلاح زود باید داد که خارج از مسیر فرار نیستند و در کوه شود و آنچه
 حضرت مولوی شما صاحب که یادگار فقیران ضرور دانید و السلام **مکتوب حیل و صواب** که در آنجا آمده و السلام
 سلامت باشی درین مدت مفارقت و رفته شما رسید هر زمان که دید و روح تازه در تن بتوان پیدا
 بهر حال با همه بهر حال آنکه همه حقوق و خصوصیت تغییر دادن شما بنقدیم و ضاع قدیم که بسیار آن
 طواری و مناسب حال فقیر غیر از وقت و عفو و عالج نیست باید دید که انتظار با ما میباید شما را با خدا
 و ما را بنده سپارید و احوال سفر نجیب آباد و حال یا مان سنبل و اخوان و اخوة و اعلام و والدات صاحبان
 انصاری و حال حضرت مولود صاحب از اسباب معیشت ایشان بنویسید هر چه بعد از آن متوجه فقیر نشینند
 تا توجیه میهمان کسی توجیه گیرید و اطاعت الدین واجب آیند و کیفیت معامله با بزرگان حال معیشت خود
 برنگارید اشتیاق بشهر و صفای دل نمی نیست خدا حافظ و این دنیا شایسته یاده عمر و در هم
مکتوب حیل و صواب که در آنجا آمده و السلام **مکتوب حیل و صواب** که در آنجا آمده و السلام

موانع خبر صحیح جواب سلام تواند داد و بشنوند یا ندانند که رسم اسامات تازه کرده اند فقیر نیز خود را در ادراک
 رسم و دوستی با مقصود خواهد داشت حقوق محققان و نخواهد گذاشت و این بی سواد و گستاخ تحقیق استعدای
 کتاب ندارد بعضی مسائل تربیت طریقت بطریق جواب که احباب موال کرده اند بطور کتاب مبهم مرقوم شده
 عزیزان آنها را فراموش کرده اند بعضی اجزای آن تعاقب عمل میشود و خدا کند بقبول رسد و منبر علی بن ابی طالب
 که بجای برادر و فرزند فقیر و از خاندان عمده و باوصاف حمیده مملی اند فقیری قصد عملی بهیست نموده اند منبر
 با مردم آن بلده ندارند پس سلیقه رقصه فقیر اگر بخیرست بر سرند مورد مرحوم خواهند شد و اشتقاق و عنا
 که با ایشان مسند دل خواهند شد بعینه ما را بفقیر خواهد گشت ملاقات که نظر با سبب خلیفه چندینا چند آسان
 فرایده مصحح و الرحمن الطاف خفیه به مستفیدان محبت شریف سلام قبول نمایند مکتوب چهل و چهارم
 باعث تحریر آنکه نظر علی خان سلمه ری بخلق نواب اعتضاد الدوله و لا ارشاد خان بهادرسیر نوابین الدوله
 سفورست از اولاد اجداد حضرت شیخ الاسلام عبدالعزیز بن علی رضی الله تعالی عنه و تربیت ظاهری و
 باطنی از فقیر یافته نسخ رسد ای بابی اوصوره معنی بصورت سیده موافق و عده مافقط رحمت خان صاحب
 که در سبولی در مجلس کتبی حیدری و ندیکان در باب رفاقت و روزگار این خان برخوردار داده بودند
 قصد عملی بهیست کرده بنابرین خدمت تصدیع پیغم که بخی و دیشهای قدیم و الفتایک بر فقیر مبدول است
 شقیق که لایق بزرگیهای آنهمه بان باشد و حق این جگر گوشه که مرا عزیز تر از جانست بذل فرمایند
 و اگر اعتیاجی بکلیه فقیر باشد مرتبه خود داری منظور نداشته بطوری بفرمایند که مستمع متاثر گردد و اگر خود را
 سفور دارند که سپارشهای سرسری فائده ندارد و تمناعیات ایشان کافیت نیست و فقیر را عذر
 خود و در پی بهیست گاهی خیال نگذاشته بتقریب بودن این نور چشم در آن محروسه اتحال صورت این معنی
 قومیت السلام مکتوب چهل و پنجم اشتیاق و شفقت با بحال شما بهانست که بود خاطر جمع دارید
 اسد صاحب پیرزاده ما و شما و میماند و بی معاش و دانشه طایفه شده اند بشیر با صدقه و استطاعت
 و توفیق خدمت ایشان غنیمت انید الله تعالی شما را بعد انصود و بر اجاسر و دارا و دنیا شایسته
 بوقت رسید خانه آباد خدا تعالی کند و از ارسال قائم که حکم نصف الملاقات اردو بیخ نیاید کرد و هر جا

صلی الله علیه وسلم متفرق دارد و حامل قیام شاه از یاران حلقه است و کسب کمال کرده اگر چه بظاهر از علم فضل و خلیف است اما از انوار طریقه باطن او محسوسست با وجود عیالندی معیشتی ندارد و بخواجه که در برج صدر اقامت نماید اگر چه به ما مشق قلبی که در آن مقدار زندگی با مع علائق تواند کرد و از سر کار دنیا و داران این مملکت بسی شایسته است و هم موجب اجر عظیم و هم سبب فناء مندی در دنیاست خدمت و سعی و کوشش معاش صاحبزاده و ایتقدر بیان هر چه حسین صاحب فرزند حضرت محمد و الف ثانی حضرت شیخ احمد نقشبندی سهرندی رضی الله تعالی عنه که با علائق بسیار علاقه و رفوگار و معیشتی ندارد و همه متعلقان در شاخه چنانچه بقبری حیا شدند موجب خوشنودی پیرانست تا رسیدن فقیر یاران طریقه که در پی بهیست اند بخدمت کوه عبدالرزاق که بظاهر و باطن لیاقت ارشاد و تعلیم طریقه دارند و رجوع نمایند و محبت ایشانرا غنیمت دانند عزیزان و دیگر که از فقیر استفاده کرده اند و اجازت یافته صحبت آنها هم غالی از فائده نیست و انباشته با مصالح بسیار و کار است و اگر فقیر در حق شخصی سپارشی بنویسد بقدر طاقت سعی در آن امر می نموده باشد که برای شما مفید خواهد شد تا ایشانرا تقدیر است السلام مکتوب پنجاهم کاری غیر از تربیه و تشریع طریقت از زندگی مخصوص نیست برادران طریقه پیش فقیر از برادران شعیب عزیزان در حق تعالی ما و شمار ابرار تابع سنت نبوی علیه الصلوٰه و الطبیته استقامت و زری کند باعث خیر یا اگر از ظلم و ستم کام فزان بکشد خداوند الله تعالی بده شکر که سهرند ویران شد و مزارات بھرات علیهم الرضوان بشهادت سید و صاحبزاده با آواز هر شهر و دیار شدند بجا نصد آنظر نما کرده اند و صاحب حضرت میر اسد الله صاحب که با فقیر خصوصیت بسیار دارند تشریف می آرند اگر چه احوال آن ملک مردم آنجا خفی نیست لیکن بعضی در تفرقه مردم و دلایل طریقه را بقدر نقد و در دست زبان رخ دست ایشان مقصود بسیار بود و خصوصاً در بنوق که قصد مد غارت جلای وطن باین بزرگان سیده است پاد و زیاده است السلام مکتوب پنجاه و یکم بیان کند که از یاران طریقه بقبری آنجا میرسد خدا تعالی آنرا امکان برسد اندا اگر التماس قهر از شما بکنند البته توجیه بدهند و در امور حرج و نهوی ایشانرا سبب می نمایند و از کمال تأخیر بمانند و در حق نظر نمایند و دعای حسن خانم در حق فقیر لازم دانند که وقت حلت نزد یک مسی غلام بشنا و مجاوز نموده و توقع ملاقات نیست که در آنجا

سیر و سفر نامه و شمار فرصت نه السلام مکتوب پنجاه و دوم فقیر از سیر امر و بهر و مراد آید
 فایده شده است قصد تماشای شاهجهانپور و از انشا الله تعالی عقیق پر سر دوسه مقام در بر بی کرد
 روانه پیشتر بشود و پنج و شش مقام در شاهجهانپور نموده مراجعت بهنل بنای بعد از آن در بهی میسر
 بود و جو وضع پیری این حرکت غیبت ابر خود پسندیدن بنابر اغراض صحیح و اخرویست که خدا میداند اشتیاق
 بقدر اشتیاق صاحبانست انحراف از اشتیاق هر که در بر بی باشد اورا اطلاع شخصی باید داد که فقیر را
 بعد و روانه بخانه خبر کردن بقدر و م نیست که از مسائل اجاب باقت نه سبب ادک ملاقات میسر نگردد و السلام
مکتوب پنجاه و سوم حال مردم اینقدر دو تنه است خدا جی است محمد میشنید علی صاحبها الصلوة
 و السلام باعث تحریر است که حضرت میر سلمان صاحب بارک الله فی برکاتهم با همه ناتوانی و میامانی بجز
 همت توی قصد فرج بهمانه فقر افزوده اند اگر چه بر ایشان در اند و واقع شود و به صاحب اطلاع رسد
 استدر آن وقت ملاقات سبب برکات این بزرگ الله در یابد و خود را از خدمت بهیچ معذ و رندار
 که ذات شریف ایشان جمیع کمالات ظاهری و باطنی است کسب مقامات از حضرت سید السادات فقیر
 و تیمم سلوک از جناب شیخ الشیخ مرشد فقیر نموده اند و از این مضمون بخدمت نواب صاحب یعنی قاسم علی
 او صلعم الله تعالی الی غایه بامینه اطلاع باید کرد بلکه رتبه فقیر از نظر باید گذرانید که تحریر طبعه و در باب چنین
 وقت مناسب نمود و السلام مکتوب پنجاه و چهارم آنچه از عالم تدبیر معاش نوشته اند بجاست
 اما فقیر طاقت حرکت و باغ سیر سیاست هرگز نداشته برای پرداخت باران طریقه که از اطراف هجوم
 کرده اند آمده ام بعد و دوا بهی سیر و م که شغلان را بجا هستند و از هر طرف فتنه قصد و علی میکنند باینجه
 دنیا داران اینقدر و د با فقیر معرفتی ندارد بحدت معلوم شما می دانید که روز ملاقات این قصه را با شما مفصل
 گفته ام که خاندان مان بختی نمیستخ خان و سرداران خان در تمام عمر خود گاهی ندیده ام و در میان را که
 اراده ملاقات فقیر داشت منم کردم که نیاید و حافظ رحمت خان کنش فقیر حاضر شده بود صحبت او فقیه
 نادرست افتاد و پس از آن علی محمد خان را بنی شناسم بطحا سفارش علوم و میدادیم که شما درین
 بیگانه ذوبی معاش و میالذ واقع شده ای بقطع نظر از حقوق آشنائی سنی در حق چنین شخصی عبادت است

اما حقیقت اینست آنچه نوشته ام و دنیا داران تلقی سبیل بحال خود باور مانده اند و گرنه این خانه فانی شما
 بود و السلام مکتوب پنجاه و پنجم از خبر جانگداز حلت میر سلیمان صاحب چه نویسم که بر سن گذشت
 یار رفت و با پیشش با چاکل افتاد و ایام به سایه میگردد یکا شش این بار سا افتادگی که انکه شده است
 بر سر آهیم و خبر فوت مغفوره موجوده مغفولانی یکم از خطیب که بود میر محمد معین خان صاحب سلمه الله تعالی
 پیش ازین دل را داغ و جان آید داغ کرده بود و اندیشه ملاقات یکم خان صاحب هر آب میکند بهر حال
 همه مصیبتها میگذرد و ما هم خواهیم گذشت نفسیکه در اودا میگذرد غنیمت است از نوید کمالی آنچه از طوفان
 سرد احسان بخشی برای خیر صوفیان خانقاه میر سید از روزی چند در توقف افتاده بود و دست
 حاصل شده که درین آخر زمان توکل صورت باعث بی محبتی میشود و در اسل المال صوفیه همین جمعیت است
 و ناسازی و بیوفائی ایران را نه محل شکایت نیست ماده بی تشویشی قطع امید است عدم وجود احباب
 یکی باید دانست آنچه در خدمت احباب سعی تقدیم میر سید از آن از جناب حضرت حق سبحانه باید طلبید
 کیفیت اقامه میر سلیمان صاحب که چه عارضه رحلت نمودند و در کجا آسودند بنویسد چند نفس که باقیست
 در زمانی خود گذرانند و داغ رحلت باقی ماند باید دل را و منزل رساند و فتوحات باطنی را و فرود
 درین بقیع هم قریب صد کس اصبح و شام توجع میشود شما را بلکه همه راضا اکا نیست رزق و موقع موت و فوت
 بر آبادی ملک نیست خلاص جمع دارید که خدا کار سازست درین ملک خبر نیست فقط لطیفی باشد خدا
 شما را معز و غنی خواهد داشت اگر حرکتی واقع شود باقتضای وقت حال بعد استخاره منوونه هر طرف میر شود
 باید رفت باید که طوفان از دعای خیر سید بدیگرا غافل نباشند میر محمد از چند روز اینجا آمده الزام حضور حلقه کرده
 فتح باب فیض او خوب نیست و معلوم شده که آن برادر از وزیر باریار برای عذر تقصیر نوشته رفته فقیر
 میر سید معاون فرامید که عفو کار کایانست زود و رخصت نماید که عزم سفر دارد و نواب ارشاد خان مغفوره
 رحلت نموده اند و اوسیت را حاکم بردند خدا بیا مرز و دهنائی ما را تائبا بیا کرد و آنچه ما را جان را میخواست
 در وجه بود و آخر از ناسازی طالع بانی هم ساختیم مکتوب پنجاه و ششم ضمیمه متعلقان
 با حقیقت است به غایب و مستقران شغول ما اجابت نماد کرد و وقت است کار شما را خدا خاطر خواه می سازد که

از مدتی رنج یکشایدان مع الحسین و احوالها امور شایع میگرداند و ظاهر جمیع باضعف در مرتبه ایست که
حلقه در حالت خطیاج اتفاق می افتد اگر چه خطی از مدتی گذشته اما حیات صوفی غنیت است هم از هر چه بود
و هم از برای دیگران مردم محل شمار بقاعده طفره تا ولایت کبری خدا تعالی رسانید هر طریقه عقیقه خوش
استعدا و نیست در عالم عقیدت اخلاص بی پیشه و مردانست میر که تا مبادی کمالات نبوت سید اند
دوستان طریقی سیرب تمامی داره ارکان بر سرین خود شیخ مقرر نیست حلقه درین ایام صبح و شام خواب
بیشود و مردم خوش استعداد و اسم آمده اند حق تعالی فرصت هر که سیر سلوک اصطلاحی بنامی رسانند
جای شام خالیست درین آخر عمر خود غنیمت برکات تجربه ایست که در تفریحی آید انچه بعد علی نواله و الصلوة
علی رسول و آله از استیاق و دین بر خور دارد و این کاسیاب نشانی نیست نه از چند میر عبد العلی انچه
نویسم گشت خدا و ارباب بقاعه اقصی در دیرین دنیا رساناد و از فطرت محبت و احوال شکست دای حقوق ظاهر
او از انانی آید خدا کند که بالشکر باد شاهی دار و شهر شد که بعد ازین از خود جدا کنم قدر اول سیدان آید
آدمیت که از شما بطور برسد دیگر رشیک شاکر دل ظلمت تا یان حق تعالی نسخ و جو شمار ازین هم
مجموع تر گرداند و فقیر امر که در هم شوال است به قریب تعزیت حضرت خانصاحب بنی دال و زکوا را شاکر
بهران مناقب بودند و از انفعال ازین عالم دانی یادگار گذارند و اوله حاضر ام و بعد توقت است
شاید روز فردا رجعت سبیل خدام بود و تحریر عبارت از هر چه خالی از تکلف نیست که ما ایشان بجلایه هم عمری
در وقت قدوم این خاکدان بقدر خود تا نیز چند قدم مسافر بودیم حال که وقت جمع وطن اصلی است نیز بفاصله
فصل سیم تا ظاهریم است امروز اگر از رفته حرفان خبری نیست و فردست درین زم زم زاهم اثری نیست
و السلام گفته بپس بجای و منتهی آخرت ضعیف پیری از عدد زیاده خدا خانه بجزر گرداند و توقع ملاقاتها
ضعیف است اما از فوت التی امید گوشت هم این راه خط آن نیست نه در حد یک جلد کتاب که مرا از زبان
عزیزت سید خدایتعالی مرزافرودم و واقعه میر محمد کین خانصاحب مرحوم بنیتر شنیده بودم خدا بر سر
برادران را بیا مرز و داغهای پی دینی بر دل یادگار گذارند و رفتن اولاد و آثار خدا و توینیک
و محمد امین بسیار دمی آید و درین ستوره میر علی صفر خدایش بیا مرز و ختم گذارند و خواهد شد

خبر و وفای احرام تهی آیند آراستگاری کثرت آگاه و علوم علمای اینها زیاده هر دو نسخه نقد و باطله
 حکایت باین طرف از برای مردم ایستاد و مفید واقع شده از سنبل امر و هر شاه شاهی پانزده و جمیع منازل
 دست بسته و جماعه و جماعه مردم از قوم و سیله اکثر از مردم نهی کثرت اخذ طریقه عینه و مند و مند و مند
 گردیدند و جماعه از آنها همراه آمده اند بقصد یافتن بدلی برای کسب مقامات میروند و اکثر علمای اینده و دست
 بست طریقه شدند و برای آنها که همراه فقیر می توانستند بدلی یافت میسرین خان اگر از مقامات مصطلحه
 گذشته و اجازت مطلقه یافته و در توجه گرمی بسیار دارد و اتفاقا درین ایام از شهر برای دیدن فقیر
 رسیده بود و بجای خود درین بلاد گذشته ام مردم و صحبت این بزرگ آمده و با فیض میگیرند و خیلی رجوع
 کرده اند اما کار یک کس نیست که از عده این قافله بگوید بخاطر دارم که شمار این طلبیه بعضی شهر اشبا
 بعضی امیر حسین خان فیض نایم بار طاقت نمانده با همه بیاطاقی هر روز و زیاده توجه می افتد زنی سقا
 و حافظ سرور خان اخذ توفیق دیگر در زنی چند با ما باشد که محبت و حق بسیار بر ما ثابت کرده اند و تجبه
 برگیرد و اسلام مکتوب بنفقا و **و تخم بجمعه** وصوله از فقیران با نان حباب فضیلت و ولایت ماست که
 صاحب سلمه الرحمن مطالعه نمایند که حق تعالی آنمروج شریعت منوط طریقت نور محمد دین دیانت که الله شاکم
 و میرا کلام اسلام دارد و نیک باشد ما جینه نیک باشد فقیر است و جو شهابا فقیر عزیزترین موجود است
 و مصد چنین انوار فیوض برکات در زکوار از شما عزیز تر و در آفات از بوجوبی از اهل بیت شما مخلص تر
 نداریم و ما درین و آخر فقیری خبر و مغرطی که صحبت کسی خوش نمی آید هم سید یا امان حلقه هم بقدر توجه
 می شنیم و این از باران مانده توقعی نیست بر سبیل تفوه چیزی میگویند و در صورت ایفای مانده با نیست
 بسیار بگردان میگذازند و شما بکار می برند پس بوانه این کرده و دارم خبر و لگدار دوست شما را بفرماید
 بدان و منزل ساند نصیب کس مباد و علامت سعادت یلغ برین چه خواهد بود که شش شما صاحب کمال تکفل
 امور اخروی او گردانید و عمارت بر خور و احمد اند فقیر سخت تشویش دارد عمری فقیر خیر شده و گرنه
 از عمر و دین بر خور داری نمی شنیدم که محبت بسیار این نسجه صحبت سید است خدا او را عمر و زنی کند
 و پیر علی دنیا و حصه او نیست هر چند سربگ ند علی رضا خان چون طریقه را از فقیر گرفته اند و ذکر لطافت

این نسخه از کتاب
 فیضیه است

جاری شده و نفی و اثبات شروع کرده اند بجهت بر سرند در حلقه شد و خل خواهند شد توجیه لطیفه
قلب ایشان که اول کار این لطیفه منظور است ضرورت هجوم ملالت و استقامت و قوتها غلبه بری و تحریک
نمی آید و شکر باطنیست مرقوم بشکریه و در هر چه بشود یا رسالت مانده یا ارادان حلقه متوجه مقصود اند
و ترقیات میکنند مخصوصان غائب و وصول سیوف و برکات حکم حاضران دارند و سلام مکتوب
بهفتاد و شش فقره از طور تحریر شده و زی زیر بار بودم چون احتمال مضرت بود خود را برزید
باز آوردم و دعای خیر کردم و حق شاکردم تا خاطر جمع شد احوال که شما از در غدر رسیده صاف تر
شدیم و صاف کردیم خاطر جمع دارید و بطیکه میامین ما و شماست تقاضای آن میکند که اگر خلاف مقبول
گفته شود بنا بر قاعده حسن ظن که لازم این نسبت است تسلیم نماید چه جای اظهار محبت و مقابل حرف
ستولی فقیر را قدر کمالات و حقوق اخلاص شما بنده بطور محبت بنا بر خیرخواهی پس سبب تربیت اظهار طاعت
اتفاق افتاد و خدا تعالی مفید گرداند خبر ملالت اثر واقع در حومه لطف انسا رسید زهر و آفت دل آبنا
گردانیده و استیغاثی آنم حومه را بیا مژد در بر رخ توبه کرده انحمد لله که شمول فضائل الطاف الهی است
از بر خور و ارحم الراحمین اندیشه داریم سلب غم و الم کرده میشود انشا الله تعالی زد و تسلی میشود و آخر نسبت
طریقه و اطمینان نفس کار خود خواهد کرد و خاطر جمع باد و باخوان طریقه و اخوات پانی پت همه سلام نمایند
مکتوب بهفتاد و هفتم برادر من محبت کار است که هر دو اعداد مردم پانی پت لایزال شکایت شما
می آید معلوم نیست چه عمل شما واقع میشود اگر بر سستی دیانت شما باعث آزار مردم است از آن رستی
بگذرید برای حفظ حرمت تا و ایل همه خاطر مردم مرعی دارید که طریقه و پیران طریقه به نام میشوند
برای خاطر لیثانی بگزاران بر آزد و در کردن خود را به نام ساختن باین کمالات طاهره و باطنی و دواز
هصل است کار مردم باعث خرابی کار قاندا رشا دست شما میدارند و از پادشاه ملا توفیق نیست که بین
مزاج کس را تم شمی از و من سد و رقصا نگارونی رسید که نسیم اندیشه و مشرف بر ملک اندوخت حیات
خانه معلوم نیست که اصل فقیر و کدام ملوک و بزرگوار است که نیرسد و بداران برودند و فقیر این تحقیق است که
یعنی دلیل الله را بی اختیار و دست میدارد و نفس محبت و در مرآت قلب فقیر انداخته و در گزین

هرگز نقشی از نقوش صفوح کائنات نمی نشیند و معرفت خاندان عالیشان این صاحبان که در عرصه آمده اند
 با فقر شهو است اما اشتهام اخلاص ایشان از بجای می توان دریافت که جواب نقاشی را نوشته اند اگر چه کثرت
 اشغال حسنه ریخو ادهام من دیوانه را تا باین بی اشتهای نیست بکمال انصاف انتقاد جواب سفارش نباید
 کشید که جواب این مرامات بعل در دن است محمد مد که درین قاعده تقصیری راه نیافته جز اعمال منظر
 ازین تمهید است که محمد و مزاده سیان فضل علی از یاران طریق و سیان شرف الدین کشا زاده و دانشا
 کله انجیری از فقیر درخواست جواب دادن کفر آئین آدیت بود اما چار دست تجربه ریزم شاید که اثر
 کند و کار اینها که مقصود فقر است صورت گیر و السلام مکتوب به قضا و ششم غمت مردم محل
 بجانب پانی پت موافق درخواست ایشان قرار یافته باید که بعد رسیدن ایشان در بونی و خاطر و کار
 بسیار غمناک بگویند و در غلط نصیحت خشونت نکند و با ستائش پیر برید اگر فقیر را در قضا بگویند و هرگز
 مقابلت نماید و هرگز نه پیر بیزد که خیر او شما درین ست گر کار از حد بگذرد آنوقت بشورت پیر علی که با وجود
 جزیت ایشان طرفدار فقیر است نیز مرعوبان ایشان هر چه مناسب است باشد بعل آید و اگر ایشان بجهان
 کس بر نهد هرگز نگذارد و در امور سباحتی ضرر و دست که مباد از فرط وسوافتند پیاپی شود علی
 شور و شایع شود و بی درستی در پس استات و هم ضرر و دست اگر خواهید نمایند که مباد از وسوافتی
 خود تنگ آمده و در تر برود و دعا کنید که مزاج سو دایمان به صلاح آید و فقیر را در پانی پت از خجست و نقاشی
 برادر شما غلط جمع نیست که مرا از فرط محبتیکه با فاندان شما هست تاب تحمل این کمروهاست نیست ازین راه
 و قصد انظر سردم کسی شما را نخواهد گذاشت که کنار که دیگر که عالمی بظاهر و باطن با این شای
 آویخته است از اندرون عاونا پیدا شما بسیار می اندر می اقبال مطلع و السلام مکتوب به قضا و ششم
 نفس قدسی شخص علوی مهربان قدر دان این بچکاره همچنان منزله انصاف بقطع نظر از کمالات خود
 قدر کمالات شما بسیار میداند و منتهی سائل طریقه از مولفات شما و خدمت ایشان بود و برای
 استکباب گرفته و منتهی دیگر و همین باب که برای همیشه شرفه سیان بنده صاحب تالیف کرده اند درین حضرت
 سنبه از نظر گذشت برای مبدیان بسیار فقیر است و غمت اقل و نتایج یافته ام اگر سو دایان پیش شما باشد

ارسال دارد که نقل گرفته شود و لو مار با و سود و رساله تصوف به معرفت مولوی غلام علی رسید و بمطالع
 این مطالب مسائل رجبه مشرف شده از نو بهت عظمی و عطیات کبری دانست و تحقیق بعد توضیح کایا نشسته
 و خطا بر دهم ششم بارگ اسدنی بر کاکلم باید که رساله صغیر و کبیر صفات خود در مجلدی جمع نماید و تقاض
 نکند و چهار مجلد سیرنجوی که طلبیده اید سه مجلد از آن حواله محمد عظیم کردم و مجلد ثالث را بعاریت و زنی
 نزد خود نگاه داشته ام و درین ایام بر فاطمه نسق اتباع سنت بسیار مستولی است برای وزن اعلان این
 سنت به ازین کسانی نیست بوقت ملاقات حواله نمود و میشود و شبر طانکه انتخاب محضی امورات آن بهاری
 بر داشته من بدید که اتباع سنت ابد از و وسیله نیست که اراده قهر بر کلمه شرح خلاصه السید را بنظر
 برشان علم خود نمود و سعی تمام بکار باید برد تا درانی جلد اول و چیده شود و نسخه شرح سفر السعاده و
 ارمیایان و تعداد آن بود و هرگاه شما طلبید به سختی تری از شما نیست از اسم حواله محمد عظیم کردم این نسخه
 از دو سه مصنف گذشته و حواشی به دست خط مصنف از و خط شیخ عبدالحق نامی شناسم قد را از ما به این کتاب
 تاب نگاه دارد و پنج نسخه است هر چند حضرت مولوی نعیم اسد قریب نیست نسخه سیف السلؤل امر و جلد
 حواله ایشان کردم و رساله خلاصه السیر ترجمه شاه ولی اسد صاحب که هر دو پیش فقیه بود نیز مرسل شده
 خدا برساند و السلام مکتوب بهشتا دم بر خور دارا احمد اسد و محمد جمیل رسیدند و بر غایت حرارت
 و چون مقام کرده بعد نزول باران بهشت چهارم محرم حضرت مردوم محل قرار یافت سواری بار برد
 و مردوم بدرد شام بخشنده که نسبت سوم این ماه بود بر در و از راه فرام آمده بودند که آثار و لاد کافه
 پیر علی ظاهر شد و ورق تدبیر برگشت کوچ موقوف شد صبح که دو شنبه بود احمد اسد را حضرت نعیم
 چون با هم گنج رسید قریب بست سوار و وسیله از اطرف می آمدند یکبار بختند برین هر دو جوان چون
 اینها مستعد جنگ شدند دست از براق اینها برداشتند و بقیه پارچه ها از محمد جمیل گرفته از خیر احمد اسد
 بنا برنگ عار در قفای آنهار دان شد هر چند محمد جمیل مانع آمده فائده نکرد و بعد قطع مسافت بسیار دین
 آن سواران توقف کردند این بر خور دار بر سر که آنها رسید و بطلب نمود آخر کار جنگ سید و احمد اسد
 مجروح گردید و الحق تعالی جان آبروی او نگاه داشت بخاطر سواران اندخت که برداری این فرمود

پاره را که فیما بین قسمت کرده بودند و از آنجا آمد و در وقت آن بر خور دار با وجود شدت آفتاب و
 حرارت مسافت شش کرو و طی کرد و وقت عصر بقیه خانه مراجعت نمود و یک نیم شب بر شانه سینه بخت
 دوخته اند مزاج خوبست فقیر رفتن خود را غسل محبتین بر خور دار موقوف استه انشاء الله تعالی در یک هفته پیش
 از تخم عقیق نیست خاطر جمع دارند و کار رسانند کرده هزار آفرین بزارشکر که جان آبروی او خدا سلامت است
 و السلام مکتوب **مشتاد و حکیم** ساخته درین ایام اینست که امر در که بستانم حمادی الاولی است بعد
 از وال سکوی صاحب یعنی والدۀ شاهرخت نمودن بهین وقت یک سریه آمد و خبر داد و حکیم شریف خان صاحب
 تدبیر کنین تهیه نمود و وانه پانی پت خواهند نمود و اگر میسر شود فقیر برای نماز جنازه خواهم رفت اینوقت هر چه
 از ختمهای تسلیم و قرآن مجید استغفار حاضر بود بنام آن مرحوم گذرانیده شد خدا تعالی رحمت کند و با وجود
 ضعف بطآن مرحوم حالتی بر من گذشت که در تحریر نمی آید اما بعد و اما الیه راجعون اکنون تئمان اینست
 خدا بجزو رایی متعلقان ایشان نازنده دارد که مستوره بزرگتر از ایشان در آنجا ندان نماند و در فقیر سینه
 حالتی نماند که ایس فراخ اشتغال بهم جمع خواهد رسید شیخ عین الدین بخدمت حاضر خواهد شد از توجبه
 طریقه محروم ندارند در قلب و تنویر حاصل شده قطع مسافت بنور شیخ مکرده مر شکسته و لیست مورد حس
 و مردم محل از غلبه نسبت طریقه که از مدتی در اخذ توجبه هر دو وقت التزام کرده اند مزاج ایشان تغییر یافته
 در اقطار از دنیا و اقبال با خیرت محبت خدا و رسول صلی الله علیه و سلم ترقیات نمایان معلوم میشود
 زندگی صوفیانه در کمال متابعت میکند و آثار خرد و فریب معلوم نمیشود و السلام **مکتوب مشتاد و دوم**
 هر چه با مردم آزار و اذیت میرسد جزای اعمال است **ه** آنچه آید بر تو از ظلمات غم بهر بیایگی گشتا می
 هم به اگر با بزرگان بالوث با خور دان بهر و شفقت ندگی نایب هیچ کس بی با شایسته تواند کرد و در اطلالت
 خدمت شو هر که فلاح دین و دنیا در رضای او تعالی موقوف بر آنست باید کوشید و غضب فحشه باید خورد
 و زبانه از کلمات لایق نباید داشت تنقید در نماز هم باید کرد و عبادین کسی چه قدرت از در که شارا رنجانه
 و از سفر حج که ام سلمان سلمان اسع خواهد کرد و شب طراکه فرض شود و بر شافرض نیست اگر مستور از نفی
 یابند و از شما توجبه خواهند البته توجبه بسیداجا ترست تا شیخ خواهد شد از خباب پیران امید تو نیست بزرگوار میباش

و اتبع رسالت پناهی مصلی السعدیه و سلم مقید باشید و رعایت فوی احقوق و اخلاق مسه لازم گشته
 موجب نیکبختی کاسیابی دارین خواهد شد و السلام **مکتوب ششم** و در این مکتوب معلوم شد که اراد و حج
 کرده و ایاز و نیداری ظاهر نسبت باین معیون و دل با وجود عدم فحشیت حج حقوق والدین و تکلیف حق
 زوجه که بخند عیسی سلم الم تبلاست اختیار کردن مرکب کبار برای ادای سببی گردیدن ایشل شما با کمال
 مستبعدست باید که بر کمرو هات نامه صبر نمود و مانند رباب مقامات عالیله رضا بقضاراکا کسر شود
 این خطر را از دل بر آید که فقیر را آنرا بسیار دل خواهد رسید و آزار و درویشان فی حق خوب نیست
 این از دم محبت غیر حق بیاید نوشته شما خوانده نوشته عادت تحریر فقیر نیست با خدا مشغول باید بود که قطع
 نظر از فائده اجر سعادت اخروی احتیاج نموی نیست **درست** **ه** هیچ کس نمی بینی در دینی دانم نیست
 جز کثرت گاه حق آرام نیست + و از فقیر در تحریر رسم غرایری تاخیر از برای اتوقع شده که در طلب
 خزن اند و مخزیت کردن باعث همان غم میگردد که دیگر محاسن متونی را تنفس نیست در حق آن موجود تو
 کردیم بشمول فضل و کرم آبی باقیم غمتانیر کردیم خاطر جمع دارید و تخیل هر قدر وسیع آید بنام او خواهد
 باز شکر زنیات باطن که نوشته ایده کجاست فقیر هم معلوم میساید بر در و طلقه مسج اول تو چه شما میشود و
 سادات کمالات نبوت خول ظاهر میگردد و از خوبی استعدا و شاست تقسیم اوقات بر طاعات و تقیید
 بیاران لازم گیرید انشاء الله فتوحات متواتر میسر شود و شکایتی نایا دآوری کباریهایی و دوستی
 رفقه شتمل بر عدم مراسلات رسید و تقصیر بجوای انجامید چون این بی پروایها جز از بی ایهامی انلاصق
 حوصله مخصوصیت آنرا برنی تا بعد ازین آگاه باشید و امیدوار فتوحات و دجانی از درگاه و السلام
مکتوب ششم و چهارم این نوشته ای که درین تنگدستی تقصیر نکشند چه معنی دارد و درنگی اندک قرار
 بدهی و عقل بدین نوعی که می باشد بسیار خواهیم فرستاد و خدا یتالی فقیر از اجازات بخت و ده که توقع شفقت اعما و
 من از سازای نامه معذ ورم اگر فتوح سعادت میکند و زندگی و فائده انشاء الله تعالی رعایت شما
 کرد که شمارا اشفاق والدین شلوش خواهد بود که در اخصاص یسار تقصیر کتب توبه خدمت والد
 بزرگوار خود و رضای والدین عید و شرفه کوشیده تا شما هوا و خطا بجزر نایزید یک شخص مقدر را مقدر است

ک جواب مارانیو بیانیید بابر کس از خانه گفتن مناسب نیست السلام مکتوب هشتم و نهم
خدا شمار این سال زنده دار و که بسو کی مردم محل بایس غلط فقیه تحمل نکنید مقدسه بار اصلاح
می آید باید که از نیکو بد اندرون غافل نباشید تا فقیه غلط جمع در غایت بریت طالبان خدا اشغول بشم
و ثانیست درین اجر شریک باشید و در خدمت مردم محل و رعایت خاطر از شاه علی بکشید خدا شمارا
زنده دار و که بسبب شما غلط فقیه از طوف غایب جمع است فقیه فریب خوشی مردم محل خورد و در بعضی
جمع بر غایت ایشان شد ام و دستان بپند و ستار از بدایه مردم و فیض طریق قسرت بر جا خواهم
خواهم رسانید اگر خدا او را باز دشت فتوح است گزند بر چه بادا و آخر مفر طاعت است از غایت
تجد و بدای اجاب آسان شده است اکثر یاران مانوس فرورفتند و توفیق خدمت یاران دلی خود
معلوم است در بیمار شدن فقیه و ربانی پت مکتوب بود که جماعه از مردم اینجا و جماعه از صوفیان شب روز
خدمت میکردند و تمام خانه مولوی صاحب در تدبیر و او خدا اشغول بود و ناگهان سکر اینها بگویم بفضل الهی
طبیبت و دایم میسر شد عمر باقی بود و گردن قوی نماند و بود خدا ملاقات و زنی کند مکتوب هشتم و نهم
احوال مردم شهر از بهای عام و نا امنی ناگهان نویسد خدا ازین بلد و در غلبه الهی بر آرد که نسبی در امور
سلطنت نماند و خدا خیر کند و از زیارات مشایخ خواجه کامل بنوده تعلیم طریق و پرورش جوانان باری
عالم صبح و شام مشغول است که ازین حرکت پهن مقصود بود و الحمد لله علی احسانه باید که شما موافق گفته تیسر
سر و پوری حاضر شده است کین تسلی میکرد و باشد و خدمتی اگر نماند که ضروری باشد غرض حقوق
فرزند می تقدیم خواهم رسانید زیاده برین از شما رسید است بر اقامه آن بر خود و از خاطر جمع است السلام
مکتوب هشتم و نهم معلوم شد که تمیز جنازه یا و شاه بیگم یعنی والده حضرت مولوی نادر شاه
کرده روانه پایکی پت خواهند نمود اطلاع باید و داد که نماز جنازه بجا خواهند داد اگر در مسجد جامع بیارند
این صنیف هم مثل شهاب نماز کرد که از شدت حرارت هوا تاب حرکت ندارد و جماعه کشید و درین مسجد
داخل بر جنت خواهد شد و السلام مکتوب هشتم و نهم بعد جمعه و صلوة از یک چهاره هجده ان فقیه
باجانبان صاحبان آنجا خدمتایان بد علی صاحب سلم الرحمن مطالعه نمایند که بجز و ملا حظت شکر کنید

طلبه مولوی نعیم احمد صاحب و صله السدالی متقی منتهی در جنت بطون ادم و سبحا به جلشانه آنچه
در حق ایشان مبرور می اندازد و بوالده ماجده ایشان نوید این سفیضت سلام رسانند و سلام
بر حاشیه رساله مولوی غلام محیی نعمده و نصلی علی رسول سر کرده علمای فحول جامع معقول
و منقول سید غلام محیی ا و صله السدالی ماتمی که نسبت نوح طریقت باین پیمان صنی جانجامان از گنبد
ایامی فقیر رساله مختصری در تصدیق سلسله وحدت وجود و وحدت شهود و تحریر نمود و باز نظر گذرانید مدتی
اینست که با اینهمه ایجاز قدر کافیت بدیانی وانی چه ایام السدالی خیر الجزاء اما تعرض سلسله تطبیق ضرورتی
نداشت که این توفیق برین لکشفین اگر چه ظالی تکلفی نیست لیکن تضمین مصلحت عده هست همی احوال صلیح
الفتیین العظمیین و رحم الله عبدالانصاف لم یتسلف السلام علی من اتبع الهدی

ملفوظات

ایمان محمل که ایمان آورد و محمد و رسول آنچه پیغمبر خدا آورد ده است و ست ارم و ستان خدا و رسول
و نیز ارم از دشمنان خدا و رسول بجهت نجات کافینست هر مقدمه الیل ثابت نمودن عهده علمای محترمت
و عامه مسلمانان آن تکلف نیند مجتهد اهل بیت اطهار و تعظیم اصحاب کبار رضی الله تعالی عنهم بر آید
ضرورت نیست صراط مستقیم که فردا بصورت بل صراط طور نماید هر که او را نیاید او حاجی از آن
صراط مستقیم نیست فردا از آنجا استقامت خواهد گزشت یکبار رضی بی ادب در جواب امیر المومنین
عمر فاروق رضی الله تعالی عنه زبان طعن کشاد و مار حیمیت برین احترام اصحاب سید المرسلین صلی الله
عیه و سلم غضب آورد بر سر آن بی ادب خنجر بر کشیدیم به نظر اتمام فریاد آور و که بحرمت امام حسن
رضی الله عنه از سرین در گذریم بجز شنیدن اسم مبارک حضرت امام غضب فرو گزشت آن
بی ادب را معاف فرمودیم تعظیم جمیع اولیاء الله و محبت عامه مشایخ حجت الله علیهم السلام است در حق
پیر خود اگر از راه نفع و استفاده عقیده و فضیلت نمایا فرط محبت سستی نمودن شاید در حق حضرت مجتهد
رضی الله تعالی عنه که طریقه نو بیان نموده اند و مقامات کمالات طریقه خود بسیار تحریر نموده و زبده
اصحاب آن طریقه با مقامات و واروات سید مازانوف هم زیاده شده اند و در آن مقامات هیچ شبه نیست که

اینکه در این رساله
بسیار از عقاید معتقد
ناتقی است و از آنهایی که
محققان را باطل و باطل
عالم است و از باب سال
تشریب غالی نیست بسیار
و در این رساله و در بیان
سیرت و در بیان سیرت
ناتقی است و از آنهایی که
محققان را باطل و باطل
عالم است و از باب سال
تشریب غالی نیست بسیار
و در این رساله و در بیان
سیرت و در بیان سیرت

باقرار هزاران علما و محققان بر سریده عقیده تساوی با اولیا یا انجمنیات ایشان بر آن اکابر جمعه اسد علیهم السلام
 نمود که آن کبرای دین را شرح ایشانند عقل و غیرت نمودن تقوی گزیدن و در نیوت سخت سخت رسد که
 معاملات تباه شده و عمل موافق شریع گو یا موقوف گردد یا اگر بطریق روایت فقه و فقه فقهی تن و خود آید
 و از محدثات امور و بدعت اجتناب کرده شود بسیار غنیمت است السماع یونث الرقده الذوقه تجلله
 پس آنچه موجب محبت الهی باشد چه احرام بود و در حرمت مزایر اختلافی نیست گوشت در اسرار مناجات
 دینی را مکرده روزی رسول خدا صلی الله علیه و سلم در راهی غیرتند آواز می شنید که سبک سبک سبک
 فرمودند و عبد الله بن عمر همراه بود و او را بعد از استماع امر نکردند پس معلوم شد که کمال تقوی و احترام از چنین
 آواز است بزرگان نقشبندیه که کل عزیمت معمول دارند و از رخصت اجتناب بر سطح پریم چنانچه که در جوایز
 علما را اختلاف است بزرگ مختلف فیة اولی همچنین بزرگ کمال تقوی و کزنی اختیار نمود و اگر چه موقوف از شش
 توجیه وجودی از ضرورت و ریات دین نیست لسان شریع از ان ساکت است صوفیه نیز از وی کشف و انوار
 بیان آن نموده از غلبه احوال محبت معذورند و بمارست سائل توجیه و تکمیل معنی لا وجود الا الله توجیه حاصل
 نمودن نزد ارباب معرفت قبی ندارد و یکی از علما در منامی دید که کلامی صوفیه بخند و سر فراموشی علیه السلام
 و سلم حاضر اند علما از صوفیه تیرگی است یا نموده مکه یا رسول مدین عزیزان سبک و وحدت وجود شایع نموند و
 شریع فطری پیدا شد بیاکان داهنت اختیار کردند رسول خدا صلی الله علیه و سلم این اکابر را از غلبه محبت که بجهان
 حق سبحانه و از مدح و در دست سکوت استند یکبار فقیر را عروجی واقع شد و نوحیطه مختلف گشت نقوش
 تمام کائنات را نقش بود و قول حضرت شیخ اکبر رحمه الله علیه یا و اما لا شیا و اعراض محبت عهده فی عید و حله
 در ایتم که ملوک و اسما و صفات در مرتبه علم که باطن وجود است اقبازی پیدا نموده در ظاهر وجود منعکس شده
 مصدر آثار مقصود گشته و نفس الامر و خارج همان وجود و متحقق است اما که متنبه ساختند که فوق این مرتبه
 مرتبه دیگر است چنانکه برای صوفیه مبدء موده اند فوق عالم الوجود عالم الملكات العو و پس حارف توجیه
 در انامی سلوک پیش می آید و علوی سبکی تا دلیل موافق ظاهر شریع است بعد از ان وضع میگردد و دوازده
 ادویه که این علوم متغول است یقین است که از ان ترقیات فرموده باشند اسد تعالی هرگاه میخواهد که مخلصان را

در اخلاص ثبات از دایا که است فرمایا فاضله فیوض محل شکلات بصورت پیر و مرشد اینها در وقایع نیامد
و گاهی بعضی اطراف آن بزرگ بصورتش تمثیل گشته و سه پله برآمد کارها میشود و آن بزرگ را گاهی طایفه
این محافل هم میشنود و بعضی نزد فقیر گفت که شما از کجای میاید که آمدی گفت من مکعبه گاهی نزد فقیر گفتم من
دیگر شریف طاقات کرده ام و صریح می گویند من خود بودم و ارشاد و کرد و دیس باید که تخمین واقعات موجب
عجب مهابات نگردد و از ما و شاهانه بر ساخته اند و در حقیقت کمال امور او تعالی است **ع** او به اینها نشاند
خویش را به او بدزد و در قهقهه و در پیش او پیری و مریدی در نظریه محض بهجت مشجره و کلاه نیست تعلیم نکرد
قلبی محصل نیست توحیدی اسرار صحبت مرشد ضرورت اختیار اشتغال طریقه بهجت حصول غلبه
محبت الهی است گاهی فرط محبت بعضی محبت بود و اولاد و ام و ذکر شریف الطاف آن منور طریقه و در میان
خدا است بزرگ جمیع مرادات کثرت می یابد و لبیک که از نیکو گشتاید هرگاه در ذکر کفایتی و وجودی دست
بجفا آن باید بدست اگر در جفا آید باز ذکر تضرع و تقار نام باید بخواند و چنین است نام اشتغال باید در تمام
دوام پذیرد و آوقات را بگذرد و عبادت ممتد داشته مد که خود را از اتفاقات باسوا پاک باید داشت
و محبت جز به خود هم اسم مبارک الله که بر آن ایمان آورده ایم هیچ نباید گذشت تا ملکه حضور را نسخ کرد و در بین
کمال که اسلام و ایمان احسان است حاصل شود هر وقتی که دل توجع شود دل اینجی سجا جمیع باید در بین
انها اگر در وقت و کیفیات بگذرد دست به مزه عیانت الهی است الاصل کار حصول مرتبه حضور و اگر
دل سلیم از توجع بغیر پیدا باید نمود و وقایع و مناسبات چندان اعتبار انشاید و برین بارش شاه بسیار واقع میشود
گاهی نور انبیا حسنت گاهی نور ذکر گاهی نسبت مرشد گاهی کثرت ر و د گاهی خدمت سادات گاهی
در حسن و یت گاهی تصدیق و اخلاص بصورت سول ضعیف الله علیه و سلم در وقایع نموداری شود
و همچنین در اطمینان نسبت بحدیست اولیا بصورت آن اکابر تصور بگرد و د گاهی اخبار ششوره و مقررات آن
صورت و تهمید پیدا میکند انجیم شعبه با دل اسرار می بخشند و در حقیقت هیچ نیست مگر زیارت سول خدا صل
الله علیه و سلم و دیدن اولیا احوال و انوار باطن توفیق طاعت یا ده گردد و در وقایع مطالبی بعضی الامر
القبه نور عظیم است - دیدن سول خدا و رویت الهی که آنرا قبل صوری گفته اند نعمت خدای عزوجل است

به تمسک باشد از مناسبت اسخه بشارت ساست هیکل از باب التخصیص تعمیمها در وقت غلبه خواطر التواء
 نضره جناب الهی باید بود و صورت مرشد نصیب العین دانسته بواسطه التماس الی اراض باطنی بانیست
 صفت افکار را بحکما لازم باید گرفت بر خفا و خفای عین تحمل مصیبات باید سست صفت حراجه
 این نیست عاشقان اندیش وین نیستی به نظر بلند باید داشت مجاری امور از تقدیر دانسته لب چون چای
 نباید کشود حضرت السس رضی الله تعالی عنه خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم اگر درستی تقصیر منبیه
 و ابل بریت در اطاعتی نمودند رسول خدا صلی الله علیه وسلم میفرمود و میگوید اگر مقدر بودی چنان
 کردی حاصل نیت کلمات تنذیر اخلاق است بطریق مکارم صفات رسول کریم خانه لعل خلق عظیم
 صلی الله علیه وسلم و حدیث شریف است لیست که استهم مکارم الاخلاق از وزر مشن ذکر نفی ثبات
 صفات بشریت کم شود و طرقتش آنست که بر ذمیمه اجداد ذکر اکر طیبه بکمال چند رونقی باید کرد و بجا
 آن جب خدا ثابت باید نمود آن فسیه زائل گردد و بر خلاف هوای نفس کسب مقامات سلوک باید کرد
 غالب است که دائم بجا سبیل گردد حق اینست که زائل صفات تعقیبیه و تکریم کنسیر شود و ترمیم
 دائم ممکن نیست در حدیث اردست اگر شنوید که از جا منقلب گشته تصدیق نمایند و اگر شنوید که کسی از
 جلت خود برگشته باور کنید که بتدبیل الخلق الله امیر المؤمنین عمر فاروق رضی الله تعالی عنه میفرمودند
 غضب من رفت مگر پیش ازین در کفر صرف میشد حال در حمایت اسلام ظهور نماید بعد فنا و طمان
 تسلیم در رضا وصف سالک میگردد و در فنای قلب از غلبه محبت نسبت فعال از عباد سلوب میشود و حسن
 فاضل حقیقی و شهود سالک نماید توسط و حد اعتدال در اکل شراب نوم و قیظ و اعمال عبادت کاری
 بر شگفت جبهه باید کرد که اوقات موافق سنن خیر الدین صلی الله علیه وسلم مضبوط گردد و تبعیت انبیا علیهم السلام
 بحسب تحصیل حد اعتدال است در هر امر لایقوم الناس بالقسط انص قاطع است در نیاب از دوام تو میباید
 فیاض انقدر فیوض برکات فاض میگردد که باطن از انوار کیفیت محبت لبریز گردد و یریزان میگردد
 تصور اعمال خود پیش نظر دشمن سابقه عنایت بیعت ادین کارگذار رنده ماه رست هر چنان
 بسیار کند از صفت استغناء که با مخالف بود و دغدغه تقصیر و امید و افق وسیله قبول سازد و گناه اندک

بسیار داند و نعمت قلیل را بشمارد و دوام شکر و ضلایم گیرد و کثرت درود هزار بار و استغفار لازم
 حال و مذکوران راه مست بر درس کتب و حضرت مجدد و حنی الله تعالی عنه که تقویست بر مسائل شریعت
 و سایر طایفه معارف حقیقت و حکمت سلوک و دقائق تصوف و انوار نسبت مع الله بعد عصر و اوایل وقت
 که درین ایام کشاد او ابواب سعادت است و دعای عزرا لیس و طیفه صبح و شام و ختم حضرت خواجگان محمد سل
 اسرار بسم بر در محبت حل مشکلات باید خواند تا تجدید و دوازده رکعت هر قدر که آسان باشد
 بقدرت سوره اخلاص یا سور یس نماز اشراق چهار رکعت یا شست چهار رکعت یا شش رکعت و
 زوال چهار رکعت یک سلام و شش یا بیست رکعت بعد سنت مغرب چهار رکعت بعد عشاء
 و سنت عصر و تحفه وضو لازم باید گرفت تلاوت قرآن مجید یک و جز و کلمه تحمید و کلمه توحید صد بار
 و سبحان الله و بحمد و بقرآن و وقت صبح و وقت خواب صد بار و ادعیه توحید که در حدیث صحیح ثابت است
 باید خواند و این اشعار حضور قلبی ضرورت حصول فدا که علامت آن بی شماری از ما سواد و اول
 توجه بخداست اگر چه غیر یقین زد و میشود و تحقیق و ثبت آن مرتبه عالی کنسیان با سواد قطع علاقه علمی و حبی
 از دل گردد و بعد مدت دوازده دست میدهد بی سال از خدمت مشایخ گرام حجت الله علیه السلام است
 طریق که دریم زیاد و دانی سال است که بطالبان حق عز وجل طریق تعلیم می نمایند شصت سال شده
 باشد که بوجهات حضرت سید ضی الله تعالی عنه بقای قلبی شرف شده ایم و این مدت مشغول باطن بخدمت
 تمام امشتهر الا آثار خدای تعالی چنانچه باید ظاهر میشود و آن ظهور کمال فناء بار یافتن میشود که ما ازین جهان
 انتقال کرده ایم و اگر در آنوقت کسی آمده سلام بگوید معلوم میشود که او یا بر قیام تحفه سلام گفته است
 یکبار از انکسالات افاق میشود و گمان سیریم که هنوز زنده ایم و ازینجا رخت سفر بربسته در وقت
 ظهور فناء الله و تصور غالب می آید که خدمت تعظیم مردم موجب تعجب بگوید دنیا چنانچه فقیر روزی در
 حضور حضرت شیخ مر و به جانبی میگرد و نشوون تمام منع گردند و روز دوم خود آمد و نو و ند که بر خیزند
 مرد و بختیایند و فرمودند و در نسبت فناء ظهورید بشت پنداشتم که شما از وی هستم از دنیا بختی
 پس نشوون منع نمودم و در وقت نسبت بقای ظاهر است و بختی بختی که یاری آتی بر اطن بلوه گرفته

اگر تمام عالم بتعظیم خیریه من این مرتبه ادراک و باشد شناخت تعلیلات آئینه که تسلسل بر او اطلاق است
و معرفت او میشود و امری و شوارست نظر بصیرت تیزی باید کیفیات تعلیلات جدا جدا باشد و هم گردد
تبع حصول مقامات طریقه احوال سالک شامل در تصویرات مختلف دیگر و گاهی نسبت مقامی مخصوص
در کیفیات خودش ملاحظه میدارد و گاهی نسبت مقامی دیگر بر تواند اگر دیده حالتی دیگر برسد
وقت می آرد و اما چون نسبت متوسلان خاندان احمدی کجالات و فوق آن میرسد از لطافت و پیری
تجلی ذاتی ادراک حالات تعدد دیگر و در لطافت و صفات جمیع مقامات سافله موثر گردد و کیفیات استوار
می سازد و اوقات مناسبات که دل خوشش کن اطفال طریقه بود و دیگر کم میشود و آنجا حالت در جهالت و
تکارت محض است و خلوتی نشسته بکف نسبت باطنی و دوام توجه بیدار فیاض باید بر پشت اوقات
بادای اعمال ظاهری معهود باید داشت که نور اعمال نسبت جمیع صفاتی نسبت حضور و آگاهی است
از دوام مراقبه قوت و نسبت باطنی اشراق ملک ملکوت و نظر موجب است لمارا نوحه نسبت میدهند
از کثرت ذکر تخیل فانی صفات بشریت از کثرت در و اوقات نیک از کثرت نوافل انگار است
دلی و از کثرت تلاوت نور و صفای هم میرسد ذکر تخیل بلحاظ معنی مفید است در طریقه و محض تکرار
لفظ سرایه ثواب آخرت کفر سیاست است - ذکر نفی اثبات بحسب نفس کلمه صد بار فایده بی غشت و بی
هر قدر باشد مفید تر است حضرت خواجیه نقشبند عین نفس را شرط ذکر نفی نمود و مفید میگفتند اما و انکم لفرقون
قلی و توجه بیدار فیاض کن طریقه خود مقرر کرده اند رضی الله تعالی عنه - خوشش در دم ادل دیگر دل ضرور
است چون ذکر قوت گیرد و از این مقامات سمیع خیال سلیس در بر نفس توجه و آگاهی ذات الهی باشد
با حفظ خواطر از باطن و بجزر و فطر خطره دل ابا باید گرفت تا و سادس و حدیث نفس بنگاه بر پاکند مانع از ورود
فیض هجوم خواطر است کثرت اسم ذات شمر نسبت جذبه الهی است و نفی اثبات جهت سلوک قطع سبب
راه فائده دارد - ادراک کیفیات حالات باطنی در مرتبه ولایت مخطوط می نماید و در کمالات نبوت
یافت جز نکات جهالت محض باطن نیست اما در مقامات فوق اگر چه لطافت پیریگی لازمست فی الجمله
درست ادراک میرسد لطافت و پیریگی نسبت مجددی سبب انکار مردم می شود و لهذا چون سیر سالک

و در آنوقت در آنجا که نفس کلمه صد بار فایده بی غشت و بی

آن سینه او اخطا ناکند پس بنیاید علیهم الصلوٰه اما در وقت که ملال مغفوت دست چهل شیخ نیمه
 اگر او را در از حلیه علم و ادب معری میباشند و بسبب واج بدعت و عقد کج خلقها می آید عز و بت تحریر در
 سالکان او اولیست بمانکی از رزق ساختن بعد از موتی پر دافعتی در شهر شهرت نه داشتن هیچ
 ارث و وارث نگذاشتن و توحید بسبب بزرگ و شریف و جلیل است قال النبی صلی الله علیه و سلم اعط
 اولیای عندی مومن خیف الحاذق و حطم من الصلوة احسنی اذ ربه و اطاعته فی السر کان فی الناس
 لا یثار الیه بالاصابع و کان زرقه کفا فافضی علیک شرفه بیدافعال عجلت منینه قلت بواکبه
 قل تاتاه - رواه احمد المومنی از ما کج - آبر با شرف زیارت حبیب خدا صلی الله علیه و سلم
 در ایامه ایم و غنایات کثیره بجال خود دیده و در مرتبه آخر که سعادت زیارت آنحضرت صلی الله علیه و سلم
 حاصل شد بریل سوار بودند و نشند آمد و فرمودند بایند که ما و شما نشانهای خود را با هم چسبانیم باین خواه
 هیچ بخاطر نمی آید یکجا بجال جهان را ای ستم که ثبات علیهم الصلوٰه و تعجبات شرف شدم گو یا در کس
 آنحضرت برابر در آکشیدیم و رحمت نفس مبارک بن میرسد درین نشان نشسته شدم و نیزه اگان سهرندی
 در اینجا حاضر اند آنحضرت کی را امر آوردن آب نمودند بنده عرض کردم یا رسول الله آنها نیزه را بلی اند
 فرمودند اما شال مرا می نمایند پس غیری از آنها آب آورد و من سیر خور و عرض کردم یا رسول الله حضرت
 در حق بعد و الف ثانی چه غیر باینده بود و نیش ایشان در امت من دیگر کیست عرض کردم یا رسول الله
 کتب بات ایشان بنظر مبارک گذشته است فرمودند اگر چیزی یادست بخوانید بنده این عبارت بعضی مکتوب
 ایشان انه تعالی داء الوداء ثم داء الولد خواندم بسیار پس نمودند و خطا فرمودند - فرمودند باز بخوانید
 با زاین عبارت عرض نمودم زیاد و تحسین نمودند و ایحالت آمدند و کشید وقت صبح کی باز غریزان بگاه آمد گفت
 من این شب خوابی دیده ام که شمار و بای خوبی دیده اید آن دو یا که است تغییر این بایشان گفتیم بسیار متعجب شد
 آنحضرت مبارک صحبت آنحضرت صلی الله علیه و سلم من خود را سزاوار نور حضور در ایامه دار کیفیت بای این خواب
 که بهتر از امر بسیار است ناچند رو به عیش و شهنشاه بود - در منامی یم که در صحرای وسیع چپو تره همیشه
 و او بسیار در اینجا حلقه مرا بدمد و در وسط حلقه حضرت خواب میفتابند و زانو حضرت بنید قدس الله

در این مجلس که در این شهر است
 و در این مجلس که در این شهر است

است و باقی نمانده و اما استغفار از اسباب و کیفیات حالات فنا بر سید الطائفة ظاهر است که هر
 روز با خود فرستاده و میگوید و کسی گفت با استقبال امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی الله تعالی عنه پس حضرت امیر
 علیه السلام فرمود که من بوی خوش مروارید بر من نهاده و من بوی خوش مروارید بر من نهاده و دستش
 دست خود کمال وضع و عظیم گرفته اند و گفتیم این کیست کسی گفت خیر الانا بعین ابولیس قرنی است آنجا حجره مصفا
 و کمال فرار است ظاهر است همه عزیزان در آمد گفتیم خجاست کسی گفت امر و زور حضرت خوش تفکیرین
 بختی بر من تشریف بردند و قتیله فنا و نیستی بر نسبت باطن ظهور می یابد و سالک بوصفت بخودی و
 استعراق موصوف دیگر و خود را در واقعات مرده می بیند و نیای بی شعوری لازم حال میشود و یا
 که تقیر انسانی قلبی بر حجابات حضرت سید رضی الله تعالی عنه دست او قطع علائق و زوال بوازل گشت
 و در وقت بی ستم که سر من از تن جدا شد و کلامی بر زبان جاریست نیر دیدم گویا من مرده ام تخمیر تکفین
 من بنای پس نواز بر داشته بطرف مرا حضرت خواجہ قطب الدین جمعة المدلیه برای دفن بردند و روح من
 بر آید ایستاد است تا آنکه جنازه را در سبزه بنهاد و قبر را خاک پناشتند و من بر سر دیواری نشستم و نمک
 نمک بود و نمک در دست ثابت است نمک ده و نالی بر زمین ده درون قفسه آمد و جان مرا انباشت عشق
 پیوسته جواب سوال کرده فرستاد و در قفسه بام تمام خواب فتم و نیز دیدم که من از جهان در گذشتم
 مردم بعد از من و گفتن بخوبی که جنازه را بردارند تا گمان جنازه در سپاه و از نو ده روان شد و مردم قفسه
 جنازه میروند و روح من بایشانست در نوبت باعی خود بیا و آمد را با نظر شویش چشم و گوش نشو
 سر بایه جوشن و فرود می شو ای که بای خود روی تا سر گور ای جوهر پاک بار دوشی نشو
 از فرط محبت که تقیر را بجناب امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی الله تعالی عنه ثابت است سرفشانی
 علیه السلام شنید ایشان را انداخته قضای بشریت غشایه بر نسبت باطنی عارض میشود و خود بخود رجوع آنجناب
 پیدا گشته با اتفاقات ایشان رفع کرد و در تیشو و کیا قصیده در روح ایشان گفته بودم عنایت بسیار با
 تقیر نموده از روی تواضع فرمودند و لائق این همه ستایش نشتم
 نسبت باجناب امیر المومنین حضرت

این کتاب در کتابخانه
 مجلس شورای اسلامی
 تهران ثبت شده است
 شماره ثبت ۱۰۰/۱۰۰
 تاریخ ثبت ۱۳۰۰/۱۰/۱۰

و طبیعت باشعار عاشقانه و غلبه بر نفس طریقه بی کیفیت که در آنجا سماع بازاریست با دانه و غیره کار بسیار
اختیار نمود و کیفیت هم عقیدت و محبت بقصدی حکمت بالغه جناب باریست سجاایت گفت در تصویرت
ناچار نیست مرا از سوال متغنازه انقضای که میخواستم که کیشش گفته بزرگی زخم بخته نایب شد شبی حضرت
شیخ سیف الدین پیر حضرت سید محمد اسد علیها برای تجدید فرماستند و از بی گوشت ایشان سید تیا با نیج
افتاد و مرضی بدست مبارک ایشان آمد و منجم و مردم مارا بیدار و میگویند بیدار ایشانند که بر تاسماع
صبری نمایند - بزرگی از این طریقه در راهی بر رفت و از سماع بگوشتش رسید تا بیاورده و بهشت و شوش
ضبطی نمود و حدت گرمی کاسه سبزه افشگافت - گفت سماع ملک است این سبب مرام گردید - و تقاضا
حضرت شیخ سیف الدین پیر حضرت سید محمد اسد علیها هر روز چهار صد کس در پیش بهجت استفاده جمعی
و موافق فرمایش طعناها پیغمبر می شد و با وجود آنکه هم سالکان مقام بلند میر رسیدند که در این طریقه بهجت
توجه شده است یکی از ارباب این طریقه خواست که تقلیل غذا نماید بر پیش فرمود و حصول فیوض طریقه حاجت
احمال نیست که بزرگان با نای کار برد و دام و قوت قلبی و محبت مرشدان و اندیشه زهد و عبادات شایسته
خرق عادات تصرفا مست حاصل و دام ذکر و توجالی استماع سنت کثرت انوار و درکات عوالم ظاهر
نظر بطور خرق عادات بود و خاص معنی آگاه را مراد تصفیه قلبی نسبت مع الله باشد حضرت محمد صدیق
پیر حضرت حافظ سعد اسد محمد علیها بدین یکی از اولاد اجداد حضرت غوث الثقلین رضی الله تعالی عنه رفتند
دی از عجب صاحبزادگی و حشرت ظاهری خود و تحظیم ایشان برخاست صاحب ایشان ازین بی ادبی ناخوش
بخد مت ایشان التماس ارجاع نمودند تا بصری بهمت ایشان طریقه نقشند به از ایشان گرفت بحالات
نیک سید اقرای او را رجوع باین طریقه ناپسند و گفتند طریقه آبی کرام خود گذارم شیخ طریقه دیگران
افتد کرد و گفت خداوند در سیرت نه چشتی هر کجا مقصود یافتیم بطلب کن شایسته نماز حضرت محمد صدیق
رحمه الله علیه بهر ندر برده و دفن کردند در راه و وقت از آن جواب داد از آنجا از ایشان سمع گشت -
یکبار زنی بی ادب بخد مت حضرت شیخ عبدالاحد رحمه الله علیه نامزد گفت ایشان صبر کردند معلوم
که غیرت الهی در صد مقام و کبرکت می آید یکی را از حاضران فرستادند که آن بی ادب استرغاب کند و

که مردم را از این راه بهره نیست - سر فرار امام به الدین محمد علیه در پانی پت مراغبند ویم چندا که غور و چو
 که دریم اثری از نسبت ظاهر نشد بعد از امتداد بسیار و نقاشی ایشان در نهایت لطافت طاهر گشت معلوم
 شد که سلوک ایشان بطریق محمود و صوفیه نیست در راه خدا بشهادت میدند و نقاشی مراتب قریب بطریق ا
 فائز گردید همچنین مستحوال شنیدان که در راه حق و نقاشی جان ندانند و نقاشی نباتات حیوانات الهی نیز
 بمقامات قرب فائز گردانید حضرت شاه ولی الله محدث ستمه علیه طریقه جدید بیان نموده اند و در تحقیق
 اسرار معرفت و خواص علوم طریقه خاص دارند با اینهمه علوم و کمالات انطیای ربانی اندیش ایشان در متفحصان
 که جامع اند و علوم ظاهر باطن علم نویان کرده اند چنانکه گزشت باشد اولیای خدمت را می شناسیم
 بآنها ملاقات نمیشود اما انما باینامری الهی نیست - با قطب لشکر نادشاه ملاقات شده بود در یک ساله مرقا
 لا بومی بایست با وی گفت در پاسی از روز کاغذ را بهر قاضی آنجا بجهل کرده آورده گفت - قاضی اشغلی بود
 ویر آدم والا بحیانت تمنی آمدن من میشود - یکبار سلطی از زر برای علاج و تفرقه یی در کار بود و نیم شب او
 در قلعه رفتند ابلین محمد شاه که بر شرب صره هزار روپیهای صرف سکاکن غلوت نشین بر سر فرو میداشت آن
 صره گرفته بر دشت بادشاه را بخیزد نپشت مگر در دست گفت من آنم که بوسط اس از جان محفوظ مانده الیگفت
 زرد گیر طلب نامم فرمود و همین سرده کافست - آجی اعمال را اغیر و دام تو به بدافض و محبت مشکایح کرام رحمت
 علیه نیست بعل کفایت دیگرست جامع کیفیات نازست که تضرع انعاما و کار از تلاوت و تسبیح و درود و تفخار است
 و صمیم ایل ترین حالات که باحوال نسران اول شارب باشد در نماز حاصل میشود اگر آداب آن مکاتبه بجا آورده
 تلاوت قرآن مجید و خوب صفائی باطن رفع فیض قلبی است تزیل حروف تحسین صوت خودی باید نمود و در جهر
 متوسط که در تلاوت قرآن مجید کرده میشود و قیامت میدهد - در رمضان المبارک ترقیات نسبت باطنی
 بسیار واقع میشود و حقایق ضایع از غیبت کذب و جهت الارز و جز فائز پیش نیست بعد باید بخود و توانای این راه
 وادای حق نمود حاصل گردی از بزرگان این راه را بصورت مردی یار سادید پرسید شما از اهل صیامم را
 میر و یگفت باصاحت حق صوم مرا خوش نموده مگر خداوند تقشیر رحمت الله علیه که بعد از رمضان در دهه نهم
 گرفت از غیبت انفعال داشته انفعال ایشان از صوم مردم مراد پسندیده آمد - آثار و برکات این ماه متبرک

از غره شبان طلوعی نماید گویا لالهال تنبیه و این شهر طلوع نموده از نصف شعبان چنان معلوم میشود که آن
 هلال بر تابان گردیده و انوار آن ماه تبریک جهان را منور گردانید و از شب غره آن شهر چنان در لایق شود
 که نقاب فیوض الهی از حجاب حجاب درخشان گشت و تحسین بر سبیل ولایت در شمع شهبای اوقای شود و چنانکه
 حسین نیست مگر درین شب سبب کثرت دعا و ناز که در مردم احیای این شب معمولست برکات بسیار در یافت
 میشود و گاهی شب قدر درین تاریخ نیز میشود و جمعیت حضور این ایام ذخیره تمام سال میشود از هر باب است که اگر آثار
 قصوری و فوری یافته در تمام سال اثر آن بماند - تنبیه شنیدیم بانی استاد خود که از حدیث شریف است
 میگردد که اگر این ماه جمعیت طاعت بگذرد در سائر سال توفیق نیکت محقق میگردد و حضرت شیخ حجه
 علیه در هر سال عکافات و عشره اخیره ماه رمضان میفرمودند و کسانیکه مقامات اجازت طریقه میرسدند درین
 ایام بجمعی خرقه تبرک آنهارا میسوزانند و تا یکدیگر دم که درین اوقات مردم در طریقه مراقبه البته حاصل
 شوند تا از ترتیبات باطنی بهر باب گردند بعد از تقضای رمضان میفرمودند که از برکات صیام نسبت بای عزیزان
 کثیر الانوار و پرا زلمان گردیده - انفسوس که تمام سال چرا رمضان نشده اگر چه در صوم هر وقتیکه باشد
 صفا حاصل است از برکات این مده انا اجزی به غالی نیست لیکن کنایات صیام رمضان شریف نداء حضرت شیخ
 ارشاد میفرمودند که علومات و وجدانیات شما ما صوم است سر مو غلطی ندار و کشف و وجدان فقیه پیران که از
 همیشه مطابق می افتاد مگر کبار از فقیر خطای واقع شد که حضرت شیخ در حق بزرگی فرمودند نسبت شما بکمال است
 بنده خلاف آن عرض نموده و در دید شما خوار شده است آنچه باقیم صوم است اما بعد چند روز بحال نماند و غایت
 نموده فرمودند که دید شما صحیح بود و خطا کردیم فقیر در گفتن بشارت مقامات بسیار تامل نمیداد و الا انوار آن مقام در این
 سالک عیان می رسید باز تنوع الهام میشود و باز تفسیر تعبیرات حالات او میکند اگر در حق معامله الهام موافق
 گردیده و حالات کیفیات در باطنی جدیده رود و ادب بشارت آن مقام میگویم که تمام آن مقام مناسبتی بهر مرتبه
 بهر مرتبه توفیق آنکه نسبت باطنی مثل دلایب متقدمین حاصل شده و اما مساوات لازم آید اگر بزرگ و مراقبه طریقت
 کنی و با مجاری حضرات پیش گیری از فتوحات آن مقام نتجات خواهی گرفت مستفیدان و همی الی اسد
 انقطاعی از مساو با اذواق و کیفیات از صحبت مرشدان حاصل نموده در غلو تهاشسته تبعیر اوقات و طاعات

[illegible]

قبول اینکند مودار امانت مریون خوانند نو دسپان بطور نیار قبول می افتد زیرا که حق سبحانه و تعالی
 ما را فراموشی عطا فرموده است که از نور آن اینطور دقایق خفیه ظاهر نشود و خلاف این عقیده مقبول
 نیگردد و فقیر شقی و سعید را بر چنین مردم می شناسم و مرتب ابدال از غیاب ابدال با آنکه مستور الحال
 میباشد ندانم از میگویم فقیر زیاریان خود را امیدیشوم که از دو چیز یکی از اخلاط بادیا دارائی و دوم
 سوء اعتقاد بایران لیکن بقدر حاجت اخلاط با ایشان مضائقه ندارد بشرط صلاح نیت محافظت نسبت
 دنیا بوضوح حق است سبحانه از دقتیکه در حصه ظهور آورده گاهی نظر رحمت بروی نکرد و اگر کسی که
 بقدر ارپشته و نصیب کفایت رسید بیکه تمام و کمال در حصه مسلمانان خوان بیناید راجع کند دنیا را
 اینوقت با فقر اسری ندارند و الا ایشان را نه حال میماند نه مبلغ وقت چنانکه حضرت خواجہ
 ہاشم کشمیری در مقامات حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ میفرماید کہ روزی بنده در حضرت خواجہ
 حسام الدین احمد که از خلفای حضرت خواجہ باقی باشد اند حاضر بود یکی از حاضران شکوہ اغنیا و امرای
 روزگار آغاز نمود کہ با فقر اسری ندارند و حرمت این طائفہ بجائی آرند چنانکہ امرای سابق و کما آؤند
 حضرت خواجہ فرمودند کہ ای برادر این را از حکمت های الهی دان در حق فقرای این عهد زیرا کہ فقرا
 زمانہ پیش از آنقدر از دنیا و اہل آن اجتناب بود کہ بر چنین اغنیا با ایشان اوارتباط میگویند ایشان
 از محبت آنها احتراز می نمودند و فقرای اینوقت ما اکثر ایشان چنانکہ اگر امر او اغنیا بجانب ایشان
 التفات نمایند و راه مخالطت نمودن کشایند ناچار این روش را از در وضع فقر و انزوای ایشان
 فتو تمام روی در پس کرم آہی با فقر حارس حافظ است چنانکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 قدم گذاشته است حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی در آنجا سر نہادہ و حضرت صدق اکبر علیہ السلام
 قدم گذاشته حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ در آنجا سر نہادہ و حضرت مجدد و چنانکہ قدم گذاشته
 فقیر در آنجا سر نہاد یعنی فقیر اصلا در بنی طریقہ تصرف نکرده مگر در دو جای یکی آنکہ در وقت توجہ
 گویند حرکت بدن میکنند و دوم بشمار نفس توجہ میدہند این عمل بعضی کابران طریقہ اخذ نموده کہ در حرکت
 اثر توجہ و قلب متوجہ الیہ بقوت و سرعت میرسد و در شمار نفس رعایت مساوات در توجہ بایران

یشود و نیز این عمل تفاوت استعداد طلب معلوم میکرد و آنچه نفع از بعضی ذواق و مواجید خود
اطهار میکند محمول بر دعوی کمال و تزکیه نفس نباید کرد بلکه خدایت نسبت امریست که بآن ماموریم
و اما بهر حال غرض از این تعنی را از نهامی الهی که بصورتی نازل میشود و انحاء نماید حق شکر آن
تلف کرده باشد شاخصی طویل القاست است در وقت بیان خود را قصه القاست نمیتوان گفت و
اگر گوید دروغ گفته باشد

نصائح و وصایا

طریق وایع تقوی پیش گیر تا بتبع مصطفی بجان بنیذیر علی المد علیہ و سلم احوال خود بر کتابت و
عرض نما که موافق است شایان است بول نکار و اگر مخالفت مرد و دیندار بالتزام عقیده و اصل سنت
جماعت حدیث و فقه آموز و در محبت علما ثواب اخروی اندوز در عمل بر حدیث و اطلعت کن اگر
میتوانی و الا که هیچ عملی را تا از نور آن محروم نمائی عمل نیت تابع حبیب خدا بجنس رضای مولی اعتبار
کن و دل از اغراض بهر دو جهان بپسندار کن محکمیت چیست که آنرا در معرض بیع آری منتظر
از کیست که آنرا بخود و خوب بپنداری بالتزام خلوت صفائی وقت بدست آر که سرایه درویشی نقد
صفاست از اسباب دنیا آنچه گیری فخر گریب که عظام دنیوی را در حساب در قناعت و عبادت
و ذکر خدا خود را اگر مسماعل امروز بر فردا آیند از در صحبت مشایخ رسوخ عقیدت بپرا که دوستی
دوستان چه هست موجب قرب خدا و حضور پیر القات بغیر منها و صحبت او بر نوافل طاعت بیافرا
آنچه است اوقات بصبر و توکل سپردن آنند شیه التجا بغیر از سر بر کن کار خود را بجد اسباب
و توت بقین و صدق و عداد در سر مایه خلوت انکار در دل تو اگر ترد و نیست غفلت میباشد که در
بوقت معین خود می آید اگر آن شیه عیالی تشویش فرماست تشبث با سباب سنت نبیاست علیهم
السلام وجه معین دل را بر آن اعتماد و نبوغ منافی توکل و سبیل نشاد نبود در سبیل الهی است
فراغ بال جمعیت خاطر است دلی و ارسته و انتظار مقصود و ناظر تا به جمعیت تفرقه بل شود

و در توجیه و کسوفی خاطر غفلت شود و قناعت پیشه گیر خیر قطع از دل بگیرد از یار و اغیار تا امید باشد بود
 تا بودشان بکنشناس در چکین چشم قناعت منکر و خود را از همه کمتر و قاصر شمرد و را طلب مولی کبر
 سر بنده خود را که برون و از بنجا گفته اند در ویشی نیست آنچه در سرداری نبی و از آنچه بر سر است
 نجی و از اندیشه وی و مندر ابروی بر طاعت و عبادت خود مناز و دیده تصور و نیستی را سر میانه خود ساز
 مخافت نفس چند آنکه بود زیاست اما نقد که شاکت دید و نشاط شوق و طاعت نیز لایه گاهی با او
 موااسات باید نمود که رضای نفس موس و موجب ثواب میگردد و کیما نفس فقیر تشنگ گردد و آرزو کرد و هر
 مرد اینچنین طعام بخوراند هر مقصود دیکه دارد بر آید اتفاقا در آنوقت کسی نبود که با او گفته شود با آن
 مشکل گشت نه التماس طعامی نمود و شخصی را آنوقت حاضر بود با هر فقیر آن طعام مهیا نمود و بعدد شکل گشت
 که با سخن سپیدم تیرد و نمیشد باین عمل مشکل گشت طعام اگر به نیت دای شکر با جز و ساز چنانچه
 که در صورت بزرگی شکر از ته دل نمی آید طعام لذیذ را بآئین شکر بپذیرد و بفرستد نعمت الهی را
 بخاک انداختن است پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم مرغوب تناول میفرمودند و اگر غنی نبودند
 باز بنمودند و نفوس مثل نفوس غنی و شبلی نیست رحمة الله علیها که لخمی را شکر انگارند و گویند الصبر
 المرادة بلا عیبه الوجه شکر که نفس بر زبان بود شعبه صبر است که لخمی آن بجان بود زیارت فرات
 او یار و یوز و غیر جمعیت کن در واج طبعه شایخ گرام را با تحاف ثواب تحفه فائده و در بجناب الهی و سید
 ساز که سعادت ظاهر و باطن این یعنی حاصلست اما بتدایا را بنوع تصفیه قلبی از متبورا و لیا حصول نفس
 تسعیر است لهذا حضرت خواجق بن محمد قدس الله سره العزیز فرموده اند که مجاز بود در حق سبحان
 از مجاورت قبول الوصیت بر سوم متعارف از عرس و چراغان بقید مباحث که این معنی مستلزم هوای
 فروش و عدم حفظ مراتب از دهم مردم میگردد و در زلفه غلبه بار باب استیجاب دادن بر عرس شود
 در متابعت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم لباس تقوی طهارت بیارای و بر ملاست بقیه اهل سنت و جماعت
 از ظلمت هوا و بدعت بد آید و همیشه احوال خود را بر کتاب سنت عوض نماید قبول اقامه قبول اگر در دست
 مرد و در هر شیئی صحیح که از نظر گذرد و اما اگر بخواهد بطلب عمل آن بکوشد و لا اله الا الله را که توانی بر آن عمل نماید

اگر چه در تمام عمر کبار باشد از نور آن محروم نمانی و از لزوم غلوت صفائی وقت حاصل یابند و فقیر دینیت
 اعمر که گریه و مصفای وقت است که سیکه چیزی یافته از صفای وقت یافته در راه طلب سرگرم و مقید باید
 کار مردان و کوششی گرمی کار مردان حیل و بی شرمی است هر چه گیر مختصر گیر و هر جا باش
 باشد باش باید که قدر و مقدار خود نصیب العین دار و ناز مع سمر و از دم کمسور نباشد زیرا که بیشتر
 سبب تنبیه حال عدم اطلاع بر احوال مرتبه خود است مثلاً مرتبه او بوزن یک سیر باشد و بران اعتقاد و وزن
 دارد و در خصوص اگر کسی نسبت منقذت یا منقبت در مرتبه و مقدار او کند هرگز متغیر ازین نگیرد و چرا که
 یقین میداند که من همان یک سیرم که بودم اینک نیم سیرم یا یک فرسنگ انگه و سیرم بگو فیضول
 قدرم بر جاده شریعت طریقت استقیم دارد و محبت مشایخ چون که اسخ و استوار باش و حضور
 بغیر نباید بود و التفات کس نباید بود اگر چه التفات بخواه خطاب کس نباشد چنانچه نقل است که شخصی در حضور
 حضرت محمد صلیق قدس سره از مر میخواست ایشان خطاب کرد آن مرید اصلاً جواب آن نداد و التفات
 به و نکرد چون آن شخص خطاب بسیار سالید کرد حضرت محمد صلیق خطاب به مرید خود ننموده فرمودند که آنست
 در جواب او بگو **میت** من گم شده ام مرا جوئید از گم شدگان سخن گوئید
 راه اوقات زندگانی بقدم توکل سیر باید برد و اصلاً محتاج و متکی کس نباشد که در توکل نظر و به طرف
 حق است سجان و در غیر توکل بطرف خلق توجه معین میبوال اگر بر آن اعتماد کنی نباشد سانی توکل نیست و تو
 که محسب نباشد نیز و آن مقبول درین جزو زمان توکل صرف باعث بی معیبتی است راس المال صوفیه
 همین جمیع است بقوت کفایت قناعت رز و قطع طمع قطع موده نشویش ساز و از اهل لغای الهی
 برین فقیر و چیز است که زندگانی بدان خوش بگذرد یکی هر چه میباید بروقت میباید بود و دم نهال طمع از
 زمین دل متاصل نباید اسیر دوزخ و اغیار نویسد باید بود و عدم وجود ایشان برابر باشد و فرد
 نویسی از مطالب گفتند ای من شد بهر کار بسته آخرت شکستگی من شد تا تو اندنیک بر این چشم
 احتقار نکر و اگر چه گم گریه باشد بر طاعت و عبادت خود مغرور نباید بود که ترک اختیار و در پی قصد
 اعمال از لوازم این فقره است فردا انفعال جرم بهتر از خود طاعت است چه نظر دارد و تحقیق بنام خود

و سعادت زیارت شریف میشود از جهت عدم مناسبت پنهان بے بهره و بی نصیب از کلمات
باطنی آنحضرت بازمی آیند و فرمود خدای تعالی اگر بگوید و چون بیاید بنور خراشد مگر هر کس لطیف
روح او قوی باشد و از عالم امر مناسبت تمام دارد و پس از زیارت مضائقه ندارد بلکه
سودمند خواهد افتاد زیرا که از جهت مناسبت و محی اقتباس از نوار برکات اهل مزار بلا واسطه
خواهد نمود چنانچه حضرت خواجه عبیدالدین احقر قدس سره میفرمایند که من مدت چهل روز بخدمت
خواجه علاءالدین غفر الوانی قدس سره که تالیف حضرت خواجه بهارالدین محمد نقشبند قدس سره
ملاقات و اختلاط داشتم روزی کمال تصرف و برکات مجلس حضرت خواجه بزرگ ایاد کردید
و در آخر گفتند که صحبت غریزان وقت نیز غنیت است اگر در مرتبه مردم منی نباشد و فرمودند
که حضرت خواجه بزرگ میفرمودند که اگر بگفته اند که گریه زنده باز شیر مرده قطع
تا که زیارت مقابر عمره گذرانی ای نسرد یک گریه زنده پیش طواف
بتریز هزار شیر مرده حضرت خواجه علاءالدین عطار میفرمایند که حضرت خواجه بزرگ
میفرمودند که مجاور حق تعالی بودن احق و اولیست از مجاورت خلق او غرض این بیت به
زبان مبارک بسیار گذشته است بیت تو تا کی گور مردان را پرستی بگردگار مردان گردد و رستی
مقصود از زیارت شما دو کار بدین رضوان الله علیهم اجمعین می باید که توجیهی سبحانه باشد
و روح آن برگزیده حضرت حق وسیله کمال توجیهی گردد چنانچه در حال تواضع با خلق باشد
که هر چند تواضع ظاهر با خلق بود بحقیقت با حق سبحانه باشد زیرا که تواضع با خلق انگاه پسندید
افتد که مرضای را غرضی باشد یا نهی که از انظار هر آثار قدرت و حکمت بیند و الا آن صنعت
ست نه تواضع نهی بر سمیات عرفی از عرکس غیره تنقید نباید شد که در از کتاب آن شجاعت
بسیارست یکی الزام خلاف حضرات اینطریق که از قید سمیات خارج است و دوم استلزام
سوال انجسیم و فروشن غیره سوم لزوم اسراف و اخراجات و چهارم توجیه او با
که محافظت آن ضرورت است پنجم نکات مردم از شیب و از مجلس تصور در اتمام حفظ مراتب

از کثرت آثار و دعای ششم دستار این سمیات گاه و گاه استقراض از رسوم شود که آن در شریعت حرامست زیرا که درین زمانه پختن اسباب معاش فقره جواره برنج مساوی نه و ترک عادت و رسوم عس بر ایشان سفار و شوارست بنا بر اضطرار محتاج بقرض شد و سیم نحاسی آرد **هفتم** نیاز بر غیر شش وع قبول نخواهد افتاد زیرا که ان الله طیب لا یقبل الاطیب و نیز در حدیث آمده صدقه که در راه خدا اتحالی داده میشود اول در دست حق سبحانه و تعالی می افتد بعد از آن بدست آن سبکین پس اینچنین نیاز سزاوار خجاب قدس او تعالی چگونه باشد تا ثواب آن بآن بزرگ برسد از اینجاست که معمول حضرت شیخ در عرس مشایخ رضی الله تعالی عنهم چنین بوده که بر دوزخ عس گاه در خانه می گفتند که امر دوزخ دوزخی در طعام معمول اضافی باید کرد و از یاران هر که در خدمت شریف حاضر میشد میفرمودند که امر دوزخین جایی نمی تواند نمایند زرنقد اگر چنانچه بایشان در دنیا رافع است بر اتب از غیر آن که علاج کثیره بآن سرانجام میشود و از اقسام خدمات خدمت بدنی کسب است نفع و اسبق است بوصول احت بل تعالی حزب الجبر بر هر دوزخ خوانده باشد و سوره لایلاف کیسه و کیمیا یا یازده بار در ودا و اول آخر پنج بار بعد از فجر براس دفع شرع جرب است و ختم حضرت خواجها و ختم حضرت محمد رضی الله عنهم نیز از گویان جمع آیند بعد از صلح صبح بر آن مواظبت نمایند که از معمولات مشایخ است و فایده بسیار و برکت بسیار دارد و در کار طریق این حضرات استقامت است که فوق کرامت است و فرو برایل تنقذ فیض نازل میشود و منظر ایندانی تجلی گردد که طریس گردد و کشف را درین راه با نیست و کرامت را اعتبار نه و صد و سماع قدر و مقداری نیارد و عوس و چراغان نزلتی ندارد و خلاف این خانواده و موتوف بر شجره و کلاه نمیت و مریدی این بزرگان بر بیت و رسوم نه و جنب جمیعت باطن ایشان از اذواق و مواجید متعارف را اعتباری نه در پیش اتباع کتاب و سنت آثار و احوال عرفی را قدر و مقداری زانینجاست که حضرت محمد رضی الله تعالی عنه میفرمودند که در بیان طرق صوفیه اختیار کردن طریق عالی نقشند یا دلی و انبست چه این بزرگواران التسلیم

[illegible]

تتابعیت سنت نموده اند و اجتناب از بدعت فرموده لکن اگر دولت متابعت دارند و از احوال
 درویشی بیسپاس ندارند و اگر با وجود احوال در متابعت فقور دارند آن احوال نمی بیند
 از نیاجست که سماع و قرض تجویز نکند و اندواحوالیکه بران مرتب شود اعتبار ننموده بلکه ذکر و
 را بدعت دانسته منع فرموده اند و ثمراتیکه مرتب شود اتفاقات بان نموده روزی مجلس طعام
 حضرت ایشان یعنی حضرت خواجه باقی با صد تقدس سره حاضر بودیم شیخ کمال که از مخلصان حضرت
 خواجه بود در وقت افتتاح طعام در حضور ایشان اسم الله بلند گفت ایشان را ناخوش آمد
 بعدیکه زجر بلع فرمودند که او را منع کنید که در مجلس طعام حاضر نشود و از حضرت ایشان یعنی حضرت
 خواجه خوشنودم که حضرت خواجه نقشبندی علمای بخارا را جمع کرده بخانقا حضرت سیر کمال برده بود
 تا ایشان را از ذکر و هر منع فرمایند علما بحضرت سیر گفتند که ذکر و هر بدعت است کمیند ایشان را در جوب
 فرمودند که کلمه اکابر این طریق در منع هر این همه مبالغه نمایند از سماع و قرض تو این چه گوید احوال
 مواجید که بر اساسا باشد و مرتب میشوند نزد فقیر ترسیل است رایج است اهل سماع را نیز
 احوال از ذوق دست میدهد و کشف و توحید و کشف و کاشفه و حائیه که در مرایای صور عالم نظور می آید
 حکمای یونان و برابره بند و مخفی شریکند علامت صدق موافقت علوم شرعی است با اعتدال انبیا
 محرمه و شنبه حضرت شیخ سیف الدین قدس الله سره شیخی بر تخت برای تجمیع و ضمیمه و نگاه
 از ذوق وجد و سماع که در آن جوار میشد حالت یخودی آمد یکبار بر زمین افتادند و ضرب شد
 بر دست مبارک شان رسید چون بوقت صبح بافاقت آمدند مردم بیاد و هجوم آوردند
 فرمودند که ارباب سماع را باید دید و حال آنکه از سماع یکبارگی حالم بان نوبت سیده بود که
 غقریب شسته جایتم قطع گردد و مرغ و دم از قالب غصصی به پرواز آید آنکه کثرت سماع
 میدارند چه نور زندگی به سبزی بر ندیپل نصاف باید کرد که ما زبیر دانستیم با ایشان لیکن بعد از
 که از درد درونی ناخبرند و ناگرچه در ظاهر همچون خاکستر سکون داریم لیکن آتش که باطن ما ز سوز
 در دهنم شعله زن است **ع** با همکس در میان زمزمه کن کن سوختن و ساختن بر فقیرت دیش

لذا ایل بود و سماع نبی آریم و مخدرات در دو غم را گوشه ای تمام نمی نمایم زیرا که طریقه ما منسوب به حضرت
صدیق است ضی الله تعالی عنه که بظاهر فرین بکمال نکلت و قار بودند و منذب بنیایت سکون و
لذا همیشه اوقات سکر بیهوده را میباشند و از احوال باطن بجز محرومان را از دیگر خبر ندارند
که بعد وفات چون حضرت عمر رضی الله تعالی عنه بخانه ایشان تشریف فرمودند ناگاه سقف خانه را
دیدند که باجا سوخته و سیاه شده است سبب آن پرسیدند محران گفتند که گاهی از دل پرورد
آهی میکشیدند از آرزو و حرارت و گرمی آن سقف این خانه سوخته و سیاه شده و فرود
از درون شواش و از برون بیگانه باش اینچنین زیباروشن کم می بود اندر جهان
بزرگی از نظریه نقشبندی در راه میرفت ناگاه در چشم تیر سماع بر گوشش و گوشش سید و از دل برون
گشت از غایت بی ثباتی پشت گفت سماع بیت المال ملک است لهذا حرام شد فقیر را در باب
سماع خیلی قوی بهم رسید که ارباب آن خبر ندارند چنانچه صفحهای این مقدمه بدی است آن نیست
السماع یوث الرقة والرقه تعذب الرحمة فالنتیجة السماع یجلب الرحمة با این همه ارباب سماع
فقیر را از سنگران اذواق احوال آن میدانند و حال آنکه حق سبحانه و تعالی در مزاج فقیر غایت
اعتدال انصاف نهایت چاشنی هر ذوق و مذاق عطا فرموده چون پدرم قادری و جد من شتی بود
فقیر اگر چه در سلسله حضرات علییه نقشبندی ملتزم یکین سبب شور و ذوق طینت عشق و عاشقی نه از کتمان
اذواق و مواجید حضرات چشتیه خوب میدانم لهذا اجرات برانکار احوال ایشان نمیکشم که این بزرگواران
کام السکادی معذور و در مقام سماع از ظهور و جد و حال و قلبه سکر سعد و رند و ارباب محو که از آداب
در باره واقف آگاهند حرکات و سکنات ایشان بی قاعده نمیشود علی الخصوص حضرات طریقه عارفان
مجد و دیگر از اتباع نصیب افروارند اصلا خلاف سنت حرکت تجویزی نمی کنند پس طریق اسلام درین باب
آنست که نه انکار آن اردند از کتاب قول حضرت خواجہ بزرگ هم مدغمی است که نه انکار میکنم و نه انکار
فرید را خاصیت لمس میباید هر چند دور کنند و در نشو و قول شیخ الاسلام عبدالصمد انصاریست که
اسناد ترا بجز دار و تو از ورنج نباشی سگ باز تو بود اگر کسی بجمع بطریقه نزد تو نیاورد اگر کم از شیر و

۱۴
انسانیت خالص حضرت
خواجه مبارک الدین نقشبند
در باره سماع و شکر
والان در دهستان و دولت
مردمان از دهستان و دولت

در حق خود تصور نباید نمود از مواضع فوت حق خدمتش ترسان لرزان باید بود و در از قید همتی و خود پرستی خلاص باید کرد **قطعه** خست کردن همان خست جهان پرستن است چه در سبکساری فخل وضع جابم کرده است به اینقدر باغافل از اندیشه روز حساب چه رحمت بجد و لطف بجیسا بم کرده است به رستن از قید بودی مظهر حق پرستن است چه قطره بودم بحریک گشت شرابم گدازم **فرد** مظهر طبعی که جهان منزل است به گذر تو ز خود در پس این پرده مقام است **تمت**

وصیت نامہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد حمد و صلوة فقیر جا بجا بان محمدی مجددی در حالتی که اقرار می کند که شرع صحیح و معتبرست و صیتی چند
با حجاب که اخذ نظر فقیر از فقیر کرده می کند که در تنجیه جنازه و دفن فقیر و قیاد است فرو گذارند و
بعد از آن دکانی برقرار نمی کنند که در حین حیات هم ازین عادت برگزینا بود و نام خدا به نیکان
خدا تعلیم می نمود و اگر بس مخلصان ما راه بین وصیت جامع کافست که تا دم اخیر در اتباع سنت
بکوشند و مقصود حقیق غیر از حق تعالی را متبوع و واجب الاتباع غیر از رسول الله صلی الله علیه و سلم
نماند و از رسوم و عادات در ویشان متعارف و از اخلاط با دنیا داران و اعتنا به حیات را
باشند و از شغل علوم دینی خود را معذورند و خدا را اللهم فقههم





در مکاتیب قاضی شاهرآلله پانی پتی رحمه علیه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتوب اول به لوی حضرت شاه غلام علی صاحب بیان نسبت
بین الخالق و المخلوق و توحید و جودی و شهودی و مسئله جبر و قدود
مسائل ضروریه شرعیت و طریقت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله الذی لا اله الا هو کل شیء هالک الا وجهه والصلوة
والمسلم علی محمد عبدا ورسوله بعد از حمد و صلوة فقیر فقیر محمد شاهرآلله پانی صاحب مکتوب
مهرابان مکتوب غلام علی بن سید به التماس میکند که فقیر درین ایام تقریری در بلده سونی وار شده بود و کتابی
برای اشتغال بجهاد داشت مشاغل طاعت مستوجب و قات نتوانست شد و نفس را تبخیر کند
خوب بود و اندر پیران عظام در مسائل فنی و معارف تصوف مکاتیب بنه شده اند پس قبول حضرت مولانا
رومی قدس سره مصرعه انچه انسان میکند بوزینه هم چنان خاطر فائز گذشت که بتقلید سنت سنیه
پیران عظام در بیان نسبت بین الخالق و المخلوق و توحید و جودی و شهودی مسئله اقریت و مسئله
جبر و قدود مکتوبی بنویسد چون اقسام مقالات بحجاب حضرت میگویند و تکرار اقسام الله برکاته نوشتن و زیره
بکرمان نشر رساندن سواد ب نامناسب ید از یاران طریقه آن مهرابان انما طلب صحیح دانسته ناچار

بچند فقره نامربوط تصدیق شد اما آنکه از نظر کمی از جناب حضرت ایشان مد الله تعالی ظلاله مگذرد
 نشان آن اعتماد و قبول نیست لهذا تنقیر است که این عریضه را بنحیث قدس مگذرانند و ازین فقرات پنجم
 بصدا تصحیح می شود نقل آن به شش تغییر غایت فرمایند که آنرا مسلم دانند و آنچه تعلیم اصلاح منسوخ نگردد
 آنرا براندازند تا بصحیح از عقیقست یاز یافته قابل اعتماد گردد و لا ينظر الى من قال وانظروا ما قال
 قال علیه الصلوة والسلام كلمة الحكمة خزانة الحكيم حيث وجدناها في حقها والسلام عليكم و
 رحمة الله وعلیه التوکل به الاعتصام مخد وما مقرر عقلاست للممكن ونفسه ليس له من علته ايسر
 پس ممکن آنرا نسبتی با علت را که فی نفسه در ايسر وجود ثابت باشد و وجوب الوجود به و تحقق نباشد
 موجود نبود و تا موجود نباشد هیچ چیز را بروی عمل نتوان کرد و که برای حل جایبی وجود موضوعی حکمت
 در حالات عدم سلب شیء از نفس او صحیح است زیرا که میتوان گفت پس ممکن علت و از ذات
 اقرب است قال الله تعالی فما اقرب اليه من اجل لو يدايستر كلام در آنست که ممکن چنانچه در وجود
 محتاج است بواجب بقا هم محتاج بوجوب هست یا نه بعضی متکلمان در میان ممکن و وجوب نسبت کوثر
 و کلال فمیه گفته اند که در بقا محتاج نیست درین قول بر خلاف جمهور عقلاست تغاير عالم انصاف لازم
 می آید نفس قطعی دال بر عدم لزوم احتیاج است حیث قال عز وجل يا ايها الناس انتم للفقراء الله
 والله هو الغني المجيد لهذا قائلان این قول برای بعضی ازین قباحث تجدد و امثال قائل شده و دام
 احتیاج ثابت شود و در واقع برای اثبات دام احتیاج احتیاج ایتمه تکلفات نیست نسبتی که ممکن را
 با وجوب است نسبت کوزه و کلال را بآن چه مشابهت داده کوزه که عناصر اربعه است مثل کلال
 بلکه بیشتر از کلال مخلوق آتی است جل سلطان و صورت کوزه که عوض است و صنع نیز مخلوق حق اند
 سبحانه مگر آنکه حرکات دست کلال بنا بر جری عادت آتی عز بر ما ندر متجدات آن صورت آمده بنا
 این حرکات که بنا بر عادت الله تعالی از متجدات واقع شده نیز مخلوق حق اند جل علایق سبب هم قدرت
 و ارادت که در کلال مخلوق گشته کلال اکا سبب این حرکات میگویند نه خالق آن پس نسبت میان
 ممکن و وجوب مانند نسبت کوزه و کلال خیال کردن مض غلط فهم و تصور عقل است و لا تزداد ولا تنقص

بلکه میان وجب هستی مست معلوم الایضه بمحال الحقیقه که مثل ندارد پس تشبیه و تمثیل او پخته شود
 و یس که مثله شیئی لانی الذات لانی الصفات لانی النسب لانی الاعتبار لانی شئی من الاشیاء
 چگونگی بود از مرغی نشانه که با عقاب و دهم آشیانه ز عقاب است نامی پیش مردم
 ز مرغ من بود آن نام بهم و حق آنست که ممکن در تقاب هم محال است بعلت عجزه خود که بعث
 عبارتست از وجود در زمان ثانی و چون ممکن وجود را در زمان اول مقتضی نیست در زمان ثانی چگونه
 مقتضی باشد که اقتضای حقیقت با اختلاف از منته مختلف نشود و زمانه بعدیت موهوم اگر مقدار
 حرکت فکری سبب غیر حقیقت امکانی را مقتضی وجود نماید آنست که در حال گذر این مذهب باطل است که فلک
 حادث زمانی است قال الله تعالی ففضیهن سبع سموات فی یومین و کسانیکه فلک را متحرک نمیداند
 بلکه کسانیکه فلک را هم نمیدانند آنها هم زمانه خیال کرده اند اصبح تا شام تفاوت می نمایند غرض که ممکن
 زمان ثانی هم وجود را تقاضا میکند چه اگر تقاضای وجود کند ممکن ممکن نباشد واجب و قلیت
 لازم آید و آنچه میگویند لاشئی ما لم یجد و آنکه میگویند الممكن محفوظ بوجودین سابق مدح
 مراد اینجا وجوب با نبیر است یعنی وجب است با تقضای علت خود نه با تقضای نفس خود که آن لحاظ
 پس ثابت شد که ممکن در وجود و تقاضا محتاج است بصلح تعالی شأنه تا وقتیکه بر ممکن از وجب فاضله وجود باشد
 ممکن موجود بود و مصدر را شمار باشد چون فیضان منقطع شود هیچ اثری از ممکن بر مفعول و زگار نیافتد
 پس حال ممکن مثل حال زمینی است که بقابل آفتاب روشن شده تا وقتیکه مقابله با قیست ستاره باقی است
 و چون غباری یا ابری بر میان آید و مقابله نماند از نور و روشنی هیچ اثری از غایت و چنانست
 جهان چون کالبد که کالبد از وی پذیرد و آید پس با نبی ممکن باطل واجب میگویند چنانچه آفتاب
 که بر روی زمین است ظل آفتاب میگویند نه با نبی که ممکن با اوجوب مالمت و مشابست است چنانچه
 ظل را اصل که اینجا است هیچ مثلثی و شابهی نیست بلکه با نبی که چنانچه ظل را هیچ حقیقی و تاملی نیست وجود
 او همان وجود اصل است چنان ممکن وجودی مثل نیست وجود او همان اصل است پس نمی بینی که با نبیست
 ممکن فی نفسها متحقق ندارد و وجود او یعنی مصدری که بروی از سبب فیاض فائض گشته امر است از

چیزی با وی تقسم نشده و با موجودیه و نشاء از شیخ این جو دهان نسبت است که ممکن اما واجب هم نیست
 انهم است نسبت این است پس و ممکن یعنی با موجودیه نیست مگر ذات واجب تعالی و تقدس یسقی از صفات
سوال وجود ممکن بدیست کسیکه با شیخ عقائد ندارد و او هم از ممکن جو مصدری است نه کرده علم
 بوجودیت او میکند پس اگر ذات واجب تعالی شانه نشاء این است شیخ باشد باید که منکر صانع از شیخ
 وجود کند و حکم بوجودیت ممکن نماید **جواب** این ملازمه منوعست یعنی هرگاه نشاء است شیخ خبر نه شده باشد
 او از شیخ کند و حکم بوجودیت ممکن نماید یعنی که اگر شخصی ماه را در آب یا در آئینه می بیند که نظر ماه آسمان است
 و از آن خبر ندارد و البته حکم میکند بوجود ماه در آب یا در آئینه چنان هر که ممکن می بیند هر چند از غلط با و ت
 جهل از وجود و متصل خبر ندارد و حکم میکند بوجود ممکن غایب یا فی الباب همان ممکن را و در متصل میداند چنانچه بطول
 در آئینه صورت خود را دیده آنرا وجود در وجود متصل نمیده با وی در سخن می آید پس ممکن اجز در خردیم
 تحقیق شوی نیست و وجود این کثرت همی با موجودیه و احد تحقیق است که ازین کثرت در آن حد تحقیق
 خلط نیامده و گردی بدان تفسیر او نرسید و چنانچه زید که در آینه خانه رود و صورتهای متعدد دیدار
 شود همان یک یک است چنانچه بود و هوالات کماکان و اعیان العالمها شملت الحق الوجود
 لا آدم فی الوجود لا الیس و ملک سلیمان و الیقین فاکل عبارة و انت المعنی
 یا من هو للقلوب مقطع و چون نشاء این بهم وجود این کثرت ذات واجب تعالی شانه یا
 از صفات است و نسبت نه فرض فارضان از اعتبار معتبر این بهم در تقسیم است که نفی معتبر ان نفی نشود
 در بنا ما خلقت هذا باطلا سبحان الله فقنا عذاب لنا یعنی ما خلقت باطلا لا یترب علیه الاحکام و الاثنا
 بل خلقت له لیل علی صانع بیلا الی معرفه فانه من عرف نفسه فقد عرف ربه سبحانه عن کل المالمیق بشانک فقنا
 عذاب لنا لا یترب علی عدم العرفان الایمان محمد و ما چون نسبت بین ممکن الواجب چنین تحقیق شد
 که وجود او همان است تعالی تقدس پس صوفیه جوید و غلبات سکر این کثرت همی را عین واجب
 گفتند و عدم ذاتی او را و نظریا و ردند و قایل بهیست شدند و گفتند همسایه و ششیم و همزه
 همه است و در واقع که او طلست همه است و لیکن مرتبه تفریه را عین ثابت میکنند و میگویند

در انجمن مشرق و منافع **بشد همه اوست** ثم **بشد همه او** تا نماند جمع عبارت از مرتبه
 تنزیه است اگر کسی مرتبه تنزیه را نفی کرده وجود را مانند کلی جمعی تصور درین کثرت از نماند باشد و تصوفیه
 شود و یک صحت اوقات هم رسانیده اند بشود و وصفت حقیقی در کثرت همی علم کرد و همه از دست میگویند
 چون حق نظر کرده میشود و نمیتند موجودا دست ظاهر بشود و قوله تعالى **كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ**
 قوله علیه السلام ان احدی القول قول اللبید **الكل شيء باطلا** **العدم باطل** - دلیل است برین عا
 چرا که باک باطل یعنی آنکه کان باک **اوست** کیون باطل گفتن بجای است و تکلف معنی حقیقی قیاس و آن
 که باک باطل فی الحال بل علی الدوام **محد و ماین** نسبت که ممکن با واجب گفته اند باشد نزدیک
 صوفیه وجودیه بشود و است با صفا و حی یعنی با عیان ثابت کلمات حی و حضرت علم با جمال و فیصل ظهور
 یافته اند بشود و گفته اند صفات العین است میگویند لاجرم همه اوست گفتن بر آنرا گران نیامده و حضرت
 محمد الف ثانی رضی الله تعالی عنه را چون جدا بصیرت کامله عطا شده ذات مقدس غنی عن العالمین
 دریافتند و صفات ادر و مرتبه دیدند عین ذات هم گفتند و بشیون اعتبارات تعبیر نمودند و زایه
 بر ذات هم گفتند چنانچه علمای سنت جماعت شکر الله تعالی بدان قائل شده اند و تمبا در آیات
 وحدیت همین است ممکنات ابانچگی از مراتب ذات و صفات نسبت کوره بلا و بطه نیستند
 عالمی دیگر بر ایشان ظاهر شد و سعی بظلال کردند و آن اندام اضافیه اند یعنی نقایض صفات آتیه
 جلالت عظمیها که بنا بر تقابل و حضرت علم ثبوت و تقریر یافته ممکنات ابانچگی نسبت کوره ظاهر
 شد و مطابق ممکنات نزد حضرت محمد و در این اثره ظلال بشود و گفته اند لاجرم انه سبحانه تعالی
 و راء الورد ایشم و راء الورد بزربان شریف ایشان گذشته از محال و بختاشی از نسبت
 و ریان ممکن و جب غیر از نسبت خالقیت مخلوقیت بزربان شان زفته و از قول رسول صلی الله
 علیه و سلم ان الله سبعون الف حجا با من نود و وظلت لک کشف لاهوت سبحان وجه ما انھی الیه
 بصیرت من خلقه استنباط این مذهب میتوان شد **سوال** از تقریر سابق ظاهر گفته که ممکن با واجب
 نسبتی است که آن نسبت سبب است و ممکن را معنی مصدری بجای بیان نسبت ذات و حی

یا صفاتی از صفات و تعالی و جو ممکن معنی مابعد الوجودیه قرار یافته و بعلت آن همان نسبت زبکان شمع
واجب خالق و ممکن المخلوق میگویند و در اصطلاح صوفیه حجب اصل و ممکن اصل می نامند و چون برین
حضرت مجدد الف ثانی در ظلال ممکنات آن نسبت با ذات است نه با صفات بلکه با ذات مطلقه
ظلال مغائر ذات صفات باشند و اعدام داخل مضمومات آنها باشند لاجرم ظلال از ممکنات باشند
و لازم آید که ممکن خالق ممکن باشد این محالست مخالف نص قطعی لا اله الا هو خالق کل شیء
جواب مراد از اعدام که داخل مضمومات ظلال از تقاض صفات محال ندانند موت و حیات و عجز و عی
و جسم کبر که در مرتبه علم و تقریر یافته باشد و دو یعنی حیات و علم و قدرت و سمع و بصر و کلام سبب
تفاضل مضموع شده اند یعنی ضدین بیک ملاحظه ملحوظ شده اند و لظلال سببی شده اند و مشک نیست که
صوریه اعدام موجهی است از دریای علم و امکان حد و ث و آن گنجایش نیست مغایره او با صفت
العلم مغایره اعتبار نیست حقیقی پس آنچه شما گفتید که چون ظلال مغائر ذات صفات باشند و اعدام
داخل مضمومات آنها باشند لاجرم از ممکنات باشند این مقدمه منعست یعنی که صفات مغائر ذات از ممکنات
نیستند و تعد و قدما میستقله محالست تعد ذات صفات مراد از مغایره ذات صفات آنست که
هر یک تفصل جدا آیند و حل یکی بردگیری بالمواطاه صحیح نیست آنکه در خارج هر یک مستقل باشد
هر یک از دیگری جدا نتوانند شاین قسم متغایرین در اصطلاح شری لا عین لا غیر گویند و چون حال
صفات با ذات در یافتنی همین قسم محال است با صفات از دریای علم متحد و مانست مذکور
که مصحح نسبت خالقیت و مخلوقیت است هر چند ممکن است با صفات حق تعالی باطلال گفته شود
و حقیقت آن نسبت با ذات اوست و حد لا شریک له صفات و لظلال حجابی بیش نیستند
حق تعالی بفرمایند الله نوره السموات و الارض مثل نوره که شکوه فیها مصباح المصباح و نوره کجاست
النجاه کانه کواکب در یوقد من شجرة مبارکه زیتونه لا شرقیه ولا غربیه یکاد زیتها
یضی و لو لم تمسه نادر یعلی نوره که الله لنوره من یشاء و یضرب الله الامثال للناس والله
بکل شیء علیم و بیوت اذن الله الایه شجرة مبارکه زیتونه که سبب و شنی مصباح است

ن
گفته است که این را به این دلیل میگویند

کنایه از مرتبه ذات است که شرقی بود و غریب بود و از ان متنی است و یکاد زیتها یفهم و لو لم
 تمسسه ناکد کنایه از مرتبه شیون اعتبار است که در مرتبه ذات مندرج است سبیل کنایه از
 مرتبه صفات است که زاید بر ذات اند و بیشتر مصد ظهور آمار گشته و زجا چون کنایه از مرتبه ظلال است
 شکوه کنایه از عالم امکان است حاصل آنکه نور شجره مبارکه ذات توسط اصنات انیه شیون است
 مصباح صفات انصارت بخشیده و توسط مصباح صفات جابج ظلال و درختان کما یفهم
 کوکب ذکر ساخته و توسط زجا جابج ظلال ظلمت عالم امکان و ظلمت کفر از شکوه قلوب صدر النور
 و ظلمت غفلت و شرک خفی از شکوه قلوب العارفين بر طرف ساخته و علی نور منصفیه ظهور آمده
 قوله یهدی الله لنوره من یشاء عبارت است از هدایت کردن عارف بر مراتب نور و
 معرفت سرایان نور ذات و جمیع مراتب شیون صفات و ظلال و مکملات ایراد است
 و قوله تعالی الله نور السموات و الارض دلیل وضاحت آنکه ذات است که مایه الوجودیه همه
 اشیا است لا غیر محمد و ما در تقریر سابق مذکور شده است که ممکن را انبیت باطله هم برسد
 اصل اولی هم از و ما قسط است زید زید نتوان گفت پس علت ممکن از ذات ممکنات ممکن
 اقرب است معاصی اقرب الیک من حیث الوجود و الا انکشافی ظاهر شد و قاعده که نزد
 عقلا مقربیت که از ذات شیئی بشیئی چیزی دیگر بلکه اقرب مساوی نتوان شد و اصل و ظل این قاعده
 منقو است بلکه اصل بطل از ذات ظل اقرب است پس باید دانست که چنانچه اصل بطل از ذات
 اقرب است همچنین اصل الاصل بطل از ذات ظل و هم از ذات اصل اولی اقرب است همچنین
 اصل الاصل از همه اقرب است پس ذات بحت واجب تعالی شایسته بکبر اقرب است از شیونات
 شیونات بوی اقرب اند از صفات صفات اقرب اند بوی از ظلال و ظلال اقرب اند بوی
 از ذات می و آنچه حضرت محمد و رضی فرموده اند سمانه و تعالی و را الورا ثم و را الورا
 و رایت در مراتب قرب ادا داشته اند نه در مراتب بعد فائده بعد فی الوجدان
 و اقرب فی العجب و الله تعالی اعلم محمد و ما چنانچه ظلال و صفات در میان ذات بحت و عالم

امکان بیش از جمالی محلی معلوم نمیشود و همچنین قدرت را در امت عباد و میان افعال اعتبار
عباد و در میان قدرت کامله و ارادت شامله الهی حل نشاید و بیش از جمالی محلی که منکر
و از جمالی سلبی و قدر با باید فیه پس فرقی میان حرکت ارا و بطش و حرکت ارقا و شکر
بهیست مبنی است بر وجود قدرت بند که حق تعالی در وی آفریده و جابیه است کامله خود
ساخته است بر افتاد آن پس سبب جریه باطل شده و چون قدرت ناقصه بند و مثل جمالی
بمخالفیت سبب قریه باطل شد و نسبت خلق حق تعالی نسبت کسب بر بنده که مستغنی
قوله تعالی خلقکم و ما اعلمون مست ثابت است چون ظهور قدرت کامله درین جمالی محلی
مع الفل ثابت میکند و بیش از فعلی و نشان توهم قدرت است حقیقت قدرت -

سوال انچه از تقریر سابق و پنج شده دانست که در عالم امکان هیچ چیز و در حقیقت ندارد و
دائره نیست پس مع الفل قدرت حقیقی و بیش از فعلی قدرت همی و معنی دارد و
چون هیچ بنده عالم بر توهم حقیقت است اندک از قدرت حقیقی گویند و بیش از فعلی توهم توهم
غیر حقین است و اندک از توهم قدرت گویند -

سوال اینها و تکلیف باطلان که توهم قدرت است نه حقیقت قدرت پس اگر قدرت
سازد تکلیف واقع شده و بهر غیر حقین که آیا سبب الاعموال منبیر باشد تکلیف الایمان جائز باشد چرا
که و بهر را امتنع است هم چون نگاه است در مکنات بطریق اعلی و توهم قدرت بر حج بیت اکرم
و زیارت بیت المعمر که در آسمان منقسم است کیان است و فال فرق بینا -

جواب آنکه اگر تکلیف باطلان جائز است تفصیلا و اقیست که در و چون ایام
که خدا آفریده که بهر جواز و عدم وقوع آن لایزال و ثبات آنکه مراد از توهم قدرت که در
تکلیف است آنست که نظر بر جری عا و تا قدرت توهم بود و وقوع فعل بقدرت اختیار
عبد نظر ظاهر حال تعالی باشد لهذا بر جری عا و حج بیت اکرام منته و بود و فرض شود و زیارت
بیت المعمر فرض نشود اما اگر کسی زیارت کردن بیت المعمر توهم خورد و نزد ابی حنیفه رحمه الله

اشارت است بآنکه تجانی عن دار الغرور واجتناب انفسول مباحات مثل تجارت و مانند آن
از اوصاف حمیده است هر چند از تجانی از بیع و تجارت مانند آن مفهوم نمیشود بلکه بیان است
که تجارت بیع آنها را از ایا حق غافل نکند قوله تعالی لیخیرن بهن الله احسن ماعملن و عده نهایی
بهشت است قوله تعالی ویزیدهم من فضله اشارت است بمال و ثروت حق باد و ستان خود
قوله تعالی والذین کفروا اعمالهم کسراب بقیعة الا لایه بیانست این مآرا که ریاضات
کفار و اعمال شان شمر و نماند و تقدیر کلام آنست الذین کفروا لایهدیهم الله لنور
و بیانست که اعمال شان برد و گونه است قسمی است که بظاهر در آن حسن معلوم میشود مثل
صدقات و سلاطین و کف نفس از ایدار ضلالت و عدالت و ترحم و مانند آن چون لایان شط
قبول اعمالست لهذا حال انقیاس اعمال شان مانند سراسر است که از دو رشته را سپید و از کند که سیرا
کند چون نزدیکی سبب جز حسرت و اندوه و افزاید قسمی ظاهر القبح است مثل بت پرستی
ظلم و مانند آن حال انقیاس اعمال شان مانند حال غلامتست غلامت بجز غفلت موجب که آن دریا را
پوشیده است غفلت موجب دیگر بالای موج اول غفلت را بالا برده غفلت بعضیها فوق بعضی
اشارات چهار در غفلت که در کفار جمع شده اول غفلت غفلت که طبعی نفس اماره و عناصر
عالم خلق است بمصاحبت شان در لطافت عالم امر سراسر کرده این غفلت بمنزله غفلت است
و دوم غفلت کفر سوم غفلت معاصی و قبح اعمال این هر دو غفلت از آنها غفلت اول است
هستند چنانچه انواع از دریا چهارم غفلت موانع خارجی مصاحبان بد که در آخرت دور
آرزو کنند و گویند یا کستنی لم اتخذ فلانا خلیلاً یا کست بینی و بینک بعد للفقین
فبئس القومین این بمثابة برست که بالای آن سایه کرده و اسد علم -

مکتوب دوم نیز حضرت شاه غلام علی صاحب تحقیق مقامات مجده و سیم اسم الرحمن الرحیم
احمد مدد العالمین و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابهمین مولوی صاحب شفق مهر بن
سلامت قدس سامی چند روز پیش ازین در تحقیق مقامات مجده و بدیهه رسیده بود و چون
فقیه

بخارجی است درین ایام کم فرصت بود از نجات بجواب این سپه داخه بودم معاف دارند
 اکنون تواتر دورقه دیگر رسیدند ما چار پنجه معلومات فقیر بود بحسب عقل و دانش خود ترقیم
 نمودم اگر خطای فتنه باشد اصلاح فرمایند ما کان منزه صوابان امر و من شاکخی و ما کان منظر نظام
 فنی و السؤل من ابد العفو والغفران محققان طریقت چنان گفته اند که انسان مرکب است از
 ذره لطیف پنج از عالم خلق است عناصر ربیع و نفس حیوانی که جسمی است لطیف ساری در جسم
 که در بعضی عضو سرایت دارد و ناشی است از عناصر ربیع از جهت لطافت خود و در آن است
 پنج لطیفه عالم مر اچنانچه آفتاب بر فلک است بسبب تقابل و صفای آئینه زجاجی آفتاب
 آئینه منعکس شود و نور و حرارت و لون آفتاب در آئینه پدید آید و علانکه آفتاب اوج خود
 مربوط نکرد همچنین لطافت عالم آرم قلب روح و حسه خفی و نهی که مقرر بنا فوق العرش است
 که میوه قلل الفرح من امر و ما و تیت من العلم الا قلیلا در شان آنهاست بر آئینه
 نفس منعکس شده و آثار آنها توسط نفس در بدن انسانی پدید آمده و آنچه در احادیث از
 شده که ملائکه الموت روح انسانی را از بدن نزع میکنند و طله های از بهشت می پوشانند یا روح از
 دوزخ می پوشانند اینها از احوال نفس است که مرکب روح صلوی است پوشانیدن لباس روح
 جسم تصوف نیست پیر باید داشت که تا لطافت عشره انسانی مزکی و مصفا شود و لایق تکلیفات
 رحمانی گفتم و اند شد پس در طریقت دیگر در ابتدا به ترکیه لطافت عالم خلق می پردازند بر ریاضات
 و عبادات و جذب شیخ کامل که فی نفسه لطافت بهم میرسد و لطافت عالم امر بنور مکرر و طهارت
 پس تصفیه آنها در خواب سعاده بیرون خود در آفاق صوفی می بیند که کوب می بیند یا قمر ظاهر
 یا تمام و شمس مانند آن و آنرا سیر فانی میگویند بعد از آن سیر نفس میکنند و به ترکیه عالم آخر می
 و در طریقه نشیند که اقرب طریقت است اول ترکیه عالم امری پردازند و انوار شان در قلب
 و روح و حسه خود در خود می بیند و آنرا سیر نفسی میگویند و مغرور و وطن سینه گویند که سیر
 سیر نیم یا تسانی که آفاق و فی انفسهم نزد صوفیه کنایه از این و سیر است قدما نشینند

سیر فانی و سیر نفسی که در این
 سیر فانی و سیر نفسی که در این

بعد ترکیه لطائف امر به تصفیه نفس و عناصر می پرداختند و بعد در باب جم غفله انوار و صفات
گفته اند که در خارج ذات حق تعالی موجود است و سواي او تعالی هیچ چیز موجود نیست
و بقول حضرت محمد در صفات ثانیة حقیقه نیز موجود در خارج اند و دیگر صفات موجود اند
یعنی آنکه فشار است از خارج شان خارج موجود است و صفات از اید بر ذات
نیکنند و در خارج سواي ذات هیچ چیز را اثبات وجود نمیکنند و گفته اند که حق تعالی چون
ذات صفات خود را اجمالاً دانسته مرتبه اجمال علمی او حدت میگرداند و چون تفصیل دانسته
تفصیل علمی او حدت میگرداند و عکس مرتبه تفصیل که هم در مرتبه علم متحقق اند تعیین و حدی
تعیین ثانی و تعیین جمعی گویند و این استراتژی همة حضرت خسته گویند و چون عکس
مطلق العین فی ظل گویند که آن صفات از صفات از اید بر ذات دانسته عین ذات اند
لذا قائل به اوست می شوند و چون در خارج سواي ذات موجود اند میگویند که احوال
ما شملت الحقة الوجود اما حضرت محمد در مسائل نشان که بصیرت قوی دارند میگویند که
صفات عین ذات نیستند بلکه زائد بر ذات آری ذات محتاج صفات نیست اگر صفات
صفات عین بود باز ذات هم کار صفات سر انجام می شد پس ذات من حیث ذاته کار نمیکنند
از ایشان انهم میگویند و گفته اند شان الحیوة والقدرة والسمع والبصر والارادة والکلسم و
التکوین صفات گویند صفات اند و عکس که زائد بر صفات اعتبارات سمع و بصر و غیره
که در ذات اند از حیثیونات میگویند و صفات اند و عکس و فرع شان عکس و صفات
وجودیه همان شیونات اعتبارات اکبرین ذات اند صفات میگویند و صفات اند و ثابت
نیکنند اعتبارات شیونات با هم مراد اند متغایر نیستند و حضرت محمد با وجود تفا
صفات از ذات ممکنات که مصلحت بر شرف قیام اند عکس صفات میگویند و تماشایی میکنند
از آنکه کانس خفیس احالی صفات مقدسات میگویند مگر جماعه معصومین یعنی انبیاء و ملائکه امرایان
صفات علیات میدادند و لهذا عصمت خاصیت آنهاست دیگران این در و لست شرف نیستند

صفات و حدت

صفات و حدت

صفات و حدت

صفات و حدت

بما آتاهم من عندنا

بما آتاهم من عندنا صفات اند که عبارت اند از اخلاص صفات که در مرتبه علم موجود اند
و حجت تعالی بر ضدیت با او از صفات منور شده اند آن خلل مریات ساد می تعینات
مکانات اند و حجت حق نیز حضرت محمد و سواي ذات و صفات ثمانية هیچ چیز موجود نیست
لیکن در خارج که ظلال خارج حقیقی است حق تعالی ملکوس خلل را بوجود نمی آورد و ساخته و
نشارا که کام و آقا قدرت که که در وجود او که در وجود او در صورت همه اوست گفتن محض خطاست همه
از دست باید گفت که چون عالم ملکوس خلل اند و خلل ملکوس صفات اند و صفات ملکوس
شبهات و شبهات است در ذات حق تعالی از ذات ممکن بکن نیست و نیست و هم
از صفات که حضرت محمد و غیره و ده اند که هر چند احادیث انصارین از شفا ثنائی اقرب می تواند شد
و عقل اقرب است بین انصارین نه می تواند اند که لیکن نظر کشفی ظاهر میشود و که اصل نسبت لظیل
از ذات لظیل نیست و سبب است اصل اصل نسبت لظیل از نفس لظیل اصل اقرب است
و که اصل اصل اقرب است نسبت لظیل از اصل او و اصل اصل او اگر خدایی که معنی
مستقل سازی بتواند ساخت باین تقریر که برای حل بحالی وجود موضوع شرط است سپس
در وقت عدم موضوع حل الی هم صحیح نیست و سبب است و وقت انعدام زید زید
زید صادق نیست زید سپس نه صادق است پس اصل باید که زید را از علت زدایی
بهره که شمره و داده باشد بعد از زید گفتن صادق آید پس نسبت ممکن علیتها و مقدم
بر حل ذاتی بر وی سپس علت اقرب آید از ذات او اینهمه تقریرات برای اطمینان
مشکاک است اگر نه که یعنی اقرب الیه من جبل الودید برای ایمان با اقرب است
ای برادر با وجود اقرب است واجب نسبت ممکن از ذات او ممکن بود واجب بعد گفته و حجاب میا
واجب ممکن غفلت است از وجوب و تعلق علم ممکن بغير واجب غایب علم حصولیت که بغير تعلق
دارد یا علم حضوری که ذات او تعلق دارد و به شایه که قول رسول الله صلی الله علیه و آله
علیه و سلم صحابه النور که کنا به باشد از علم که علم را بر تو می بینند و قوله صلی الله علیه و آله

ان الله تعالى سبعون الف حجابا من نور وظلمة كناية باشد از هر دو نوع حجاب که
 حجاب غفلت ظلمانی است و حجاب علم نورانی و شاید عبارت اثر دایره ظلال باشد
 که ظلال اسم الهادی نورانی و ظلال اسم المضل ظلمانی باشد حق تعالی را بنیاد فرستاد
 و اولیای را نائبان گماشت تا حجب از میان بردارند و آتش محبت در دلهای سالکان
 افروزند بهیت عشق آن شعله است کان چون برفروخت هر چه جز معشوق بود گشت بسخت
 قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن مع من أحب و چون محبت بخون است و دهنده را
 باخذ اقرب بهم رسد و این قرب که دست و دهرات غیر فناپذیری دارد که بزال عجب است مقرب
 الی بالغوا فلی از آن جناب میدید پس هرگاه بنده را قرب بخون بهم رسد در ظلال او را در
 عالم مثال بصورت اثر ظاهر شود و خود را در عالم مثال بیند که نفوذ سیر میکند تا به
 دایره ظلال رسیده خود را و این اثره پسترون بلون ظلال پستری میخورد
 در آن باقی بجا آر آن بسید و همچنین بنده خود را که سیر میکند و حصول آن تا انتها دایره ظلال
 بقدر رسیده خود و ماکتبه و اگر ندان اثره فی نفسه بلکه هیچ دایره نهایت ندارد و شعور
 جانش غایتی دارد نه تعدی را سخن پایان بهر دشنه مستقیم و دریا همچنان باقی بماند
 قلب روح و سرخشی و خفی و در ظلال اسما و صفات الهی در همین جاد دست مید و گزینی را
 بالاتر به سانی است پستری دایره ظلال که مبادی تعینات ممکن است غیر انبیا و ملائکه سیر
 اصول آن که اسما و صفات اند واقع میشود که آن مبادی تعینات اینهاست علیهم السلام و اصول
 بدان بالا صا که مختص بانبیاست علیهم السلام و دیگر از حاصل نمیشود مگر بوارث عظیم تعینات
 این اسما و صفات که سبب تعینات انبیا اند بطور مجرب و بطور و بطون آنست که اسما و صفات او در مقابل
 کی قائم بود و آن بحقیقت از ابطال گویند پس در اعتبار صدق آثار حقیقت بیت مکتب و آن بحقیقت از آنرا
 که میگویند پس اسما و صفات بطور سبب تعینات انبیا اند و وصول بدان مقام لایت کبری و ولایت انبیا
 نام دارد و دفای نفس من مظهر مشرب و چنانچه وصول بحر بطلال ولایت محضی و ولایت ولایا

فروع
 ولایت کبری

نام دارد و اسما و صفات با عنایت باریطون مبادی تعینات ملاکمانده وصول مبادی
 علیا و ولایت ملا اعلی نام دارد و بعد طی این هر دو مقام وصول نبات بخت برست و بعد
 بدان مقام بالا صلا تعلق دارد و بنسب نبوت انبیاء کرام سبب حصول آن مقام فضل اند
 از ملاکمانده ولایت ملا فوج بابت نبی است که کل این انسان جمیع سبب کمال متابعت انبیاء بدان درجه
 واصل میشوند ثلث من الاولین و قلیل من الاخرین کنایه از این مقام است و از باب کمال است
 ولایت اصحاب الیمین اند ثلث من الاولین و ثلث من الاخرین و از باب کمال است نبوت تقریر
 ثلث من الاولین یعنی من الانبیاء و قلیل من الاخرین یعنی من ائمه محمد مصطفی صلی الله علیه
 و آله و سلم و هم الصحابة و کثیر من التابعین جماعه من اتباع التابعین جماعه فی آخر الدهور بعد تجدید
 الدین بعد الفساده من الحجرة و کمال است نبوت تجلی ذاتی و الیمی است بی پرده اسما و صفات
 و کمال است سالت کمال اولو الغرم موجب ستار در یای کمال است نبوت این برتره و اثر
 با هم مثل ابره و استرست و مثل مرکز و محیط نوعی با هم تفاوت در مرتبه دارند که بر اولی الالباب
 ظاهر میشود و بعد کمال است ثلثه انچه از کلمات قدسی آیات حضرت مجدد درم و حضرت ایشان
 حو و الهی و ازر ساله و ابوالنجد حضرت دلیل ابد الصمد عبدالعزیز ظاهر میشود و هم در
 مقام سلوک از جانب حضرت ایشان شهید شد استناد و نو و ده شد و راه پیش می کشید
 در تقدیم و تاخیر تیک آن هر دو راه بیان مناسب لحاظ انقیاد میفرمایند یکی راه حقیقت
 کبر ربانی که از اسرار ذات خلقت کبریا و بنو صرف چون تعبیر میفرمایند و بالاتر از آن حقیقت
 قرآنیست که آنرا مبدء و سمت چوئی تعبیر نموده اند و بالاتر از آن مقام مسبودیت حضرت
 گفته اند و گفته اند که آنجا سیر انجاش نیست آنجا نقطه سیر نظری است اگر میسر شود منضم
 بلا بودی اگر انیم نبودی و دیر قدم گاه تا حقیقت صلوة است که قتهای مقام مابدیت است
 میفرمایند وقف یا محمد فان الله یصلی اشاره بدانست که فوق حقیقت صلوة و لا محاله است
 آن صلوة است که از مراتب خوب بکامی مرتبه تفریه صرف صادر میشود و راه دوم بعد کمال است

دایره محبت است که تحت محیط آن ائمه است آن مبداء تعین ابراهیم است علیه السلام آنرا
 ولایت ابراهیمی گویند مرکز آن محبت است چون بدان مرکز رسید میشود آن مرکز دایره
 ظاهری شود که محیط آن صرف محبت است که مبداء تعین موسی کلیم شد است علیه السلام آنرا
 ولایت موسوی گویند و مرکز آن محبوسیت است چون بدان مرکز رسید میشود آن مرکز هم
 دایره ظاهر میشود که محیط آن محبوسیت ممتزجه است که آنرا حقیقت محمدی و ولایت محمدی گویند
 و آن مبداء تعین جدی سرور انبیاست صلی الله علیه و سلم باعتبار نام پاک محمد
 و مرکز آن محبوسیت صرف است که آنرا حقیقت ولایت احمدی گویند و مبداء تعین وحی آن
 سرور است باعتبار نام پاک او احمد صلی الله علیه و سلم و چون دایره محبت چون باجمال بے
 ملاحظه خلعت محبت محبوسیت صوفی متوجه میشود سیر در تعین جوی کرده باشد و سیر در تعین
 وجودی بهم درین اثنا واقع میشود بالاتر ازین مقامات مبادی حقائق تعینات انبیاء مقام
 لائقین است که آنجا سیر قدمی را گنجایش نیست اگر سیر شود و سیر نظری میشود و آن را زین
 سرور بنمیرانست صلی الله علیه و سلم لی مع الله وقت کلا یسعنه فیہ ملک مقرب کلامی مرکز
 ارشاد است همین مقام گفته اند بعضی صاحب ولتان اولش خواران سرور و در را لطیف او علیه السلام
 ازین خوان نعمت اولش عطا گشته است اگر بادشاه بر در پیرزن بیاید توای خواجیه بلک
 عظمت سرور انبیا ازینجا ظاهر میشود که اولش خواران او باین ولت شرف میشوند حقیقت صوم
 در پیلوی حقیقت قرآن در دایره سیف قاطع در پیلوی ولایت کبری منسوخ و اندک ظاهر است
 محسوسیت از اسما و صفات اقبیل ولایت کبری چون نفس را فدا اتم اتحاد دست میدهند
 نام او سیف قاطع شد و اسماء علم و بیجا و شبهه خاطر می خلد که صل آن را کتاب حضرت است
 نیامده باشد و اول آنکه حضرت محمد و رن را در ابتدای حقیقت محمدی صفه العلم ظاهر شده چنانچه
 در مکتوبات طریقه و غیر آن بیان نموده اند بیشتر شان العلم ظاهر شده بیشتر حقیقت جامع
 ظاهر شده و تطبیق درین کشفات چنان فرموده اند که گاه باشد که طلش بصوت صل

این کتاب از اشیای دایره
 محبت است
 و در این کتاب
 از اشیای دایره
 محبت است
 و در این کتاب
 از اشیای دایره
 محبت است

حقیقت محمدی

ظاهر میشود پسترون بهل میرسد نگاه و واضح میشود که آنچه پیش ازین ظاهر شده بود نقل بود
اصل نیست لهذا صفت العلم را در ابتدا حقیقت محمدی گفته بودم چون بشان العلم که مریضه علم
است سیدم دریافت شد که حقیقت محمدی نیست پسترون بشان جامع رسیدم که بشان
العلم جزویت از اجزای او دریافت شد که حقیقت الخالق و تعین اول حقیقت محمدی
همین است در آخر مکشوفات ظاهر شده که تعین اول تعین وجودیت پسترون ظاهر شده که تعین
اول تعین جی است و شاهد این مقال مندرج شده اند حدیث قدسی گنت که انما خفیف
فاحسبیت وان اعرف فخلقت الخلق ازین حدیث مستفاد میشود که اول حسب سر برود
که باعث ظهور جمیع اشیا گشته و ولایت براسمی موسوی و محمدی و احمدی در دایره حسب
صدر بیان مندرج شده اند پس ازینجا لازم می آید که شان العلم جامع تعین جی باشد که سابق
بصوت اصل خود را و انموده بود و این را بنا شد که صفة العلم از صفات حقیقیه است شان العلم
عین ذات است بقا را اعتبار می صفة احسان صفت اصافیة محالست که اصل شان العلم ای صفة
باشد و تشبیه و تمثیل است که کلمات نبوت عبارتست از تجلی ذات بحت بی پرده اسما و صفات
بعد قطع مراحل سیر در ولایت کبری علیا که سیر و صفات اصول آن اصول اصول آن در
شیون اعتبارات من حیث الظهور و البطون پس بعد قطع مراحل صفات استسما و تجلی ذات
بحت بی پرده اسما و صفات ترقی از ان مقام چه معنی دارد پس در العباد آن قرب حقیقت
که عبارت از سرادقات عظمت کبریا است این باضافت بیا نیست یعنی عظمت و کبریا
که سرادقات است اند سوال عظمت کبریا از صفات اند که مصدر العلم العظیم و اسم الکبیر
اطلاق سرادقات بران از چه است جواب در حدیث قدسی آمده الکبریا در
والعظمه ازادی فمن نازعنی فیها احطه فی نادى از رور و داجا پسترون
همچنین صفت عظمت کبریا را که مانع اند از ظهور و درک ابصار حیث قال لا تدلک الا بصا
لندا اطلاق سرادقات صحیح گشته آدم برصل سخن که حقیقت کعبه صفت عظمت کبریا است

و حقیقت قرآن صلوة و معیت همچون است که مصداق اسم الواسع است آن نیز صفت است
و حقیقت موصوم عبارت از صفات سلویه است که صمد لا یأکل و لا یشرب و لا یولد و لا یولد
و لو لم یکن له کفوا احد و محبت محبوبیت هم از صفات اند بلکه از صفات اضافیه تفوق آن
از مرتبه کمالات نبوت که تعلیقات بحت است چه معنی دارد مگر صوفی در خیالات رجوع قهقری
نیکند این شبهه ثانی بجناب ایشان عرض کرده بودم ارشاد فرمودند که فی الواقع حقیقت
محمدی و حقیقت احمدی از دایره صفات انداز ولایت کبری لیکن شاید که حصول بعضی تعالی
موقوف بود و بتفصیل کمالات نبوت لهذا حصول این ولایت بعد حصول کمالات باشد لیکن
در حال این سرودش بنامه فقه گفته و آنرا بخدمت حضرت ایشان شنیدیم عرض کرده بودم
و جناب حضرت صاحب ایشان آنرا شنیده تسلیم فرمودند و گفتند که شاید همچو باشد و آنرا نیست
که ذات حق سبحانه تعالی در خارج موجود است صفات ثانیها و تعالی نیز در خارج موجود اند
و دیگر صفات ثبوتیه و سلویه اضافیه هم در خارج موجود اند بدین طور که نشاء انتزاع آنها در خارج
موجود است چنانچه گفته شود که در موطنی که زید موجود است در آن موطن ابوت زید مرم و را
هم موجود است بنحیی که نشاء انتزاع آن در آن موطن موجود است همی عقلی محض نیست اگر
فرض کرده شود که تعقل و عاقل در جهان نباشد زید را با عمر و نبی است که اگر عاقل موجود شود
حکم کنند با ابوت زید مرم و را حاصل آنکه ذات صفات حق سبحانه و تعالی در خارج موجود اند
و سوای شان هیچ چیز در آن موطن موجود نیست پسر علم حق سبحانه بذات او صفات او احوال
و تفصیلاً متعلق شده پس در مرتبه علم هفتم ذات حق تعالی موجود است هم صفات حقیقیه و صفات
دیگر ثبوتیه و سلویه اضافیه و تعاض صفات هم در مرتبه علم موجود اند و از آن دایره ظلال ناشی
گشته و از دایره ظلال دایره امکان در مرتبه علم پدید آمده و در خارج ظلی موجود ظلی نموده اند
و ازین کثرت در وحدت تحقیق که در خارج است ظلال آه یافته ازین تقریر ظاهر است که ممکن است
سوای مرتبه علم وجود ظلی و همی در خارج حقیق گنجایش نیست ذات صفات الهی و دلیست

از مرتبه لائین گویند تا آنجا که پیل جلا نکند که معینه منج محبت است و محبت منج معرفت
 و واجب بر ترست از آنکه علم مخلوق بوی تعلق گیر و سبحان من لایعلم ما هو الا هو گستر
 پیغمبران صلی الله علیه و سلم بعضی اولش خواران بود و راسیه نظری در آن مقام است و استخوان عجل
 بلا فخر که اعنی اعلی شواهد الاسکان ثم دنی ابجاء و الفرة فذلک کان قلوب توسلین
 او ادنی انکارم که هنگام سیر نظری صفات حقیقه قلوب توسلین هنگام سیر نظری ذات مقام او ادنی
 است چرا که در مقام نظریات منظور توسل جوی است لا غیر و در مقام نظر بصفات بوی از اسکان
 باقیست که احتیاج الصفات الی الذات من غیر عکس باین تقریر هر دو شبهه محل میشود که رجوع
 صوفی قهقری لازم نمی آید و فرغیت شان العلم و شان الجامع از تعین جوی نیز درست می آید که ایشان
 علم و شان جامع در مرتبه علم تحقیق است و تحقیق آن در مرتبه علم منسج عجب است که در خارج موجود
 گشت کنز احضیا فاجبت ان المعرف بران باشد است الله اعلم صل قلب در دایره فلال است ال
 آن نخل که مربی قلب است در مقام صفات مربی آدم است چون فنا قلب در اصل اوصوفی را
 حاصل شود آن صوفی صاحب لایت آدم علیه السلام باشد و چون روح هم در اصل خود فانی شود
 و اصل روح شقیق ابراهیم و نوح علیهما السلام است از زمان صوفی را صاحب ولایت گویند و ولایت
 آدمی و ولایت نوحی و ابراهیمی و چون سر هم در اصل خود فانی شود که شقیق موسی است علیه السلام
 صاحب لایت موسوی هم باشد و چون خفی هم در اصل خود فانی شود که شقیق عیسی است علیه السلام
 صاحب لایت چهار گانه شود و ولایت عیسی هم او را باشد و چون اخفی هم در اصل خود فانی شود
 آن صوفی صاحب لایت چنگانه باشد اخفی زیر قدم آن حضرت است و اصل اخفی شقیق اوست علیه السلام
 و السلام منست تیر مقامات ملوک نیست بلکه ضمیمت عبادت است از آن که یک لی و ضمن دیگریش با
 پس هر کجا لیکه متضمن بر وزن ناسل اهرم سه بی اختیار ضمن بر وزن مفعول ران شریک باشد چنانچه
 مای کلان بای خورد و ران کم گیر و هر جا که مای کلان سیر کند مای خورد هم بی اختیار در آن سیر
 شریک باشد پس ضمیمت یک لی اگر ولی دیگر را دست د از ضمیمت صغری گویند و هر گز ضمیمت

با رسول اکرم دست بردار ضمنیت کبری گویند ابو بکر رضی الله عنه ضمنیت کبری بود و لهذا
 رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود ما صبت الله فی صدک الا حصیة فی صدای ابی بکر و رسول
 فرمود که من ابو بکر و سواریم در سابق است پس من سبقت کرده حضرت شیخ محمد عابدی ضمنیت کبری
 داشتند و حضرت شیخ فرزا صاحب رضی الله عنه ما را ضمنیت خود بنابر اوده بود و ضمنیت
 کبری لیکن چون آن حضرت ضمنیت کبری داشتند و ایشان شهید و ضمن ایشان بود و ضمنیت کبری
 توسط لازم می آید و ایشان شهید این عاصی را ضمنیت خود بنابر اوده بودند و الله اعلم بحقیقه
 و المسؤل منه حسن العاقبة -

مکتوب سوم نیز بنابه غلام علی صاحب حل اشکال اوده بعض مقام طریق و بیان سلوک جده
 بسم الله الرحمن الرحیم محمد صمد العالمین الصلوة والسلام علی سوله محمد و آله و اصحابه اجمعین
 حضرت محمد و الف ثانی در مکتوبات طریقه میفرمایند نصف سافل این اثره یعنی لایت کبری تشتمل
 اسما و صفات اند هفت نصف عالمی آن شش کبر شیون اعتبارات اتمه بعد از ان اگر بعض فضل
 الی از مقام صفات و شیونات ترقی واقع شود و سیر در دایره اصول آنها خواهد بود و از گذشت این
 دایره اصول آن اصولست بعد از طو آن اثره قوسی ظاهر خواهد شد و از ان اثره غیر از قوسی ظاهر
 نشد این اصول سگانه اسما و صفات که مذکور شد اعتبارات اند و حضرت ذات که مبادی صفات
 و شیونات گشته اینهمه تفصیل بسم الظاهر بود که یک بازوی طیر است اسم الباطن هنوز در پیش است
 سیر در بسم الظاهر سیر در صفات است بی آنکه در ضمن آن ذات ملحوظ گردد و سیر در بسم الباطن نیز چنین
 و اما سمار و صفات است اما در ضمن آنها ذات ملحوظ است و صفه العلم ذات اصلا ملحوظ نیست و در اسم العلم
 ملحوظ ذات است و سیر بر ده صفات زیرا که علیم ذات است که مر او را علم است فالسیر فی العلم سیر
 فی الاسم الظاهر و السیر فی العلم سیر فی الاسم الباطن و قس علی هذا سائر الصفات
 و این اسما و صفات که با بسم الباطن تعلق دارند این لایت علیا است لایت ملا اعلی و فیکه در سائر
 علم و علیم میان اسم الظاهر و اسم الباطن بنوده اند اندک خیال کنی حکم قطره دار نسبت

بریای محیط و گفت نزد یک است و حصول ورود را تا این سیر قه نموده اند که گویا برای فهم
 و از بسیاری رفتن مانده شده ام بعد طی مسافت بسیار فای شهری ظاهر شد و بعد دخول شهر
 ظاهر شد که این شهر از تعیین اول است که جامع جمیع مراتب اما وصفات شیون اعتبار است و نیز
 جامع است حصول این مراتب و اصول اینها را و منتهای اعتبارات آتیه است این مقام ملاحظه
 نموده آمد که آیا این تعیین اول حقیقت محمدی است یا نه معلوم شد که حقیقت محمدی همانست که بالا
 ذکر یافته و آن ظل این تعیین اول است سیر یکم فوق آن شهر واقع شود شروع از کمالات نبوت
 خواهم بود این عبارت از کتاب طریقه و بیست و ششم از مبداء اول انتساب است این کلام عزیز الکلام
 مستفاد میشود که کمالات نبوت عبارت از تکلیفات بحسب سبب است که اگر صفتی از صفات آمده اند
 باعتبار وجود یا انفسها نصف سافل در اولی از ولایت کبری است اگر از صفات غیر از اولی
 که اعتبار خارج از ذات ندارند و آن صفات ایشان اعتبارات گویند و نصف عالی در اولی
 از ولایت کبری است صفات امانی و صفات فعلی و صفات حقیقی تا نیکه جماعت و علم و قدرت
 و اراده و تسبیح و تعظیم و کلام و تکوین اند اینهمه اצל صفات آمده است اصول اینهمه در دایره ماضی
 و اصول اصول آن در دایره ثالث اصول اینهمه در قوس اند و آنهمه صفات باعتبار وجود یا انفسها
 المقدسه در دایره ولایت علیاست بلکه ذات که در پس بر و صفاتی از صفات است هم در ولایت
 علیاست چنانچه شرح آن در تفرقه العلم و العلیم بالا گذشت پس باقی نماند برای تفویض این مقام
 مگر در مرتبه ذات بحسب پس در کمالات نبوت تکلیفات بحسب است لا غیر پس چون فوق کمالات نبوت
 و رسالت اولی العزم حقیقت کعبه که عبارت از سرادقات عظمت کبریاست حقیقت تکران
 و حقیقت صلوة که وسعت ذات چو نیست و عبودیت صرفه و خلقت و محبت و محبوبیت و تعین وجود
 گفته اند و اینهمه اצל صفات اند بلکه از صفات آمده و بلکه از صفات امانی غیر حقیقیه که با بیان تر از صفات
 حقیقیه اند چرا که صفات حقیقیه یاده از پشت صفت مذکور کسی گفته بلکه صفت تکوین که صفت ششم
 است نه اشعری از صفات نیست صفات حقیقیه نزد او نیست پس البته رجوع تقریری لازم

می آید و حال اشکال منحصر در همین است که صفات که بعد از کمالات نبوت اصول این مسیر میشود و غیر آن
 صفات اند که در ولایت کبری و علیا گذشته لیکن استغراق و شمول صفات که در انزه اولی از
 ولایت کبری و علیا مذکور شده و متفرق اصول آن در اصول اصول اصول آن
 ازین با احتمال بابا میکنند و آنچه آن مهربان از طرف خود در حال آن نوشته اند که محبت و محبت و قسم
 یکی اضافی و موداتی و همچنین محبت و تعالی یکی بذات و تعلق دارد و دوم بنیاد و همچنین محبوبیت این تقریر
 هیچ فایده نمیکند چرا که همه اقسام صفات ازل انزه اولی از ولایت کبری اند و اصول آن ناسه مرتبه
 دیگر در سه داره دیگر از ولایت کبری اند و پس از این مجموع شی و نیز آنچه تقریر حضرت فیه الدین فی تقسیم
 صفات نوشته اند آنهم حال اشکال نمیکند این تقسیم صحیح است که صفات دو قسم است یکی ذاتی و اقبالی
 از ذات دارند و دوم بغایب یا ذاتی ندارند لیکن قسم اول اسه مرتبه گفته اند یکی مرتبه وجود بالانفصا
 دوم مرتبه وجود بالذات المقدسه سوم مرتبه اندراج آنها در ذات این تقسیم صحیح نیست چرا که صفات
 زائده را اندراج در ذات چه معنی دارد که منافی بر ذاتی است پس صفات انزه ماد و مرتبه است وجود
 بالانفصا و وجود بالذات المقدسه و اندراج در ذات خاصه قسم ثانی است که زائده بر ذات نیست و انصاف
 اقسام صفات خواه زائده اند بر ذات یا زائده نیستند بر ذات بلکه صفات اند و سعی بشیونات اند
 در داره اولی است از ولایت کبری من حیث وجود بالانفصا و در داره علیاست من حیث وجود
 بالذات المقدسه پس آنچه تقریر حضرت مجدد و ضعی الصد عنه که بالا مذکور شد هیچ معنی خارج از ولایت
 باقی نماند مشفق من و ضعیف من این خطا آنهم بان تقیر همین تقریر کثیر الحمد الیه
 مطالعه کرد و از آن معلوم شد که سابق همین اعتراض اصحاب حضرت ایشان عوده الوافی در جواب
 ایشان معروض داشته اند و دو مکتوب آنجا در جواب بدین مصادره شده یکی آنکه نوشته بودند که چون
 معالیه کمالات نبوت بذات بخت تعلق داشته باشد ترقی حقیقت کعبه حقیقت قرآنی بر آن
 چه صورت دارد و مخدوما از کجا معلوم میشود که کمالات نبوت بذات بخت تعلق دارد و آنچه تقریر
 که نقل کرده اند تقریر هرگز نگفته است در کلام حضرت ایشان هم قدس الله سره الا قدس معلوم است

از کمالات نبوت بعد از حصول لایت سگانه است پس عبور از اسما و صفات و شیون و اعتبارات
 و تنزیهات تقدیسات است بعد از ترقی از رسم الظاهر و اسم الباطن است که در مکتوب بیان طریق
 تفصیل مکتوب میگردد ذات بخت بودن آن سخن نیست چگونه این معالجه نباتات متعلق باشد
 و حال آنکه حضرت ایشان در همان مکتوب حقیقت کعبه که عبارت از سرادقات عظمت است فوق
 کمالات نبوت نوشته اند و ایضا در همان مکتوب مرتبه ذاتیه را فوق این کمالات ثابت کرده اند
 آنجا که تبارش منسوب شده اند که ذات الله را این وجود و عدم است گیر مکتوب آنجباب باین عبارت
 صادر شد **سوال** مرتبه کمالات نبوت فوق مرتبه اسما و صفات و شیون اعتبارات است پس ترقی
 کعبه و اشغال آن که اعتبار سجودیت جز آن در آن ملحوظ است بر کمالات نبوت بچیزی است چو آن
 این نوشتن تفصیل نخواهد یافتند بدانند که مرتبه کمالات نبوت فوق آن اسما و صفات و شیون اعتبارات
 که در ولایت کبری علیا ثابت اند **مشفق** من از این مکتوب جناب عروه الوثقی رضی الله عنه
 و عن اسلافه و اخلافه نیز محل شکل نشود و چرا که بعد از قراض جمیع اسما و صفات بعد از تمام شیون اعتبارات
 و آنیه که همان تست بلا حلقه مبدای صفات بعد از ترقی از تنزیهات تقدیسات نیست مگر مرتبه ذات
 و آن کمالات نبوت است پس نفی کردن ذات بخت از آن مرتبه علیه همین محل اشکالست مغایرت
 اعتبار سجودیت محبت و محبوبیت و وسعت بچیز مانند آن اعتبارات شیونات که سابق در ولایت
 کبری علیا پیش از کمالات نبوت گذشته چگونه صورت بند و بهر حال جوابی که از نیمه اشکالات تقدسی باشد
 فقیر بدان ملهم شده خواه از امام فیهی باشد یا نبیه قوت فکری آن همانست که بخدمت مای معروض
 داشته بودم اگر آن حق و صوابست من الله بجاه بفضله و احسانه و اگر خطاست من نفسی الظلمه المذنبه
 الخاطیة اعتقاد کردن صاحبان بر آن اجب نیست فقیر مدعی کمال نیست مجاوله و مکاره منظومیت عیاشا
 و کلا و آنچه شاهزادگان از کلام حضرت مجدد علیه بودند اگر شاگرد این در کلام آنحضرت علی منزل میبودن
 این جناب نسبت بخود نمیکردم حکایت از کلام آنحضرت رضی الله عنه می نمودم مهربان من صورت
 انعام و مطن تغافر در میان شیون اعتبارات مقدمه از کمالات نبوت متاخره صورت نمی بنم

و باین تقریر که صفات شیونات اعتبارات که در مرتبه علم تقرر دارند در ولایت تجلی میشوند و ذات بخت که
 بهم در مرتبه حضرت علم تقرر دارد و در کمالات نبوت تجلی میشود اگر گفته شود که کمالات نبوت ذات بخت تعلق
 دارد و اینهم صحیح شد اگر نفی کرده شود گفته شود که ذات بخت تعلق ندارد و در ذات بخت بودن آن
 سخن نیست چنانچه حضرت عروه الوثقی و حضرت مجدد رضی الله عنهما فرمودند که ازین ماجرا در توهم غیبی که
 عقاید شرکاء آمد و میسر نمود با مقادیر و بهیمنان بعد و راء الوراثم و راء الوراثم و راء الوراثم ذات الله
 در او وجود و عدم است اینهم درست می نشیند که در کمالات نبوت فی الحقیقت ذات بخت نیست بلکه
 صفت العلم است که ذات بخت تعلق گرفته و از آن حاکی است بعد حصول کمالات نبوت سبب است که
 واقع میشود در مراتب صفات خارجیه واقع میشود بلکه صفات اضافیه خارجیه مثل معرفت و محبت و معبودیت
 و تعین وجودی چیزی مانند آن صفات ثنائیه حقیقیه خارجیه و مثل داره لاتعین انداخته می رانند و اینست
 اگر میسر شود و سیر نظری میسر شود و ذات بخت بنور راء الوراثم است که در او وجود و عدم است
 و وجود و وجوب هر چند از صفات کمال اندیکند ذات اوسمانه و راء اینهم است العجری الی ادراک ادراکها
 ادراک لا غیر اینچنین حضرت مجدد رضی الله عنهما میفرمایند که و رایت نه باعتبار محبت است که محبت
 بتامها مرتفع گشته بلکه باعتبار ثبوت غفلت و کبر یا است معنی این عبارت و عقل ناقص چنان
 میگردد که حق تعالی از بنده اقرب من جبل الوریث است و مجاہد در میانست از دو جنس است که
 رسول صغیر یا صلی الله علیه و سلم ان الله تعالى سبعا الف حججا با من نور و ظلمة مجاہد
 ظلمانی مجاہد غفلت است که ناشی است از کمالات لطائف عشره انسانی و محبت نورانی غفلت و
 کبر یا است تعالی و تقدس چون لطائف عشره را بسبع لطائف اجمع میکنند چنانکه عالم امر و قالب
 نفس پس از هزار حجاب حصه هر لطیفه از لطائف سبعة است فنا نفس در ولایت کبری فنا لطائف
 عالم امر در ولایت صغری کمال آن در دایره اولی از ولایت کبری و فنا نفس در ولایت کبری
 و کمال آن در مقام کمالات نبوت طهارت عناصر ثلثه در ولایت علویا و معاطله خاک کمالات
 نبوت تعلق دارد و چون سالک تا بانجام رسد تمام موجب ظلمانی مرتفع گشته پس باقی نماند که راقدا

عظمت جلالت روار کبریا حضرت محمد و رضی الله عنه میفرماید بعضی از محل مردان باشند که در وقت
 سداوقات عظمت و کبریا بطفیل انبیا علیهم السلام ایشان را جا و بند قبول معهم با عول معهم ای فرزند
 این عالم مخصوص بهیت و حدانی انسانی است که از مجموع عالم خلق و عالم امر ناشی گشته است و ملک
 درین موطن نیست رئیس عصر خاک است شفق من از سیر افاتی و سیر انفسی مجذب به و سلوک و خصویت
 جذب به تشنه به و مجذب و ساکت ساکت مجذب استفسان مجذب و بداند شفق چون انسان
 مرکب از لطائف عالم امر و عالم خلق است هر یک از آن سبب که درت از مولای خود
 با وجود افریت بعید و مجرب گشته چون رحمت الهی تقاضا کرده که آنها را ازین برطیر و نرسند
 و این عوارض که درت از آنها دور سازد و لهذا انبیا را فرستاد که مرایات شان و صفات
 الهی اند که داغ ظلمت و کدورت با من شان نتواند رسید چنانچه سبکه آفتاب محاذی مغرب
 او باشد ظلمت در مقابل آفتاب چه یار اند انبیا بدو و جازا که کدورت انسانی کردنی که آنکه
 اعمال صاحب آموختن چون اعمال شیره بوجار و عناصر تعلق دارند لذا از اتیان اعمال صاحب
 تصفیه نفس و عناصر دست میدهند این را سلوک میگویند که سعی بنده در آن داخل دارد و مگر انبیا
 مرایای صفات اند لذا در ذات ایشان حق تعالی تاثیر می داده است که از محبت و مصاحبت ایشان
 بی اختیار از لطائف مهبان مصاحبان شان کدورات و حجب بر طرف میشوند چنانچه در مقابل
 آفتاب بی اختیار حرارت نور دست میدهند و چون کدورات و حجب بر طرف میشوند چنانچه در مقابل
 این اجذب میگویند باز صاحب کرام چون کمالات ظاهری و باطنی پیغمبر صلی الله علیه و سلم بهره ور شدند
 در رنگ پیغمبر برآیند و در هدایت خلق نیابت آن سرور صلی الله علیه و سلم نمودند و اصحاب این
 علوم و انوار قرنا بعد قرن باستان بواسطه میرسد پس سلوک عبارتست از اتیان یا ضات موافق
 ارشاد و پیر کامل مکل که او را بواسطه از رسول کریم یا پیوسته رسید و این نتیجه تزکیه لطائف عالم
 امر است بر طرق صوفیه پیشه و قادر بر غیر هم سلوک ابر جذب مقدم میکنند و مرید اول یا ضات
 اربعینات و امثال آن دلالت میفرماید تاثیر صحبت پیر کامل هم در ریاضات شان میباشد و اگر فقط

معنی جذب سلوک

ریاضت چه کار سیکشاید برکت شان یا ضایعات نفس و عناصر مرید را مصفا میکند و مرید طهارت
 نفس و عناصر خود را بیرون از خود در عالم مثال مشاهده میکند مثل ستاره یا ماه یا ماه نفس
 یا بدر که فلک شمس از دیدن انوار سپید مرید با بشارت فنا و تصفیه نفس و عناصر مرید بر این سلوک است
 و این سیر را سیر آفاقی میگویند که خارج از خود و در آفاق می بیند بعد و پیر کامل کامل توجه بکار او میرسد
 که در آن مرید را هیچ عمل نمی باید برکت توجه و لطائف عالم امر او را احصی می ترقی کرده در اصول
 خود با فانی میشوند و تزکیه لطائف عالم امر و فنا هر یک از آن اصول شان دست میدهد بر این
 سیر نفسی میگویند و این جذب است هر یک از اینچنین تربیت کرده شود و او را سالک مجذوب میگویند
 و درین سیر جنبی آنچه مرید می بیند از ستاره و ترقی و وصول حاصل فاسد در لطائف خود و خود
 می بیند لهذا این سیر نفسی میگویند و حضرت خواجہ نقشبند از جناب آلکی طلب کردند که راسبه
 خطا فرماید که اقرب طرق باشد و البته موصّل باشد لهذا حق تعالی حضرت خواجہ رضی الله عنه را
 بتقدیم جذب بر سلوک الهام فرموده چنانچه حضرت مجدد رضی الله عنه در مکتوب بیان طریقۀ فرموده
 که در طریقۀ نقشبندیّه ابتدا از سیر قلب بوده که از عالم امر است بخلاف سایر طرق مشایخ که از عالم
 در تزکیه نفس مینمایند و تطهیر قالب میفرمایند و بعد از آن بعالم امر می در آیند و الی ما یشاء الله انجا
 عروج می نمایند از نجاست که نهایت دیگران در بدایت این بزرگواران اندراج یافته است این
 طریقۀ اقرب طرق گشته چه حصول تزکیه و تطهیر در ضمن این سیر ایشان ابو جاحسن میسر شده است
 مسافت کوتاه گشته لاجرم این بزرگواران سیر عالم خلق را قصداً ضایع دانسته اند و بکار می نهند و مانند
 بلکه مضر و مانع وصول مطلوب یقین نموده اند زیرا که سالکان طرق دیگر بتقدیم تزکیه بر ریاضات
 شاقه و مجاهدات شدیدۀ قطع باویه های صورت عالم خلق نموده چون شش و ع و سیر عالم امر فرمایند
 و در انجذاب قلبی التذاور روحی افتند بسات که باین انجذاب قناعت کنند و همچونی آن عالم
 از بچون حقیقی باز دارد و در مقام سالکی گفته کسی سال روح را انجذای پرستیدم بخلاف بزرگان
 این طریقۀ علیه که شروع از مقام جذب مینمایند و بعد التذاور قیات میفرمایند التذاور و حق تعالی

سیر آفاقی و جنبی
 سیر قلبی و نفسی

مذوب سالک

سیرالشیخ سیرالمراد

در رنگ ریاضات مجاد است لای آخر کلامه رضی الله عنه این جامع را که جذب سلوک مقدم میکنند
 مجذوب سالک میگویند بعضی ضمن جذب سلوک میکنند یعنی مجذوبه که اینها جذب سلوک با هم خلط
 کرده اند و یا حاصل آن عبارت شده که در بیان مقامات طریقه واقع شده که مجذوبه با هم خلط کرده اند
 و الله اعلم باینچه ذکر نفی و اثبات بحسب نفس و ذکر سانی نفی و اثبات در مقام ولایات و تلاوت قرآن
 و نماز نافله در مقام کمالات در حق اینها بحث سلوک مست حاصل آنکه موفیان طریقه نقشبندیه مجذوب
 سالک اند که جذب که عبارتست از بر گماشتن پیریمت خود را بر ترقی مرید مقدم کرده اند بر سلوک که
 عبارتست از ریاضات فائده سلوک غیر از تصفیه عناصر و تزکیه نفس و یگینست در عالم امر سلوک را
 تأثیر نیست و موفیان دیگر طرق سالک مجذوب اند که سلوک مقدم کرده اند بر جذب فائده جذب غیر
 مریدست انقباض امکان تا لطائف عالم امر در اصول خود فانی شوند و از آن ترقی کرده باصول آن
 اصول اصول آن سیر عالم خلق که سلوک مربوط است سیر آفاقیست سیر عالم امر که جذب شغلیست
 سیر انفسیست سیر صوفی را انقباض امکان تا دایره ولایت صغری سیر الی الله میگویند و سیر بیکه در ولایت
 ولایات است آنرا سیر فی الله میگویند و اما یک در عروج است چون نزول میکنند آنرا سیر من الله باشد
 میگویند و عروج عبارتست از استعراق صوفی در مشاهده ذات و صفات عالیاات انقطاع از خلق و
 نزول عبارتست از توجه بسوی خلق برای تکمیل دارش حضرت مجذوب میفرمایند که اکثری گمان برده اند
 که در ولایت و محبت است در نبوت و خلق و از اینجا هم کرده اند که ولایت افضل است از نبوت و محبت است
 که هر که امر را از ولایت نبوت عروجیت و عروج هر دو را در و محبت است در هر دو هر دو را
 و خلق غایت مافی الباب مرتبه بهبوط نبوت بکلیه و خلق است در بهبوط ولایت بکلیه و خلق نیست
 باطنش محبتست ظاهرش خلق سرش انیت که صاحب ولایت مقامات عروج را تا تمام کرده نزول
 کرده است لاجرم مگرانی فوق دانگیر اوست صاحب محبت مقام عروج را تمام کرده بهبوط فرموده است
 لهذا بکلیه خود متوجه بدعت خلق است حق جل و علا فافهم فان هذه المعرفة الشریفة ما لم تکلم به احد
 قنای نفس در طرق دیگر شایع سلوک ریاضات پیش از تقابل قلب حاصل میکنند و در طریقه قدما نقشبندیه

بعد فنا قلب چرا که اینجا سلوک بعد از عذب است از کلام حضرت مجدد و رضی الله عنه معلوم می شود
که آنچه از سلوک ریاضات است باید هر صورت فنا نفس است حقیقت فنا نفس در ولایت کبری
کمال آن فنا عناصر در کمالات نبوت است.

مکتوب چهارم بشیخ محمد تاضی کرانه در بیان علم حصولی و حصولی و

فوائد دیگر بسم الله الرحمن الرحیم عمده والصلوة والسلام علی رسول الله وآله و صحابه و پیغمبر
شریعت و فضیلت پناه مهربان وستان سلوک بعد از اسلام سنت الاسلام واضح باد که خطاری
در استفسار چند سطر رسید جواب آن آنچه در عقل ناقص گذشته می نویسد اصفا فرماید که علم دو قسم است
علم حصولی و علم حصولی علم حصولی عبارتست از حصول صورته الشی فی العقل یا صورت حاصله و بنا
این علم و فشار آن بر مشاعر و حواس است نفس ناطقه محسوسات متوسط حواس ادراک میکند از جزئیات
کلیات است انواع میناید قضا یا بفرمانده از صغری کبری نتایج بر می آرد پس فشار این علم
بر مشاعر و حواس است آنچه علم غیبات توسط صبح حاصل میشود و بیشتر از آن مبنی بر قیاس است
بر غائب است مثلاً اعمارات اشخاص مکمل و بنده و رابعه از امتناع و ضایع و کیفیات آن شاید اجزاء
و کیفیاتیکه مشاهده است است در میابد و حکم بحسب و تبیین آن میکند و لهذا حق تعالی در دنیا
لذات آلام همدیده و لذات آلام اخیره مگر دانید تا از مشاهده حاضر قیاس کرد و جهنت
نار را دریابند و خوف و طمع بفرمانده امثال او امر و انهما از سنایی بجای آورند حاصل این کلام آنکه
علم حصولی غیر است آنچه محسوس باشد یا محسوس مثل باشد یا متصور و مستفاد و ان محسوس باشد
و لهذا روح زکرا از ممکنات مخلوقاتست بعلم حصولی نتوان ریافت قال الله تعالی وید علونک
عن الروح قل الروح من امر ربی ما و تیتل من العلم الا قلیلا آری علم حصولی مع
متعلق میشود و پس بد نیست که چون علم حصولی روح را بالکلیه درمی یابد ذات صفات باطنی
چگونه در یابد که همچون پیکر نیست بی شبه و بی نمون بر چند اسم و صفات که از قرآن حدیثیه
میشود و لیکن گفته آن هرگز نتوان ریافت چنانکه جمیع مخلوقات عبارتست از توحید حق تعالی در صانع میسر

نفس الطلقه بان قوت استماع میکند همچنین بصر از خروج خطوط شعاعی از چشم وصول آن بر سطح مجری است
صفات و صفات آتی را با صفات ممکنات غیر از اشتراک اسمی مشارکتی نیست مشتبهی که در
حقیقت فی پس چنانچه مقتضای سمانه را ذات یحییون میثیل است همچنین صفات یحییون میثیل اند لیکن
کشفه شیء لا فی الذات لا فی الصفات و لهذا در اسماء الکی توقیف شرط است بر اسم و صفت که حق تعالی
خود را وصف کرده و تسمیه فرموده و سوار آن اسم اگر چه در لغت معنی همان اسم باشد اطلاق گرفته است
ازین بیان واضح گشت که معرفت حقیقی و ذات او صفات و اعیان حصولی ممکن نیست حصول ^{الشیء} حصولی
وقتی ممکن باشد که آن شیء را صورت باشد و فیلسفیه معرفت حق سمانه تعالی بعلم حضوری یا علمی
که نواق علم حضوری باشد جائز بلکه واقع است حقیقی بعلم حضوری مدرک شود اما مدرک آن در ادراک هم
علم حصولی نیست لهذا صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه فرموده العبر علی ادراک و چون در ادراک
آن ادراک نباشد تقریر و بحث از آن محالست و ممنوع و لهذا علی مرتضی فرموده البحث عن سبل الدلائل
اشتراک آبی برادر بدانید که علم ظاهر عبارتست از علم حصولی که مستفادست از قرآن حدیث و آن علم ^{الشیء} علم
و احکام از عبادات معاملات و علم استمبدا و معاد و علم توحید باری تعالی و انصاف و اوصاف عالم
و تشریه او انقص و زوال بوجهیکه علم حصولی بدان تعلق توان شد و واجبست در نیامان علم
و توقیف قال الله تعالی منه آیات محکمات من ام الکتاب اخر متشابهات فاما الذین فی
قلوبهم زنج فیتبعوا متشابها منه ابتغاء الغنّة و ابتغاء تاولیه و ما یعلم تاویل الا الله و الرحمن
فی العلم یقولون امانا به کل من عند ربنا حصه راسخان فی العلم و ینقیض بهمین قدرست که گویند که
انچه مراد خداست حق است در آن گفتگو که مقتضای خبر داده الهی علی العرش است که
فوق اید یبهر و اینها توفیق وجه الله باید دانست که مراد خداست که معنی استواء و یروج
بر باد وضع نیست بلکه کیفیت سمع و بصر حقیقی و علم و کلام و غیره بابر او وضع نیست ایمان باید آورد
و حکم در گفته آن نباید کرد و همچنین انچه قرآن حدیث بران ناطقست از عذاب قبر و وزن اعمال
صراط و غیره که عقل ناگنجایش نکند ایمان باید آورد و در دریافت کیفیت آن نباید کوشید

نه برای مرکب آن بافتن که جای سپر باید انداختن قره باطلمه سمیه قدر دیگر
 چون پیروی عقل پیروی تشابهات کردند در وسط ضلالت فرستند از قرآن ثابت است نکته
 خلط کم و مالتون ازین معلوم میشود که خالق افعال عباد خدمت با وجود آن استناد عمل بندگان
 فرموده ایمان بدان باید آورد و باید گفت که جبر و تقویض بل امر بین امرین جبر پیرو قدرت
 پیروی عقل کرده در وسط ضلالت افتادند این بحث از علم ظاهر رفته اکنون علم باطن صحبت بیان
 کرده میشود آبی بر در حقیقت میفرماید که برین سخن اقرب الیه من جبل الوریذ غرقا قرب الیه منکم
 آیات دلالت دارند که حقیقتی از مخلوقات قریب است از آنها بانها پس ایمان باید آورد که حقیقت
 اقرب است با خلق و اقربیت و باخلق نه اقربیت مکانی است که مستلزم جسم است بلکه اقربیت بی کیف
 که عقل ابدان را نهیت این اقربیت است مومن و کافر در آن شریک اند و یک نوع اقربیت دیگر
 که مخصوص است بنحو خاص بندگان خدا قال الله تعالی ان رحمة الله قریب من المحسنین و در حدیث
 صحیح قدسی آمده که یزید بن ابی مرثد یقرب الی بالنوافل حتی احبته فاذا احبته كنت سمعه
 الذی یسمع به و بصیرة الذی یتبصر به الحسن بن علی اقربیت از حاجات غیر متناهی است چنانچه از برای
 بران دلالت دارد قال الله تعالی وان الله مع المحسنین و قال موسی ان معی وسیع
 و قال محمد صلی الله علیه و سلم لا تخون الله معانی این معیت و اقربیت از اصطلاح ولایت خوانند
 این دلالت که عبارت از اقربیت بی کیف است مستلزم علم حضوریت که بذات و صفات الهی متعلق
 باشد و از آن علم باطن علم لدنی و عرفان گفته میشود و در اسلام آنکه چون شخص را بذات خود علم حضوریت
 که متعلق حصول صورت نیست و بیگاهه در آن غفلت را راه نیست بخلاف علم حصولی که الهی نباشد و
 غفلت از لوازم اوست پس بحق تعالی و صفات و ذکر اقرب نیاز وی بوی التبیان علم حضوریت متعلق باشد
سوال اگر اقربیت مستلزم علم حضوری باشد پس کفار هم در اقربیت عامه شریک اند که از اقربیت
 خاصه محروم اند پس باید که آنها را هم علم حضوری باشد جواب زنگ شرک و معاصی مانع علم حضور
 اوست که او با وجود اقربیت حق در حجاب غفلت از حق بعید است حقیقتی میفرماید بعد القوم

الظالمین مولوی روم میفرماید روز تو زنگار از رخ دل پاک کن بعد از آن که نور را
 ادراک کن **سوال** اسباب حصول لایت علم لدنی چیست **جواب** ولایت که عبارت
 از قرب معیت است ثمره محبت است قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المص مع من احب تقرب
 و محبت از دو چیز بدست می آید یکی اجتناب که آنرا در اصطلاح صوفیه جذب گویند یعنی محبت شش از
 جانب حق خواه بلا واسطه چنانچه انبیا را باشد یا بواسطه تاثیر نفس شیخ کامل کل معنی پیغمبر و نائب
 باشد دوم انابت که آنرا سلوک گویند یعنی زهد و ریاضت قوله تعالی الله یحب الیه من یشاء
 و یبغض الیه من یشاء لیس است بهر دو طریق جذب سلوک و فضیلت صحابه بر سایر امت دلیل است
 بر آنکه صحبت شیخ کامل کل اقوی طرق و صواب است بحسب قوله صلی الله علیه وسلم اتبعوا عیوبکم الله
 و قوله تعالی لا یزال عبدکم یتقرب الی بالنواقل حتی احببه دلیل است آنکه اتباع رسول و پیغمبر
 موجب محبت است و سبب قرب غرض آنکه از تاثیر صحبت بهت شیخ کامل کل اعمال صاحب موافق شیخ
 شیخ حصول ولایت میشود **سوال** فائده که مترتب بر حصول لایت علم لدنی باشد چیست **جواب**
 قرب الهی و تعلق علم حضوری فی الهی بمراتب ذات صفات اعلی فواید است دیگر فائده آنست که اعمال
 صاحب اتباع سنت نبوی اختیار مرغوب طبیعت او شود و کمالات شرعی بالطبع مکر و طبیعت
 گردد و کلفت تکلیفات شرعی از وساطت گردد و حق تعالی در حق صحابه بفرماید و لکن الله حبیب الیکم
 الایمان و زینته فی قلوبکم و ذکره الیکم الکفر الفسوق و العصیان اولیایکم الی الله و
 فضل الله و نعمته رسول الله فرمود صلی الله علیه وسلم لا یومن احدکم حتی یکون هیا اه
 تبعاً لما یحیی به و غیر فائده آنست که ثواب اعمال و زیاده باشد و رکعت ناز او بهتر از هر
 رکعت دیگران باشد رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده در حق صحابه لو ان احدکم انفق مثل
 ذهب ما یبلغ مداحهم الا نصفه یعنی اگر دیگران مثل جبل احد زر در راه خدا خرج نمایند نزد تو
 یک سیرانیم سیر غده که کسی از اصحاب راه خدا داده باشد ازین بیان واضح شد که در ظاهر شریعت و
 باطن تعاضد تلازم است هر قدر که شخص در استقامت بر شریعت کوشش نماید در مراتب قرب و علم باطن

بنا
 بر اینست که
 اولاد سلوک گویند

افزاید و هر قدر که در مراتب قرب افزاید زیاد است مقابست بر شریعت حاصل آید پس معلوم شد که
انچه جمال میگویند که علم باطن با علم ظاهر مخالفت دارد باطل و غلط است ان اولیا که الا المتقین و لكن
اکثرهم لا یعلمون سوال از تقریر سابق ظاهر شد که علم باطن علم حصولیست بیان تقریری است
آن نسخ علم حصولیست حالت در قیل و قال نمی آید نسبت این معیان در طلب چنین بسته اند به آنرا
که خبر شد خبرش باز نیاید پس جماعت اولیا را رسد که از حال مقام خود خبر داده اند و از مراتب
و قرب و دنو و تنگی گفتگو ده اند و درین باب مثل فصوص و فتوحات تصنیفات کرده اند این از احتجاج
جواب اینهمه گفتگو از علم حصولیست حضوی و بنابرین علوم بر کشف است و کشف عبارتست از
سطح عالم مثال بدان ای برادر که مثل دیگرست مثال دیگر مثل عبارتست از آنکه دو چیز از یک
باشند و این در بار تعالی و صفات و محاسن مثال عبارتست از انچه بیان مراد کند با دانی شایسته
چنانکه گفته شود که باد شاه مثل آفتابست که عالم از وی روشن میشود و حال آنکه هر دو از یک جنس نیستند
پس باید دانست که در عالم مثال از واجب نامکن مادی مجرب هر یک متمثل میشود و یوسف علیه السلام
سالهای خشکی و سالهای بارش شخصی اگر صورت گاوهای فرو بخوابد و نشان داده بود و در
کریم حمی مدینه البصوت نمی سیاه رود دیده که از مدینه بجهنم رفته و رضای البصوت مردی
خوشتر دیده پیر قتی که متعالی سیخا بد که مرتبه قرب ترقی در آن هر یکی از دوستان خود نمک شاف
او را در عالم مثال صورت شالی مرتبه از مراتب للال یا صفات یا اوقات بنماید و صوفی می بیند
که صورت شالی از جای خود میسازد تا وقتی که از دانه اره ارکان خالی شده باره للال صفات
میرسد و خود را بظلمه از ظلال سیاهی بیند که در آن ظل داخل شده بعد از آن می بیند که هر یک
آن ظل میشود و خود را در آن فانی و بوجود آن ظل باقی می بیند بعد از آن ظل ترقی میکند تا آن
میرسد و در آن فانی و باقی میشود و همین در ظلال های بسیار و صفات بسیار افتاد و بقا حاصل میکند
ازین حال ملوی و م خبر رسید به نسبت هفت صد هفتاد و غالب به دهم و پنجم سیزده بار بار دیدیم
در چنین حال صوفی را تخمیل میشود که وجود حق وجود سایر ملکات خیال صانع و هست وجود حق و حق

ذات حق تعالی نیست پس یکدین جماعت غلبه کرموشیست میگویند اما حق سبحانی
 با عظم شانی و برکات این جماعت با وجود غلبه محبت تا رسیده حوصله مثل بغیر این صحیح است میداند که
 بنده بنده است خداوند است آنچه می بینیم صورت مثالیست که عالم خیال می بینیم مصرعه جواب
 مکر موشی شمر شد چه فرقی اول اصحاب حدت وجود اند و فرقی ثانی اصحاب حدت شهو کسی از بزرگ
 پرسید که منصوب صلاح اناحق گفته و بایزید بطامی سبحانی با عظم شانی گفته و سید المرسلین ماعبدنا و حق
 عبادتنا فرموده این تفاوت انجاست آن بزرگ جواب داد که حوصله منصور و بایزید مثل کوزه بود و
 اندک آب بخورد فته و حوصله سرور انبیا مثل دریای محیط بود با وجود و فور آب در مقام عبودیت تنگن ماند و
 من مزید گویان طالب مزید علم شد ربی و فی علما سوال از کمال اولیا الله اکثر کلمات مرزده که ظاهر
 شرع مخالف است در حق آن کلمات در حق آن بزرگان چه اعتقاد باید کرد جواب اگر ممکن باشد آن
 کلمات اتاویل کرد و بر محل محسوس فرو داید آورد و اگر ممکن نباشد صاحب آن مقال از ایل سکر
 او را معذور باید داشت کلام السکادی بطوی کا یرو مولوی سیف ریاضی چون پری لب
 شود بر آدمی چه سیر دازم و وصف مردی چه در پری این حال این بود چه پیری از کار چنان بود
 و اگر صاحب مقال از ایل محسوس بقصه فم و کلناید کرد چنانچه در کلام الله و کلام رسول مشاهدات
 همچنین کلام اولیا الله هم مشاهدات اند که عقل از ادراک آن قاصرست چون عبارات تنگست
 و الفاظ در مقابل معانی که در اذهان عوام میتوان تخمید موضع گشته و آن معنی که بر اولیا مکشوف میشود
 آنها الفاظ موضع نمیشد تا چار باستعارات مجازات تکلم سیف نمایند و قرائن دست عوام نمیشد ناچار
 بمعانی آن پی نمی برند و هر کس که از آن معنی آشنائی دارد و بر آن پی می برد حاصل آنکه احکام اولیا الله
 نباید کرد و از غیر طاعتی که در حق دوستان دست باید ترسید که در حدیث قدسی آمده من عادی لی
 ولیا فقد باد ذنی بالحداد به دشمنی با اولیا دشمنی کرد دست با خدا لیکن بر کلمات شان که مخالف شرع
 باشد اعتقاد نباید کرد و حضرت شیخ الاسلام عبد الله انصاری بهراتی قدس سره سیف ریاضی اولیا
 خود را چه فریدی که ظاهر شان قسم قابل است باطن شان تریاق نافع هر که بر ظاهر شان چه پیوسته است

گرفتار شد و هر که باطن شان بی برد حیات ابدی یافت آئمی و لایای خود را چو آفریدی که هر که آنها را
 شناخت ترا یافت هر که آنها را شناخت ترا یافت مولوی و مفسر باید فتوی کار پاک را قیاس از خود گیرد
 اگر چه باغ در نوشتن شمشیر در نیاید جان نخست بیچ چنم پس سخن کوتاه باید و سلام
 حضرت قیوم ربانی قطب محمدانی مجد و الف ثانی رضی الله تعالی عنه در حق شیخ اکبر محمد الدین علی
 قصص سر فرموده که منکر شیخ در خط است متفقد کلمات تطویر شیخ نیز در خط شیخ از اکابر او بیاورد
 باید دانست کلمات تطویر شیخ را بر ظاهر آن منتهی نباید آورد و در حق مسلم است نوشتن تطویر
 که در تفسیر قوله تعالی ثم دنا قدلی فکان قاب قوسین او ادخله اهل سنت و جماعت اختلاف
 صوفیه بر حق تعالی حمل میکنند و شیرازان قرب جبرئیل می فهمند حیرانم حکیم تحقیق این امر بینه صفا من
 باعتبار روایات حدیث و بهم باعتبار عربیت قرب حق تعالی ازین آیه فیدان نزد تفسیر برج سرست باعتبار
 حدیث پس بغوی و غیره مفسران اصحاب حدیث و ایت میکند اناس بن ملک بن عباس که در تفسیر
 و از غیر شان من السلف قالوا ادنا بجوار رب العزة قدلی حتی کان منتهی صلی الله علیه و سلم قاب قوسین او ادنا
 اگر چه ما نشد رضی الله عنهما بعضی مفسران این آیه را حمل میکنند بر قرب جبرئیل و نشان قول انجا نیست که اعتبار
 و نو تدلی است و ذات حق سبحان تعالی که این چیزها از خواص جسم است این استبعاد و مجاز است لفظ
 منه آیات محکمات من ام الکتاب اخر متشابهات در قرآن همچنین تشابهات بسیار اند اگر
 علی العرش است و بقی وجهه را در کماله فوقاید بهم و یا یتهم الله فی ظلال من النجم چنان
 این آیه را بر مسلم ان قبیل نمیدارند که تا ویلات یکیکه قائل میشود و اما من جبت العربیه پس بخت نکند که
 کلام است که حق تعالی مفسر مایه و ما یطلق عن الله ان هو الا وحی یوحى علیه شد بد الله و مرقه
 فاستمع و هو باق الا علی ثم دنا قدلی فکان قاب قوسین او ادنا فی فاقوس الی عهد ما کو
 جمله علیه شد به القوی صفت مست به صفت محمی او هر محمی تو سوا جبرئیل نیست بلکه بعضی تو سوا جبرئیل
 بود و بعضی تو سوا جبرئیل پس اگر از شد به القوی جبرئیل مراد باشد بر هر نه روحی به القوی صاف
 نیاید و نیز قوله تعالی فاقوس الی عهد ما و محمی هر محمی که مراد از شد به القوی حق سبحان است جبرئیل

الاقتضای لازم آید و آن در کلام مضی است که مستحکم است نیز و نو و متلی جبریل موجب کمال سول کیم
 نیشود که پیغمبر جبریل فضل بود و نیز هر کس که از نو و متلی جبریل را دوشستم پس گویای آن تیر نزد
 حکایت از آن واقع است که رسول کریم جبریل را بر صورت اصلی او شصت و سه مرتبه جبریل عزرات
 دیده بود و آن واقع حالیت بحکم ان هوالاوحی یوحی ربط ندارد و حالانکه جمله شود فی وقت که مستحکم
 بر جمله علم شدیدا القعا بسبب عطف صفت می نمیتواند پس ظاهر شد که مراد از نو و متلی
 قرب حق است و یوحی و می غیر ما یذ انصالی بی کیف بی قیاس هست بالناس را جانان
 نوشته بود و مذکور صوفیه اذا ذلزلت الارض فالزالها را بر نفس انسانند و دمی آری که
 هم بکرمی فیه لا یجوز و الیوم غنم علی افواهم و نکلمنا ایدیم و تشهدا حلالهم بمانا
 یکسبون در حق نهیان میگویند حالانکه در حق کفارت صاحب من باین گفتگو از حق اعتبار است
 تفسیر قرآن تفسیر قرآن همانست که مفسران گفته اند بر فن اعتبار اعتراض نیست فرود شده خیا
 از عرب گفت انخا عشرة در هم صوفی بشنید و از هوش رفت چون هوش آمد و مردم از دور رسید
 گفت اذا کان انخا عشرة در هم تکلیف الشرا و شک نیست که چنانچه بر کفار صادق است که هم بکرم
 عسی بین الحق فهم لا یجوزون عن باطلهم نهیان از غیر حق صمیم کرمی اند فخر لا یجوزون عنه تعالی
 الی غیره چنانچه اعضا کفار بر آنها شهادت خواهند داد که موجب تعذیب آنها خواهد بود و اعضا مو
 برای آنها شهادت خواهند داد که موجب تکرم آنها باشد رسول کریم فرمود که تسبیح و تهلل بقصد انان
 بخوانید فان من سولات مستقطات یوم القیامة نوشته بود و مذکور نگارن میگوید که ایمان را
 ولا یقصر و در حدیث وارد شده ایمان تسع و سبعون شعبه اعضاها قول لا اله الا الله
 و ادانها اما طه الا دی عن الطریق تطبیق در آن چگونه باشد صاحب من چون سول کریم
 ایمان تفسیر کرده قبوله علیه السلام ان تو من بالله و ملائکته و کتبه و رسله و الیوم الاخر
 تو من بالقدر خیر و شر و نیز از احادیث تواتر اجماع ثابت شده که اعمال داخل ایمان نیست معجز
 بلکه اگر شخصی ایمان را در اعمال صانع ندارد و مرکب کبار است انجام او بر پشت است لهذا او جزیه

گفته ایم آن که لا یزید ولا ینقص یعنی نفس ایمان که عبارتست از اقرار باللسان اعتقاد و جازم
 بقلب این زیادت و نقصان تصور نیست چرا که در اعتقاد اگر نوعی ریب شک است ایمان نیست و اگر
 ریب شک نیست خیر است ایمان است این حصه درست بین النعمی الاثبات پس این زیادت و نقصان
 گنجایش نیست لیکن چون از احادیث کثیره و از آیات قرآن زیادت ایمان نقصان مفهوم میشود
 الله تعالی الذین آمنوا زادهم ایمانا و زادوا ایمانا نعم ایمانهم ان الله لا یضیع ایمانکم
 و نحو ذلك لهذا شافعی رحمه الله و اکثر محدثین میگویند که ایمان یزید و ینقص چنانچه امام بخاری رحمه
 و صحیح خود بابا الا یزید و ینقص نوشته است لیکن در فیه من نزاع گویا نزاعی است لفظی چرا که فقط اقرار
 باللسان تصدیق بالقلب و فرقی بین این نیست از خود فی النار و سبب نخل جنت است و اوجبه
 العقوبه زیادت نورانیت ایمان و کثرت ثمرات مرتبت مرتب شدن بران باتفاق از ائمه
 او امر و اعتناست بناهی است پس نزاع لفظی است و صوفیه علیه میگویند که ایمان اصورتست و محققست
 صورت ایمان بهر امتیاز است تصدیق بالقلب و احوال صالحه است اجتناب از مکر و با
 شرعی و از فضول مباحات و حقیقت ایمان تصدیق ایمان اطمینان نفس است دلیل بر تصدیق و اطمینان
 نفس آنست که مقتضای طبیعت گردد و حسن بصری که سر سلسله صوفیه که است گفته که اگر شخصی یقین
 باشد که درین سوراخ اثر دهاست پس محالست که آن شخص در آن سوراخ انگشت گذارد و اگر شخصی
 انگشت در سوراخی نهاد پس معلوم شد که او را بر بودن بار و در آن سوراخ یقین نیست پس معلوم شد که
 هر گاه کبیر و یکنند او را بر و عید است یقین کلی نیست هر گاه بر و عید است یقین نیست کافرت
 ایمان غار دو چون از وجدان دریافته میشود که با وجودیکه بفضل الهی بر شرایع و صدق رسول یقین
 قلبی است مع هذا صد و محصیت میشود پس از ایجاد یافته میشود که جائیکه کفر باقیست آن نفس است که
 اماره است بالسور هر چند حق سبحانه تعالی بفضل هم خود اقرار زبان تصدیق قلب اسی دخول بهشت
 نجات و نزع مقرر فرموده و اینقدر ایمان تسبیح بوده لیکن ایمان نفس هم مطلوب است بران مراتب
 منوط قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا لا یغرب علیکم فی الله ورسوله انین آیه تستغاث و میشود که بعد ایمان با این

مطلوبست بر این میان اول یا ن قلب است ایمان ثانی ایمان نفس قال سبحانه یا ایها الناس اعبدوا
 الله ما لکم من دین غیره و اضیة تعینی کل ما را در وضیة فاو علی فی عبادی یعنی فی الذین
 قال الله تعالی فهم لا یلبس ان عبادی لیس ملک علیهم سلطان و احد خلقی جنی شاید که مراد
 ازین جنت مبتنی باشد که در حدیث آمده ان فالجنة جنة لیس فیها کرم ولا فیه یخجل فیها
 دینا حکما چون نفس ایمان را و اسلم شیطان صادق آید زائل نفس آید که بر وحید و قدر بزرگ
 و از محاسبه پاک گردد و اگر نه محاسبه بر زائل نفس باقیست قال الله تعالی ان تبدوا ما فی انفسکم
 او تخفی میحاسبکم به الله یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء در حدیث آورده و اجماع است
 بر آنست که محاسبی که بخواهد تعلق دارد و از ادا کردن حساب عذاب نشود تا که مرده آن عمل شود
 از ادا کردن طاعت ثواب یابد و از عمل کردن آن چه عذاب یابد پس مراد از تنزه فی انفسکم
 درین آید زائل نفس است الله اعلم امی برادر ایمان آوردن نفس و در وجه شج کل کمال مکمل
 صوت نه بند و مولوی روم میفرماید بیت نفس نکشد غیر از طبع و اسمن آن نفس کش نیست
 نوشته بود و مذکور بود میگوید که اگر لا اله الا الله صوفیه گفته شود و رقابت سودمند آید
 صاحب من کیست اگر باین معنی گفته باشد که مطلقا سودمند نخواهد شد پس غلط گفته بلکه ازین
 قول کفر لازم آید و اگر باین معنی گفته باشد که آنچه صوفی آرزو شود و سودمند اندازد محروم خواهد بود
 پس گنجایش دارد ایمان مجازی برای دخول جنت است ایمان حقیقی برای حصول خالق جنت فایز
 من ذلک لیکل ایمان مجازی هم با حلیه اعمال صاحب اگر در گور برده شود غنیت است بلیت
 هنیکه لا یار النعم نیمه ها و للعاشق سکن ما یخرج شهر آسان نسبت به برش آمدن و در
 ورنه پس مالیت پیش خال تو

مکتوب پنجم شیخ محمد قاضی مذکور بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله والصلوة علی رسول
 نوشته بود و مذکور بعضی کلمات صوفیه از شیخ تفسیر صوفیه میکنند چنانچه مولوی روم میفرماید
 چونکه برگی سیرنگ شد سبزی با موسی و جنگ شد چون به برگی سی کان داد

موسی و هرون از آنجا که در این میان
 و همچنین موسی عبد الرحمن جامی سیف مایه سیه و شمشیر
 همه همه دوست در دلق گدا و اطللس شه همه دوست و چنین با چار عقدا باید کرد
 مهربان من مردم که کفر میکنند و بر مراد قائل اطلاع یافته لب طبع بیکشاید یا بیکشند اول
 مراد قائل باید فهمید بعد از آن حکم باید کرد و همچنین مقالات بنی بر وحدت وجود است که همه دوست
 بگویند هم از دست ۵۰ اینچ منسرق من نه خانه جمع با همه دوست هم با همه دوست
 با یعنی بگویند که زید هم خدایت و عمر و هم خدایت نفوذ با همه نهادند با یعنی که حق تعالی است
 حکمی طبعی است و اختصاص کمالات افرا و وی انداین هر دو قولی کفر صریح است و اگر وجود حق تعالی
 نفوذ با همه نهاد بعض جمال کلام بزرگان ابر نیای باطله خود حمل کرده با نجا میرند و بعضی بان
 طعن بر بزرگان بیکشایند و حقیقت صوفیه وجودیه حقیقی اوج و حقیقی موجود میداند و بعضی
 کسی اسو جو و نمیدانند و عالم را در مرتبه و هم میدانند لاکه الا الله لا موجود الا الله میگویند و چنانچه
 اعتراض را در میشود یکی آنکه این مذهب صوفیانه است که حقایق موجوده محسوسه را موهوم میگردد
 فرق در مذهب صوفیانه و درین مذهب چیست و هم آنکه استدلال و وجوب اجبانه و وجوب و کمالات
 گروه میشود و لذا در کتب عقائد اول سلسله حقائق اشیا که ثابت میشوند پس اگر عالم کمالات وجود
 نباشد استدلال صانع فوت میشود و سوم آنکه کریمه دنیا ما خلقت هذا باطل است و این
 قولست چرا که موهوم باطل فایز است چهارم آنکه بالفرض اگر عالم موهوم باشد و حق تعالی وجود
 پس همه دوست گفتن چگونه راست آید که اتحاد موجود با موهوم محالست و معنی این آیات و
 امثال آن چه باشد جواب این اعتراضات آنست که فرق در میان مذهب صوفیانه و درین
 مذهب آنست که صوفیانه عالم را موهوم بقسمی میگویند که مشاخص آن اصلا نیست و لذا استدلال
 بر وجود صانع فوت میشود و صوفیه وحدت حقیقی یعنی وجود و وجوب اشتراک توهم کثرت که هر است
 از عالم اسکان میداند چنانچه شعله جلاله مشا توهم و اسره میگردد و چنانچه زیاده اگر در آن خانه رود
 عکس او در آئینه با رنگهای رنگ با شکل و الوان مختلفه ظاهر شود پس شک نیست که شعله

و خارج موجود اند و دائره و کوس اینها اصلا حقیقی و شوقی ندارند و معنی آن در د و کوس
 دلیل اند بر وجود زید ربنا خلقت هذا باطلا صا دق است چرا که عالم را در مرتبه و هم براس
 استدلال بر وجود خود پیدا ساخته و معنی صوفیه با استدلال کار ندارند حاصل استدلال حصول
 علم حصولیت حضور کسی بر وجود خود که آنرا علم حضور می تعلق است محتاج استدلال نیست مگر
 روم می فرماید مشغولی آفتاب آمد دلیل آفتاب اگر دلیلی بایست نور و متنا
 پای استدلالیان چنین بود پای چنین سخت بی تکلیف بود ازین جواب به اعتراضها
 مصمم گشته مگر اعتراض چارم و جایش آنکه به دست گفتن غالی از تجوز نیست چرا که چون
 دائره شعله و کوس نیکه در آینه خانه ظاهر گشته اصلا نیست مگر همان شعله و زیت پس اگر
 آنرا بالمجاز معین نیکه گفته شود و معین شعله گفته شود هم گنجایش دارد و اگر گفته شود هم گنجایش دارد
 که آن موجود است این موهوم لیکن در غیر گفتن اثبات موجود مستقل تبار میشود و لهذا انسان تماشای
 می نماید و معنیته قائل شده اند و گرنه مراد آنها آن عینیت نیست که ستر نم کفر باشد و با ستر نمهای
 بیت مولوی جامی رحمه الله علیه معلوم شد چگونگی مراد مولوی جامی رحمه الله علیه آن باشد که ستر
 فسمیده است حال آنکه خود مولوی میگویی سنی عرض ذات او و بی هر چه در بندگی خیال
 از ان برتر و معنی بیت مولوی رومی قدس سره آنست که وجود حقیقی که عین ذات حق است
 یا صفت او چون از بیرنگی خود سیرنگ شد یعنی در مرتبه و هم کثرت تعلق گرفت موسی باموس
 در جنگ شد یعنی از یک نوع جدا و متعده و متکثره برآمد موسی و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله
 یک صفت اند و هر یک نشانده این احکام و احوال مختلفه دارند مراد در جنگ شدن
 همین تکرر و اختلاف است بریت چون بر بیرنگی رهیگان داشته موسی و سحر خوانان داشته
 یعنی چون صوفی در وقت مراقبه مستغرق نشا به وجود حقیقی میشود و در آن وقت موسی و سحر
 هر دو از نظر او ساکت میشوند و تعدد و تکرر مطرح نظر او نمیشود از آن وقت خبر میدهند که موسی و سحر
 دارند آشتی و از معین حالت مولوی دم قدس سره خبر میدهند علم حق با علم صوفی گم شود

این سخن که باور مردم شود یعنی وقتی که صوفی توجیه ذات بحت میشود در آن وقت صفات کلی
هم در نظر نیاید پس صادق آنکه علم حق که صفاتی از صفات حقیقی حق است افلاک و اوزان ذات حق
در آن وقت در علم صوفی آنهم مطرح نیاید پس در علم صوفی گم شده در نفس الامر سوال از این تقریر
امکان صحت دعوی صوفیه ظاهر شد لیکن دلیل برین دعوی چیست جواب این جماعه برین دعوی
هر چند استدلالات مذکور کرده اند و در آن کتب رسائل نوشته اند لیکن در واقع دلیل آنها کثافت
لا غیر صوفیه شود و یہ میگویند که این جماعه که همه اوست میگویند در غلط افتاده اند و فساد غلط ایشان
دو چیز است یکی تسکیر عشق و مقتضای عشق آنست که غیر محبوب از نظر محب ستور گردد و دومی
که می بیند صورت معشوق که در خیال او مستقرست بشود و دیگر دومی در عشق مجازی هم انصورت
ظاهر میشود و دوم آنکه وجود ممکن در مقابل وجود واجب بمنزل لاشی است لهذا اعتقاد موجود در کمال
شکاک میگویند عقلا میگویند للممكن في نفسه ليس له من علته ليس رسول كريم مفير ما يد-
اصداق القول قول اللبید **مصرعه** الاكل شئ ما خلا الله باطل بيني هم
ذاتی اوست وجود او ستعارست از حق جل و علا پس وقتی که حکم قوله تعالی ان تؤدوا الامانات الی
اهلها انسان تصور کند و یقین باند که وجود ممکنات ذاتی شان نیست ستعارست در وقت غلبه
این تصور ممکن البته از وجود عالی خواهد یافت خواهد گفت لا موجود الا الله چنانچه زید که بر نه بود
و پارچه عاریت پوشیده است اگر آن پارچه را بنیر نسبت کند و درین ملاحظه استقامت نماید
خود را بر نه خواهد دانست چنانچه شخصی نظر خود در آفتاب و خورشید باشد البته روشنی چراغ و نظر او
تاریک خواهد بود و این یاد اقرب بصواب اوفی بکتاب است اجل است سوال
فریق ثانی صوفیه که قابل محبت شود و اند میگویند که در خارج تحقیقی غیر از واقع تحقیقی هیچ موجود نیست
ممکنات در خارج ظنی بوجود و ظنی بوجود و اند این چه معنی دارد جواب این جماعه که عالم را بطل و مفسر
تعبیر میکنند البماز میکنند و اینها را در آشنای سیر سلوک بشود و میشو و در حالت سکر از ان
حکایت میکنند و چون بمنتهای کار میرسد از ان تماشای نمایند و میفرمایند که محمد صلی الله علیه و سلم را

غل نبود خالق محمد را چنانچه مظهر باشد و نسبتی که در میان وجود واجب و وجود ممکن تحقق مست لفظی حقیقی بر آید
 آن موضوع نیست ناچار بالمجاز برای اظهار قوت تضعیف اولویت و اولیة وضدان اصل مظهر است
 و میگویند که آنچه در بر تو و شهو و تو گذرد آن غیر حق است زیرا تحت لای نفی باید که در وقت و در
 آن باید جست **عکس** آئینه با نایب مرد **د** و در میان بابرگاه است و غیر ازین بی نوبه
 که است به بالذات رب رب الارباب چون از عالم باطن اینقدر کلام کرده شد دیگر فایده نگفته شود
 باید دانست که کشف کونیه و کرامت داخل ماهیت ولایت است نه از لوازم آن ماهیت ولایت
 همان خصوص تکلیف است لوازم آن ابتلاع شریعت و خرق عادات که بر ریاضت تریب است از کجاست
 هم بطوری آید آری کشف الهی که عبارتست از دیدن صور شالیه قرب چون غیره مراتب است
 صفات در آئینه خیال فاضله اولیا و ائمه است مولوی و میفرماید آن خیا لایتنکه دالم ولایت
 عکس مریان بتان نیست لیکن فاضله شامه نیست اکثر اولیا کشف الهی باشد و بعضی کشف
 تفصیلی باشد بعضی را اجمالی بسا اولیا باشند که از ولایت خود خبر نداشته باشند تا بدگری پس
 صحابه کرام که با جماع اشرف و افضل اولیا را دیده بودند که ولایت شان منصوص قطعیه ثابت گشته که از انبیا
 کشف الهی تکلم کرده اند و ادا و اعلی

مکتوب ششم نیز شیخ محمد قاضی مذکور در بیان شریعت و طریقت و حقیقت

بسم الله الرحمن الرحیم و بحمد و الصلاه والسلام علی رسول و آله و صحبه شریعت و فضیلت پناه
 مهربان و ستان سلامت بعد از سلام سنت الاسلام مطالعه نمایند چند سوال فرشته بودند
 جواب بعضی از آنها را مکتوب سابق میتوان دریافت لیکن باز نوشته میشود و که آنچه بهال میگویند
 که در میان شریعت و طریقت و ایشریعت حقیقت تضاد است این از غلط فحی آنهاست یعنی شریعت
 و طریقت و حقیقت نفهمیده اند شریعت در لغت معنی راه است لهذا راه عام را شارع میگویند و
 اصطلاح اهل اسلام شارع عبارتست از جمیع اجازیه البنی صلی الله علیه و سلم که راه است و متصل بخدا
 و متصل بحیث و بین است صراط مستقیم که حق تعالی سوال کردن آن تعلیم فرمود و بقوله تعالی اهدنا

الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم واین ایهست که حق تعالی همه
 انبیا را بتسلیم آن امر نموده قال بعد تعالی شرع لکم من الدین ما وصی به
 نوحا و الذین اوحینا الیک ما وصینا به ابراهیم و موسی و عیسی ان اقموا الذین
 ولا تقفوا فیہ کبر علی المشرکین ما تدعوهم الیه الله یغنی الیه من یشاء و یهک
 الیه من ینیب یعنی این شریعت که برای شما ای مسلمانان مقرر کرده ایم و برنجیر علیه
 السلام بیان می کرده ایم آن شریعت آنست که دین است درست کنید و تفرق روا
 ندار یعنی هست خود را یکسو دارید یعنی قبله توجیه جز و حده لا شریک لکم و انید انچه امر کرده آن
 امثال نایید و انچه منع کرده از ان اجتناب کنید و در امور مباح هر کاری کنید برای خدا کنید
 و با هر که دوستی گزینید برای خدا و با هر که دشمنی گزینید برای خدا و خوف و طمع بخردی از کسی کنید
 عن ابی امامه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من احب الله و اغض الله
 و اعطى الله و منع الله استکمل الایمان رواه ابو داود و عن انس قال قال رسول
 الله صلی الله علیه و سلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من ولده و والدته و
 الناس اجمعین متفق علیه و عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم ثلاث من
 کن فیہ و جدهن حلاوة الایمان من کان الله و رسوله احب الیه مما سوا
 و من احب عبدا لا یحب الاله و من کفر ان یعوذ فی الکفر بعد ان انقذه الله منه
 كما یکفر ان یلقی فالنار متفق علیه و قال الله تعالی قل ان کان اباؤکم و ابناؤکم
 و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموالکم فترغبون فیها و تحبون کساده و
 مساکن ترضونها احب الیکم من الله و رسوله و جہاد فی سبیلہ فترضوا حتی یأتی
 الله بامر ازین احادیث معلوم میشود که مسلمان کامل وقتی شود که غیر خدا و بگری محبوب و مقصود
 و منظور خاطر او نباشد پس معنی اقموا الدین و لا تقفوا فیہ کبر علی المشرکین ما تدعوهم
 الیه هست یعنی اگر آنست بر شرکان انچه بسوی آن میخوانی تو ای محمد انما را یعنی قبله توجیه

ایک سافق بر شرکان تقیلت پس یکدیگر غیر حدامی پرست از بت پرستان آتش پرستان کنیا
شرک جلی دارند و کسب با وجود ایمان توحید قبله توجه او احدیت او نیز خالی از شرک خفی نیست
و او را موسن کامل توان گفت الله یحیی الیه من یشک و یهدم الیه من ینیب یعنی
هر که اذنیخواها اعتبار میکند خواه بلا واسطه مثل انبیاء یا بواسطه انبیاء و نابیان شان هدایت میکند خدا کی
که رجوع می آر دسوی الهی بخند سلوک این دولت ایمن حقیقی میر نشود ازین تقریر واضح میشود که حضرت
محمدی که همان شریعت ساز انبیا است هاست که آنرا فخر طلب میکند و جاهل میزند و آنرا در مقام
حقیقت بیگونی یعنی حقیقت شریعت است چیزی دیگر که آنرا جهال ضد شریعت میدانند آنرا بن
سیگویم که شریعت عبارتست از ما جاء به النبی صلی الله علیه وسلم و آن چهار چیز است یکی اقرار کردن بن
دوم اعتقاد قلب بحقیقت آنچه قرآن حدیث بدان ناطق است سوم تمسک اخلاق یعنی ازاله اخلاق زایل
از کبر و حسد و حقّه و حبس و حرص و ریا و دمعه کل مانند آن انصاف باخلاق حمید چون توبه و
زهد و توکل قناعت صبر و شکر و رضا و انداختن اعمال خارج موافق کتاب سنت کردن از
اقفال او امر و اجتناب مناهی اقرار بزبان فقط بدون این سه چیز دیگر لاشی محض است این سه دیگر
که هست هر یک اصورت مست و حقیقت تحقیق اعتقاد است که از علم استدلال مراد بود و بعضی
لا یزال بر سر اسیر المؤمنین علی مرتضی رضی الله عنه میفراید لو کشف لغظا لما از دور حقیقا
و ابو ذر غفاری رضی الله عنه گفته اسهرت لیله و اضلمات غاری فکان النظر الی عرش
الرحمن بانرا تا که در نبدا استدلال ست همیشه باینسان امثال شان رحمت و جدالت گاهی
گاهی غالب تحقیق اخلاق بعد فانی نفس دست برد و اگر نه دعوی محض ست علما ظاهر اخلاق
ستی را بمیدانند که آیات و احادیث بدان ناطق است اما خود را از ان پاک نمیکند که مقتضا عند
الله ان تعملوا املا فتعملون شخصی از اولیا عصر را بعلی ابن سینا مدح فرمود گفت که ابن سینا ادب
ندارد این سخن باین سینا رسید این کتابی از تصانیف خود در بیان اخلاق و ادب نزد آن شیخ فرستاد
و گفت سن در باب ادب تصانیف چنین میدارم شیخ گفت که من نگفته ام که ابن سینا ادب

نداند بلکه گفته که ادب ندارد و دانش چندی دیگر است انصاف بدان چیزی دیگر و حقیقت اعمال احوال
 آنست که رسول کریم صلی الله علیه و سلم فرموده ان تعبدوا ربك كانك تواله یعنی دوام حضور
 و این بدو تن قلب میرشد و پس حقیقت ایان حقیقت شریعت است لا غیر فقط اقرار زبان کردن
 تصدیق بالقلب نمودن و فرائض بظاهر بجا آوردن از محرمات بمقتدر بر پرهیز کردن صورت شریعت
 و حقیقت شریعت همانست که مذکور شد شریعت از هدایه و صحیح بخاری و اشال شان فاج نیست لیکن
 از خواندن آن خبر صورت بدست نمی آید و حقیقت آن نیز سید عقیده اهل سنت جماعت که افعال
 العباد مخلوقه لله تعالی اگر باین سلسله حق یقین حاصل شود طبع و خوف از غیر خدا در دل نماند
 عقیده اهل سنت چنین است معتزله میگویند که افعال عباد مخلوق عباد اند لیکن عباد مخلوق
 خدا اند پس مخلوق مخلوق اند و لو بالواسطه عند عوام الناس و مقام تعظیم سلاطین امار
 ازین نسبت انتم را هم در غفلت اند سوال چنان حقیقت حقیقت شریعت است لا غیر پس معنی
 قول صوفیه که میگویند کل حقیقه مرتبه الشریعه فی ذنقه چیست جواب
 در عالم مثال مراتب قرب الهی بصورت قرب مکانی تشبیه میشود چنانچه در مکتوب سابق
 نوشته ام و در ویست عالم مثال که آنرا صوفیه بکشف تعبیر میکنند از تسبیح و یاد نام است
 از آنجا رسول منسوبه صلی الله علیه و سلم الحمد یا الصالحه تجزء من سنته و اربعین
 جزء من الذنوب و احیاناً در مرتبه خیال بسبب بعضی عوارض انکسار میشود و لهذا در کشف غلط
 می افتد و گاهی در فهم و تعبیر آن غلط می افتد و لهذا اولیا الله گفته اند که آنچه بکشف معلوم شود آثار
 بسیار شیع باید سمجید اگر موافق شریعت قبول باید کرد و آنچه مخالف شرع باشد آنرا رد باید کرد
 و زنده بماند و دانست آنچه شرع از ان ساکت باشد آنرا قبول باید کرد با احتمال غلط اند اولیا
 الله کسی را امرید نیکی نده تا وقتیکه علم ظاهری نیاموزد تا در زنده نماند و خلاف شرع اعتقاد
 نکند و نیز صورت شریعت بدون علم ظاهر بدست نیاید و حقیقت بی صورت دست ندهد
 و حقیقت چون روح و بدست بدن بی روح حاد دست روح بی بدن بیکار چون حقیقت شریعت

لیکن تا به صحبت معارف تا به صحبت غیر صلی الله علیه و سلم رسد و همچنین تا به صحبت با عین تا به صحبت صحابه
نرسد بعد از آن تا به صحبت پیغمبر خفیف شد پس بعد قرون شش بر می آید که بر این شکل علوم طایری شدند
و برای استنباط احکام شرعی از قرآن حدیث قواعد عربیه از صرف و نحو معانی و بیان استعمال آن بر
در یافت معانی لغوی وضع نموده و قواعد اصول مرتب ساخته وین علوم و معانی و فقه کردند و برخی
از اکابر وین از علوم ظاهر بقدر وسع و درک فرض عین بود و انکار کرده و فرض کفایه بعد و دیگران گذاشته و
در آن تقلید قبول کرده برای فائده و استفاد و حقائق شرعیات بحالات باطن کبریت بستند و برای آن قواعد
تصریف نمودند و از آن طریقت نام نهادند و آنهم مستطیست از شرع و آن تعلیل طعام و تعلیل سماع و تعلیل ریاضت
با عوام و مصاحبت با باب قلوب کیه و نفوس مضیه که کثرت کرد و دوری از خلق و اتیان سنت ترک عبت
و اقربا بایز فضول مباهات و شتبهات ترک الا یعنی قال الله تعالی و اذکر اسم ربی و بتبیل الیه
بتخیل در بامشرق و المغرب لا اله الا هو فالتحذیر و کیلا و این موکر مذکور شده اند همه از احادیث
نبوی ثابت اند قال رسول علیه السلام من حسن اسلام المرء ترک ما لا یعنیه و قال علیه السلام من
احب کلامه من حذر قل کلامه الا فیما بعینه العزلة تخیر من جلیس السوء و الجلیس الصالح
نیز یوس العزلة و قال رسول الله صلی الله علیه و سلم یخیر مال المسلم الغنم تبعها اشغف الجبال بفرید
من الفتن و در فضائل آن گروه کثرت بسیار اند قال رسول الله صلی الله علیه و سلم اکثر و
اذکر الله حتی یقولوا هجی و چون از خصوص قطعیه ثابت است افضل الذکر لا اله الا الله ینکر
انفی و اثبات هر یک طرق است خواه بجهت براهین بآب حدیث جو و معنی لا اله الا الله موجود و الا الله
سیدار ندان و جو و ماسوی الله که در و اجماع مستقر شده است از نظر ساقط شود و وحدت تحقیق حلیه اگر گردد
از باب حدیث شهود لا یعقود و الا الله محظوظ سیدار اند انفی مقاصد نماید و غیر از و تحقیق قبله توجه و
و دیگر در شبهه باقی نماند و میگوید که هر چه تصور هست معبود هست چرا که عبادت عبادت است از کمال و
هر کس ای حصول تصور در مدخل قاصر نشود و پس تا که انفی مقاصد کند توحید و عبادت صورت بند
نوشته بود و مذکور نفس نمی پذیرد مولوی و م سیر مایه شحر نفس در باستان این کی مرده

از غم بی آفتی نشسته است صاحب من این بسته و حق هوایان نیست و حق و عیان
 است نوشته بود و ندکه در مقامان صاحبان کمال نیک و نند و در متاخرین بسیار شده
 من این سخن بعضی قطعات صحابه کلام صاحب کمال و در و روق ثانی ثالث بسیار بعد از این اندک
 متغایر و ندقال الله تعالی و السابقون السابقون اولئک المقربون جنانا لا تعلمون الا بالبر
 و قلیل من الاخرین و اینهم غلط که درین باید نیست برسانه سابق بیشتر اندکی که این خواب کمال همیشه باشد
 فان رسول الله صلی الله علیه و سلم لا یزال من امتی قائمه بأمر الله لا یضرب من غیره
 الا من خالفهم حتی یأتی امر الله قال رسول الله صلی الله علیه و سلم مثل امتی کمثل الغیت لا یدر
 او لخصیروا ام خیرها نوشته بود و ندکه سوادوی روم میگوید سه آتش ستاین باگ فی نوبت
 مراد ازین چیست افزوده که امت صاحب من مراد ازانی صلی کامل است که از مرآت
 نفس و خالیست باگ فی تاثیرات انفس شریفه است آتش عشق و محبت الهی است او فز
 خداست جان علا نوشته بود و ندکه میگوید که جهاد اکبر جهاد بانفس مبارکست اولاست
 که یکلا تقتلوا انفسکم من غیر انفس صاحب من انجین سوال ای نوشتن از نشان شما
 بیدست کشتن عبارتست از انزال زائل نفس و نصف ساختن او بصفات حمیده گویان انفس
 صفات معیبه می داشت فت نفسی دیگر متخف بصفات علی و رحمانی پیایا میرانجا و قتلوا انفسکم
 چه نسبت مخالفت بانفس البهجهاد اکبر است رسول الله علیه السلام چون از غمزه بودک یا غمزه دیگر
 باز آمد فرمود و جهاد من الجهاد الاضغر الجهاد الاکبر قال الله تعالی و سیاهد افی الله حق
 جهاده مراد بین جهاد اکبر است قال الله تعالی و فی النفس عز الشیعی و ان الجهنه هی الملو علی
 عدوک نفسک التي بین جنینک و حدیث قدسی است عادی نفسک فانها قامت لمعاد
 نوشته بود و ند در شاق گرفتن نفس تکلیف است و شرح تکلیف نیست انهم نند و شرح تکلیف لا یطاق
 نیست که تکلیف الله نفسا الا و سعه کمال رسول الله صلی الله علیه و سلم کن فی الدنیا غریه ای کعبه
 سبیل و حدیثک من اصحاب القبول و قال رسول الله صلی الله علیه و سلم الدنیا یوم و لنا فیها کرم

مانده در میفرماید ما مقرر کردیم که هر کس از این شعاع یومین هفتا کعبین حتی قصص متفق علیه سیر
 و مباحث معتبره بنویسد و در مباحثه مسنده باید کرد و رسول صلی الله علیه و سلم از هر کس که نکست شکری است
 و پادشاهی مبارک از قیام الطلوع تصور شد و در هر کس که گفت یا رسول الله قد عظم الله لك القدر
 من ذنبك و ما لا تحفر و و اخلا اكدن عباد الله که را نوشته بود و مذکور در میان علمای
 باطن لطایق و تعارض دست صلب و معارض بین الفضا و جرات و قوت و صاحب من از این نوع
 فعل در مطابقت علم ظاهر و باطن نمیشود و چرا که انانی گفتن با تعاقب علم ظاهر و باطن کفر است و
 قتل شریطه در حالت صحو و بیهوشی که در حکایت از نفس خود کرده گوید اگر شخصی در حالت بیهوشی
 بیهوشی اگر چه از خود در خبر باشد که در قتل چیست این کلمه بگوید که نمیشود و قتل او روا نیست که
 فی الکتاب الحقه کفیفه ذاکل السکر یا به شش و در باطن مرغوب یعنی جبهه صریح علم ظاهر
 که در آنوقت بود و ناگزیر بدانست که این سیر این بیهوشی میگوید و خبر از خود ندارد و یا حکایت میکند
 چنانچه کسی در ملاقات قرآن بخواند یا لا اله الا انا و با وجود بیهوشی قوی بقتل او و او را بنا
 تعصب فتوی دادند بر مخالفت آن علماء و سوری با علماء باطن و لیل بر مخالفت علم ظاهر و باطن است
 و اگر بیهوشی بر علماء ظاهر زمان معلوم نبود و دانستند که این سخن با قیاد این کس صادر شده است
 علماء ظاهر هم معذورند و ماجر که مایه اسلام کردند و بنا که تواضع از انفسنا او اخطا نا و بعضی کما
 شریفی که بر این فتوی مهر کرده برای آن کرده که دانست که اگر سیر برین فتوی مهر کنیم حوام خود
 که فتوی علماء ظاهر باطل است و در شرح این سخن گفتن جائز است و آنصورت اسلام کافه نام ظل آید
 و فقه عظیم بنیروز و قتل نفسی برای دفع فتنه عظیم ضائقه ندارد و الفتنة اشد من القتل نوشته بود
 که کدام چیز است که آنرا حصول میکند یعنی در ویشان فائده آن چیست بعد درازی کلام در کتب سابق
 و درین کتب حاجت نوشتن جواب این فقره نیست مقصود ایشان خداست حصول ایشان حقیقت
 اسلام و حقیقت عبادت و مراتب قرب خداوند کثرت ثواب در و را بجز او الله اعلم غرض از این است
 عربی و لیتک تعلموا الحق مبرور و لیتک توضی و لا نام غفلا لیت الکاتبین و لیت

و بدینی بین العالمین خراب را باغی فارسی آنکس که ترا شناخت با ناز چو کن به ناز و عیان
 نمانان ایچکنه و دیوانگی بر دو جهانش کنشی و دیوانه تو بهر دو جهان را چکنه چو خرق عادت را نازد
 او لیا اسیج قدر و مقدار نیست مثل جوز و موی ز لب طفلان میدانند و از ابا حش نقصت خود
 عیب پیشانند و میگنند لکرا من حیض الحبال باعث نقصت آن و که درین خطافست مست
 شهرت قال رسول الله صلی الله علیه و سلم یحب من الشترن یشاد الیه بکلامه فی دنیا
 او دنیا که تحسین خطافست و نیا موجب نقصان اوست آخرت قال الله تعالی اذهبتم طیباتکم فی
 حیاتکم الدنیا رسول الله صلی الله علیه و سلم بر بویانفته بود و نقش بر یاد بدن بهار کس ظاهر شد عمره
 کبریت گفت یا رسول الله قد کسری در آن نیتها و آنها دشمنان خدا اند و تو رسول الله با نجات رسول
 فرمود و فهمانت یا عمر و انک قوم عجل الله طیباتکم فی حیاتکم الدنیا من یخونکم که برادران
 خود رسم که انبیا و رسل و زانها همین حالت گذران کرده اند صاحب من اظهار محضات سر
 انبیا را ضرر و ست که بر آنها دعوت کفار واجب است کفار بدون محضات یان نمی آورند و الباقی
 دعوت میکنند مومنان ابرای استقامت بر شریعت تحسین حقیقت آن انبیا را که راست نمی باید که راست اند
 او لیا و بعضی احیان مقتضای حال صادر میشود ولی اختیار ایشان از شرف حقیران پوشیده و میدانند
 اکثر او لیا که ظهور کرامت از آنها بیشتر شده وقت مرگ حسرت کردند که چرا ظهور این کرامت از آنها
 والله اعلم بالصواب

مکتوب به فقه بولوی نعم اسم بڑا محی و تحقیق معنی قیومیت و شرح معنی عشق و
 محبت با فوائد دیگر

رسول صاحب شفق مهربان من سلامت بعد از سلام سنت الاسلام و استیاق ملاقات بحیث
 آیات اضع برای باد احمد که نقیضه تحریر بر قیمیه باخیر و عاقبت است احوال مستوجب شکر الهی
 حق سبحان تعالی ان شفق را سلامت برساند را شافعی ستر دار نقیضه ذات شریف اغیبت میداند
 دعای غیر یکین که ترا الله امثالکم و بارک الله فی برکاتکم بلیغ مرسله بخیر است بی بی صاحب

حضرت الی و مرشد و معجزات صاحبزادی عالی سبب صبیحه شریفه حضرت شیخ گذرانیده شده در حق
ایشان بسیار دعا کرده و مخصوصاً حضرت صاحبزادی که هرگز توقع این قوت نداشتند کسی از باب طریقه
توفیق خدمت ایشان نداده و بلکه کسی از ایشان از احوال ایشان آفت مستان غیر بسیار خوش نشدند و
شکر آفرینی بجا آوردند **مشفق من** بر چند ایشان صحبت گرامی الدبیر گوار خود دینا فقه ده ساله عمر ایشان بود
که آنحضرت علت فرموده بودند بشیر و طایران ایشان صاحب کلمات نینه بودند و مقامات بسیار عظیم
داشتند لیکن اثر لطف پاک که ایشان به غیر از نماز و تلاوت قرآن را دنیا و اهل دنیا هیچ کار نداده و بسیار
اخلاق حمیده و دارنده بشیر را آنچه میسر میشد خدمت ایشان میکرد و گریه و جوی از حاشی نهادر حق تعالی
و دستاز قریب توفیق و بر خدمت ایشان سعادت انداخته الله تعالی این نیاز بسیار قبول فرمود که
آنصورتی که حضرت شیخ فرموده و نشیند گمان بر دارم که از نوازش آنجناب خطا بردارد **مشفق من**
صاحبزادی برادرزاده حضرت شیخ صحبت و زوی این صاحبزادی بی ادبی نمودن بجای ایشان بسیار
ایشان را آغوش نشیند و هم همان شب حضرت ایشان را در خواب دیدم که مرا در غل کرده و بر پیشانی من
داوند و بسیار مهربانی فرمودند **آن مشفق** در مقام حقیقت محمدی علی ساجد الصلوٰه و السلام تمام
باشد خوبست در هر مقام که توبه توبه رسد از رحمت منتر ترست حضرت نوح علیه السلام از حضرت ابراهیم
علیه السلام در مقام ظلمت است از بیکان چون قوت در مقام حضرت ابراهیم است ایشان را فضل میگویند
خیل اسبق اینقدر حق تعالی فرماید و تلافی بختها آید آنها ابراهیم علی قومه نرفع ذر حیات من
فشاء ان یاک حکیمه علی و هدنا لدا سق و یعقوب کلا هدی بنا و نوح اهد بنا من قبل
به ایت نوح علیه السلام را حق تعالی منت برابر است هر دو از نبیا انفس من میگویند که چنانچه فضل اولاد و جسد
منت احسان بدین میتوان شد فضل ابراهیم من حکم دارد **مشفق من** اگر در حقیقت احمدی متوجه بوده باشد
بعضا نقد دارد و مبارک است لیکن قسمی مراتب قریب از آنکه علی را بعزیز از مقام قومیت استغفار فرموده
مشفق من تا که تمام انظار را در صفات و تعالی منت ظلال اوجود و قیام نیست که بسبب غی و قیام عالم
بغلول است قیام ظلال بصفاست که اصولی نیست قیام صفات بشیو نیست قیام شیوات نه بخت

از یک سو تسبیح را و چون این گرامی و شاهی عظیم الشان کثیر الدعایا و الاحسان بسبب القهران فقیری را
 بسوی خود بخواند و او را متوقع انعام و احسان از قرب منزلت رفیع شان فرمایند فقیران را و شاه را و گوییم
 سبحت کما سی کسب انتقیر کرد آن فقیر را چه بایگفت علاوه برین در صورتیکه در حق چنین پادشاه اگر کسی
 او پشت داده یا کائنات را باطل نماید کبر و قهرمان لطیف البینه مقتضی قتل آن نادان فقیر باشد پس من قیاس بر آن
 که رب العالمین کائنات را باطل نماید و عظمت کبریا بنده را بسوی خود بخواند و میفرماید من یهدی الله
 اقرب الیه ذریه انما یسویج و را بر سالت فرستاد و او را بسوی خود بخواند و منتهای بخت سر میسر است
 و بعد از در حق میبازد و بخت نایب و در خج و در قوم و عید میکند و این ناکس از قرب منزلت دور و گدازد
 بدینار و فی و شهادت آن توبه می شود و میداند که او تعالی حاضر و ناظر است و بیجا و بیخبر بر وی نمیست
 بجای و غیره و قیست نعل است که زنی پرده نشین میشد قاضی آمد و فرمایند که شوهر من بی دیگر خج و با او را
 از آن باز دارد و قاضی گفت که او را از آن منع نمیرسد حق تعالی بفرماید فاکفوا ما طاب لکم من النساء
 صغی و ثلاث و یأیع آن زن گفت که ای قاضی اگر پرده عیبت محجبت چنان نبودی حسن جمال خود را
 بر تو ظاهر میکردم و انصاف میخواستم که شخصی که شل من صاحب بر با میسر شد از من و بگرداند و بدین
 پرده دارد و او را چگونه روا باشد اتفاقا در آن مجلس صاحبی نشست و بفرموده ز و بهیوش شد و اتفاقا در آن
 بعد و بر یافت که همان شریک بود گفت و فیکه این زن سخن گفته هفت نداد که این ضعیف این جنسی که دارد
 چنین بگوید ما را اگر حجاب بطلت دیگر یا منع نبود حق جمال خود را ظاهر کرده انصاف میخواستم که کسی را که صاحب
 شل من بگرداند از آن و گذشته کما نالایق و امور لایعین شود و او را چه بایگفت **بلیت**
 و من مثلی این بکون مثله و لیس بکون فاطلین تعبدن انسان اگر حق تعالی را تصفیه بکند
 از عظمت و بطلان جمال اند و خیال کند که حق تعالی جمیع و بصیر و علیم است این بی بر وی غالب مستولی شود و بفرماید
 که خوف و خجست بر وی غالب شود و یقین است که از نامرغیات و اختراعات و در طاعت او بکوشد و چون اند
 که حق تعالی طبعیان او دست میارود و او را با همه امت پیدا آید و در طاعت و عبادت و تسبیح و تکمیل اللع
 مع من احب میت در یابد و از میت اقربیت بذات محبت سده اند حضرت شیخ زید بر میان عفت

از آنکه تهریب را نشاء میفرمودند اول مراقبه ذات مستقیم جمیع صفات کمال از جلال و جلال
 و رحمت و نعمت غیر آن اجمال تعبیر آن که این ملاحظه بروی استولی میشد و حق تعالی با عظمت و کبریا و جلال
 و جلال و دل و تنگ میگردد و دوم مراقبه ان الله علی کل شیء علیهم میفرمودند و چون صدق شوق
 این ملاحظه میکرد و این بد بروی استولی میشد بار سوم مراقبه ان الله سمیع بصیر ارشاد مکرر که حق
 تعالی با ظرافت و ناظر است چون این بد بروی غالب میشد چهارم مراقبه بصیرت میفرمودند و هو محکم
 اینها گفتم که ملاحظه بصیرت چون نماید چون این بد بروی غالب میشد یا پنجم مراقبه اودیت لا اله الا
 انت اقریب الی من جلال الودید چون ملاحظه اقریب بجای آمد با ششم مراقبه محبت ارشاد
 میفرمودند حق تعالی میفرمایند محکم و محقق شخصی که بروی این یک کشف شود که خدا ما را دوست میدارد
 بیشک در محبت با خدا حاصل نمیشد پس بعد از این همه مراقبات مراقبه ذات بخت
 میفرمودند سه مراقبه اول در اول امکان است در اول لایت صغری و بعد فانی قلب و ولایت کبری
 مراقبه بصیرت است در دایره اولی از ولایت کبری پیش از فانی نفس اقدار بصیرت است بعد فانی نفس
 و از ولایت کبری و بعد مراقبه بصیرت است که نفس مطلقه مضی و محب و محبوب گشته و در کمالات خود
 ملاحظه صفات را نظر ملاحظه شود و ذات بخت ملحوظ میباشند نیمه گفتگو برای ارباب علم و بصیرت است این
 کلام طویل که قبلاً گفته است متفاد از حضرت شایخ است رسول کریم صلی الله علیه و سلم در حدیث از جبرئیل
 علیه السلام بیان فرموده در جواب ما الاحسان قال ان تعبدوا الله کان ذلك له فان لم
 تکن تراه فانه بلاك فانی است یعنی بیان ارباب علم و بصیرت است که هر کس که نسبت جعلی باشد ملاحظه
 فهو بلاك فانی است یعنی هر کس که این بد استولی باشد حق تعالی برین حاضر و ناظر است و همچنین است
 از عبادت تلهذ و از معصیت محترم نخواهد بود و الله اعلم کی از دوستان بفرموده که اکثر ادیاء الله عشق
 اعلی مراتب حب نوشته اند و بسیار روح و شایع نوشته اند و امام محمد غزالی رحمه الله عشق کرده و حب ابر
 عشق جمیع داده و بی غیر نگفته اند الفت نمودن و محبت عشق و تقف تعریف حب عشق تحقیق و در
 آنچه نزد صاحب باشد بنویسد فقیر در جواب آن خطی که نوشته بود نقل آن بخدمت سامی هم فرستاده

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

اگر بنده ای باشد بسم الله الرحمن الرحيم از حب و شوق نوشته بود نه صاحب بن معنی است
تفسیر قوله تعالى ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحبكم الله نام می باشد بنوی نوشته که حب بنوین
عده اتباعهم امر و اتباعهم طاعت و اتباعهم مرضاته و حب الله المومنین ثوابه عليهم
ثوابه لهم و بقیة این تعریف محبت نیست بلکه بقضای محبت است و تفسیر بنیادی که از
الحجة میل النفس إلى الشيء بكمال در آن فیه محبت میجد علی برای یقرب به الیه و در بقیه این
تعریف محبت صفاتی است تعریف محبت آنی نیست و تفسیر عبارت است از انسان قلب محبت
بقسیمه از و از او از خود بسوی غیر او پاره نباشد و از خود و او بسوی او و از او بسوی او
العشق نادر محرق ما للعشق المحبوب یعنی بقطعه از قلبه التوجه إلى المحبوب فلیعبد نسیاً منسیاً
کما لو یکن فی الوجع غیر محبوس به حتی یسقط عن نظر بصیرته نفسه کما لا یزید غیره
این تعریف محبت بنده است حق تعالی از قلب و اشتغال قلب بنده است پس محبت حق تعالی عبارت است
از انس با حق که تشنه باشد بنده را بجنبان خود و نگذارد که توجه بسوی غیر او شود پس محبت
فوق محبت خداست لهذا حق تعالی بفرمایند محبت خود را بر محبت بنده مقدم کرد و فقط
عشق در کلام خدا نیامده است در کلام رسول الله صلی الله علیه و سلم گفته آمده در کلام ابن و الذین آمنوا
ایشان را الله آمده و ایشان مجانبه عبارت است از افراط محبت عشق هم در گفت افراط است بیکدیگر که در
انعاموس یارین اعتبار میتوان گفت که ذکر عشق در قرآن آمده است لیکن در تفسیر گفته که در قرآن محبت
عقل مطلق و عقل و حواس بیکار ساز و آن فرط محبت عشق گویند بطلان فرط محبت پس سکر و مستی
عشق لازم است این را رنگی وصله است اگر وصله وسیع و استعداد شخص عالی باشد هر قدر که زیاد تر شود
افراط کند عقل بجای خود باشد و حواس بیکار نشود و لهذا بر حق سبحانه تعالی تعجب مساوی می آید و در
از اسرار الهی است که بعضی محبت است عاشق گفتن بر روی تعالی صادق نمی آید چرا که محال است که محبت
صفات الهی بیکار سازد و لا یغنیه شأن عن شأن نیز انبیا و صحاب کرام و ائمه اهل سنت و بعضی
اولیا است که وصله آنها وسیع و استعدادشان بسبب مالیه است محبت آنها اگر پادشاه و دوست بیکار

احسانا بر بزم یازد و مکر و منکر نشان بگرد و نضو و بچاره از تنگی وصل بخیزد و گشت امانت گفت سر
 عالم صلی علیه و سلم غیر از سبحانک ما عرفنا الحق معرقک و ما عبادنا الحق عباد تک لب
 کشود و اما بطریق السلام بخلیل الله و حبیب الله موسوم گشتند و با شوق الله موسوم نشدند مگر
 اولیا الله حق و سالک عشق میفرمایند عشق را مرتبه اعلی از حب میگردد چنانست که عشق عبارت از غیر
 محبت نیست فروع محبت است یعنی از نفس محبت اعلی و اعلی است لهذا حضرت موسوی روم میفرماید طغی
 هر چه گویم عشق از آن برتر بود عشق اید الی المومنین حبیب بود و آنچه امام حبه الاسلام محمد خوالی
 رحمة الله علیه چنان تعریف میکند آن نگارده و گونہ جو از قوله مقوم میگردد و در انعام نظر ادر بر سر است که
 از او از عشق است از تنگی حاصل خبر میدهد و فط محبت خدا سر اسرم و محو دست لیکن اگر با محو باشد
 از عشق بهتر باشد مشفق در راه خدا جمله ادب باید بود تا جان باقیست طلب باید بود
 در یاد یا اگر بکاست ریزند کم باید کرد و خشاک لب باید بود مقتضای فط محبت آنست که
 انشای امر خدا بر مقتضای طبیعت خود مقدم دارند بخوبی در عالم التذلل از تعبیدن حبیر و ایت کرده که
 حق تعالی را در و قیامت تبارازد و دوزخ اندازد و کفار را فراید که اینها محبوب معبود شما بودند شما همراه
 شان دوزخ بروید آنان از بتان بیزار می ظاهر کنند و رفتن در دوزخ قبول نکنند آنان حق تعالی مومنان
 کامل البقا میداند که آن شهادت دوزخ خود را میندازد آینه ناچیز و حکم خود را در دوزخ اندازند و دوزخ بر آینه خود
 سلام باشد و منادی آواز کند و الذین امنوا اشد جهنم و کافران با کراه در دوزخ انداخته شود بیک
 اگر با فط محبت سکروستی باشد خوف خدا بطلع ثواب در میان نیانند و لهذا منقول است که رابعه ربنی
 دستی آب در وقتی آتش گرفته سیرت پرسیدش که بجا سیری گفت بخوابم که دوزخ را ازین آب سرگردانم
 بهشت ازین آتش سوزانم ما مردم عبادت خدا بخوف و دوزخ طبع بهشت نکنند بلکه فالصالحه عبادت
 کنند و جناب انبیا علیهم السلام انچه فط محبت استند را به چهاره از آن بی نشید و بود و آن همه بیکه که در
 صلی الله علیه و سلم در قرآن بر آیت عذاب گشتی تعوذ میفرمود و هرگاه بر آیت حمت و عد سیر سید
 سوال میکرد حق تعالی میفرمایند که ای جنی جمع من المضایع دید عیون به خوف و

الحسبوا و ما در قاضیه بنفوق پس تفاوت مرتبه و حقین در روایت سید بن جبرئیل شخصی که کسرا ن و
باشد کای امثال مرخا و در و فرخ اندازد و در فرخ عذاب در خاطر او و موس باشد و غاف و غاف
چندان شود نسبت شخصی به تیارست عذاب و در فرخ را بداند و خائف تر ساست با و جو دان بنام
امثال امر محبوب خود و در و در فرخ اندازد و عجب کار است بقول بخت گوت که تیغ گوت که تو شرم گوت که شرم
بیاری و بین و مویر کای و مویر و شفاف نام نیز نسبت که غلاف است قوله تعالی قد شفها احبا
ضمیر مرفوع شف را صحت مسوی و شف جفا میرست از تشبیه یعنی قد شفعت یعنی شفعت لهما یعنی نسبت
شفاعت قلب نیما را دیده اند و در قلب تو کمن شده و شل طالب یثلم یعنی طالب علم زید یکدیگر پس این است
و نیز مبالغه است پس شفعت مرتبه از مراتب محبت نسبت آنچه کسی تعلق خاطر را بنی نام نهاده باشد به طاعت
و لا شاعنی الا طلال و در کیفیت محبت امر را تب بسیار است مختصر و فرخ نیست

سنة العن زید

مکتوب هشتم غزیری از سادات و در باب تجویر لعن بر بریدیم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه اجمعین
در باب طعن بر علماء اهل سنت و جماعت است اما قول است اما عظم لم یفقه کفری رحمة الله علیه
در نقد اکثر ازان مشع کرده و امام احمد بن حنبل و اکثر متفقین مثل ابن جریر از ابن باز داشته و لا یسعد
تقارانی هم و فرسخ تمام یعنی قول فقه و جماعتی درین ما و نظر را اوله و یقین سکوت نموده اند
در لعن البته اصاعت وقت اشتغال است بیفانده و به قول حضرت امام عظم است که امام
احمد و صلح بخاری از ابن عمر روایت کرده که رسول صلی الله علیه و سلم را شنیدیم که میگفت اللهم العن
فلانا و فریایه عنده اللهم العن اباسفیان اللهم العن الحارث بن هشام اللهم
العن سهیل بن عمرو اللهم العن صفوان بن امیه فترک لیس لك من الامر شیء
او یعوب علیهم و بعد از بیهمة فاکهم ظالمون قال البخاری فقیب علیهم کلهم و رو
البحاری عن ابی هریره و و جات دلال آنکه حق تعالی رسول خود را از لعن کفار منع کرد و فرمود
که درین کار سخن گفتن و بدعایمیرسد انقیاد مر خدا رحمت اگر خدا خواهد آنها اسلام آرند و توبه کنند

قتل کند و اگر خواهد که بفرستد و او آنها را عذاب کند بجهت آنکه آنها طاعتان اند و بعضی را دایمان
 مسلم آید و که علق نکوان اهل بیعت و چون از آن سرور گذر کرد و مندر بن عمر و انصاری و غیره
 سفاک کشتن از فرزندان حبشی اند و هم چنین قتل کردند آنحضرت سلی اسد علیه و سلم است غم المردود
 و بر آنها لعن میگردد و از زبان این آیه نازل گشته و لعن ممنوع شده و میست که بجهت عیسی علیه السلام نازل
 فرمود و گفت یا محمد سلی اسد علیه و سلم ان الله ما بعثک لعلنا ناولا سا با انما بعثک رحمة للعالمین
 لعلهم لا یفرحوا بشیء الا ینسبوا لک و انی انزلت فی حق من یستأذنه من ربهم استأذنه من ربهم استأذنه من ربهم
 و من یمنعهم من ربهم استأذنه من ربهم استأذنه من ربهم استأذنه من ربهم استأذنه من ربهم استأذنه من ربهم
 شام را لعنت میکنند فرمود وانی آنگاه آن نکو نواسبتا بکین یعنی من کرده میدارم که شما سب کننده
 باشید و وجه از این آنست که چندی روایت کرده که قاضی ابو یعلی در کتاب خود متذکر الاصول است
 از رسول بن ابی ذر روایت کرده که گفتیم پر خود را که ای پدر مردم گمان میبردند که ما مردم یزید را در
 سیداریم احمد روایت گفت که اشی سب سبکایان بجا آورده باشد او را دوستی یزید بگوید و او باشد
 بجز لعنت نکرده شود و بر کسی که خبر وی کتاب خود لعنت کرده گفتیم در قرآن کجا یزید لعنت کرد
 احمد گفت فقل عیستوان تولى انفسه و افی الارض و تقطعوا ارحامکم کلکم انکم
 لعنهم الله فاحکمهم و اعلمی ابصار هو یعنی قریب است که روگردانی کنید شما ای مردم و فساد کنید
 زمین قطع ارحام کنید و گفته که این آیه در بنی هاشم و بنی امیه نازل شده یعنی مردان و عبا سیان که در
 خلافتها کردند و فساد نمودند و قرآن امیر المؤمنین علی رضویدین تاویل است که سبخوانان تولى انفسهم
 را و کس لام بنی النعمول یعنی ان قلبی تمایا بها الناس لانه جازة خرجهم معهم فی الفتنة و ما یجوز
 ان یشت الذین لعنهم الله فاحکمهم و اعلمی ابصار هو یعنی ای مردم و قتی که بر شما باشد ان طاعت
 طویب است که شما همراه شان و فتنه و فساد برانید و و کاسی آنها کنید آنها باشند که لعنت خدا بر آنها
 باشد که و اگر کند خدا انما از حق دلیل گیر اگر حق تعالی در قرآن بفرماید ان الذین یؤذون
 الله و رسوله لعنهم الله فی الدنیا و الاخرة فاحکمهم است که مرا و از این خدا ایذا را اولیا خداست

بحدت صفات یعنی یوزون اولیاء الله و رسول و درین صورت عطف رسول قبل عطف خاصیت
 بر نام برای زیادت ایتهام باشد عطف جبرکین بر ملا که در بیان تاویل است حدیث قدسی که مختار است
 روایت کرده قال له قتال من عادی لی ولیاً فقد باء ونوفی بالحقاً یعنی هر که با من دشمنی
 کرد پس با خدا برای جنگ بآید پس ایذا را نام حسین علیه السلام که در شریعت و دنیا را الله است ایذا و حد است
 و ایذا را رسول صلی الله علیه و سلم نام حد است رسولی فرموده صلی الله علیه و سلم فاطمة یضعه منی
 ما لا اراها و یؤذینی ما اذاها استغنی علیه یعنی فاطمه یار دایست از من آنچه خوش میگذرد و از خوش میگذرد
 و از خوش میگذرد آنچه ناخوش میگذرد و از ناخوش میگذرد و الحاکمان المنین صلی الله علیه و سلم
 اول من احبهم الحسن و الحسین فقد احبهم و من ابغضهم ابغضهم و من ابغضهم ابغضهم و من ابغضهم ابغضهم
 و الله اکرم و غیره و حسن و حسین برادران من و امان حسین احب الله من احب حسیناً و یبوی
 و غیره از انس بن جابر روایت کرده ان ابی حمزة یعنی الحسین یقتل بارض من ارض العرب
 یقال لیساکر بلای من شهد ذلك منك فلیضرب عن وجهه عاریت و لای اذنه برنگه ایذا
 حسین علیه السلام ایذا آن سر و دست صلی الله علیه و سلم و آن ابن عباس مرویست که این آیه و در
 عاتقه در نازل شده و فیکه منافقان بروی قسمت کردند و قضیه فارس ازین هم معلوم میشود که سر کار از
 امام علی بن ابی طالب را ایذا کرده ایذا پیغمبر کرده و ایذا خدا کرده و سختی لعن شده و چنین است حکم یکجهت
 پیغمبر را سب میکند رسول فرموده صلی الله علیه و سلم الله احب الی لا یجحد و هر چه ضامن بعد
 فمن احبهم قبیح احبهم و من ابغضهم فبیغضهم من اذاهم فقد اذانی من اذنی فقد اذی الله
 فیو شاک ان باخذ رواه الفرزدی عن عبد الله بن معقل و نرندی و عالم ابن بربر از حسن ابن
 علی علیه السلام روایت کردند که آنحضرت صلی الله علیه و سلم را فرموده شدند سلاطین بنی امیه بر سر
 آنحضرت زین امر ناخوش و رنجیده شدند برای تناسل آنحضرت صلی الله علیه و سلم تا احطوا ان الکثرة
 ان انزل الله ولیة القدیلة القدی حیه من الف شهر لکبای بنی امیه نازل شده تا قسم من انی گفته بود
 شما که در سلطنت بنی امیه هزار ماه بودم که در زیاده یعنی یازده سلطنت نرید تا انقضای سلطنت

مردانین هزار مادی و کشته شد و چند سال شده ازین حدیث هم معلوم میشود که از یزید و دیگر مردان
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم را اندازید و بیل دیگر آنکه قوله تعالی الذین بدلوا نعمه الله کفرًا
 واحملوا قوهم دارا وادبهم واصلوا بها وبنی القرا دان مرویه از ابن عباس رضی الله عنهما روایت کرده
 که از عمر بن الخطاب رضی الله عنهما پرسیدم که آنکه کتبتند فرمودند که لا یفلح من قویش بنوا المصیر
 وبنو اسیمیه اما نعمه غیری و کفایتی بودیم بدید و اما بنوا المصیر فقتلوا حتی حین یعنی مراد این آیت
 دیگره اند تا هر ترسین بنوا المصیر و بنو غیری نه و غیر در روز بدر متاصل شدند حق تعالی شمار از ایشان
 کفایت کرد و بنوا المصیر چندی در دنیا فرصت داده شده اند و همچنین امام نبوی قول عمر رضی الله عنهما روایت کرده
 و این خبر را بنی سدر و طبرانی در اوسط و ابن مردویه بخند طرق از امیر المومنین علی رضی الله عنهما روایت کرده
 و بیل دیگر قوله تعالی و عبد الله الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخفمنهم و الذین کفروا کما استخلف الله
 من قبلهم و لیکن الله یدینهم الذین اتوا فی الصلوة لیسجدوا لهم من بعد خوفهم امنا لیسجد فی کثیر کوا
 بی منیاء و من کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون یعنی وعده کرده است الله تعالی کسانی که ایمان
 آورده اند یعنی از شما بجهت اعمال صالحه کرده آنکه خلیفه گردانیم آنها را در زمین چنانچه خلیفه ساخته بودیم آنها را
 که پیش از شما بود یعنی چنانچه بعد موسی و شمع بن نوح و کالب فرخیز علیه السلام خلیفه ساخته ایم و این
 موسی را آید کردند و عالم را با صلح آوردند و همچنین بعد محمد صلی الله علیه و سلم بود عمر و عثمان علی رضی الله عنهما
 و خلیفه سازیم و قدرت بهم فلما را بر ترویج دین شان کردند از ان احسنی شد و اختیار نمود و بیل
 کنیم من بعد خوف شان اگر کفار تابعان دست کنند مرا دشمن یک نشانند با من چیزی نمی گیرد و هر که بعد ازین
 کافر شود پس بنا فاسق و حاج باشد از حکم خدا ابو العالی گفته که رسول صلی الله علیه و سلم بعد بخت ده
 سال در مکه با صحابه دار کفار در ایاد بود و امور بود و بعد بخت بر امور شد هجرت موسی مدینه و قتال کفار
 پس آنرا در کمال خوف بودند که یک دم از صلاح خالی نمی بودند چنانچه بعضی مردان میگفتند که هیچ روز بر ما
 نمی آید که ما من باشیم و صلاح نیم از زمان این آیه نازل شده و این ابی حاتم از ابن عباس رضی الله عنهما روایت
 کرده که این آیه نازل شد و فیکه ما در خوف شدیم بودیم پس حق تعالی وعده خود را انجام داد که کرده بعد خوف

این در اول ملک اسلام فراخی شد چنانچه حق تعالی موسی را بتایید دین او و سزا کرده بود و دیات و جزای
 و عده ندرت داشت قال اما بعد چندی علمای دین سینه بنی اسرائیل را در پیش موسی علیه السلام در بزم داشت
 بعد از شام بنی نون غلیظه شدند و فتح شام کردند و بلاد شام در بنی اسرائیل قسمت کرد و همچنین عده خدا را بتایید
 محمد صلی الله علیه و سلم در وقت خلافت راشدین بنی نجرش است ابو بکر صدیق رضی الله عنه بنی نجرش را قتل کرد و آن
 آرد و دریا گشته شد و در سلسله کتاب اگر نیست فتح شام در عراق و غنیمه در خلافت عمر عثمان رضی الله عنه باشد
 چنانچه این را بطریق مسنده از علی بن مرثدیه در تاریخ البیانات قول علی بنی النعمان ان هذا لا سر لها
 یکن یضیع و لا حدکذا بکثره کما لا یقله صریحه الذی الملهو و حد الذی اعز و ابده حتی یبلغ ما یبلغ
 طلوع من حیرت ما طالع و نحن علی من یعود من الله حیث قال الله و علل الله الذی انما استکلام
 فانه یخرج عدا و فاصحه جده الی آخره قال رضی الله عنهما بنی نجرش است بر حیرت نبوت که اخبار
 بغیب تقسیم که بوضع آمده پس منجز است دلیل است بر حیرت خلافت خلفاء اربعه اگر این آیه مراد باشد
 خلف و عده آنها لازم آید و آن محالست چرا که موعود و موعود یعنی صحابه بودند و خلفاء اربعه صحابه بودند
 او دلیل است بر حیرت مذہب سنت معاجزت بود بنی نجرش رضی الله عنه و برطلان مذہب و انقضای
 که آنها میگویند که این جمعی خائف اند و تفسیر میکردند و تا امر در ممدی موعود و از خوف اعدا افتادند
 و آنچه میگویند که بعد ظهور ممدی این عده منجز خواهد شد که منکر در این قول میکنند یعنی علی سوال الله صلی الله
 علیه و سلم از ان سرور روایت کرده فرمود که خلافت بعد من سی سال باشد پس سلطنت باشد سی و شصت
 بشمار خلافت ابو بکر و دو سال خلافت عمر و ده سال خلافت عثمان و از ده سال خلافت علی شش سال
 یعنی با یام خلافت حسن بن علی سفینه اعتبار کسوت کرده و خلافت ابی بکر و دو سال سه ماه و خلافت عمر
 سال شش ماه و عثمان و از ده سال علی پنج سال و نه ماه و حسن شش ماه و مجوعه سی سال شد و نیز
 این آیه دلیل است بر کفر نریزید و انشال و اتباع و حیرت قال و من کفر بعد الذی لک فاولیک هم
 الفاسقون امام بغوی گفته که ابی تفسیر میگویند که اول کسی که کفران این نیست کرده فاولیک عثمان بودند
 و تفسیر میگویند که این آیه اشاره است بر نریزید و اتباع او که قتل کرد حسین علیه السلام را و همراهیان او را

این آیه دلیل است بر حیرت
 مذہب سنت معاجزت بود بنی نجرش
 رضی الله عنه و برطلان مذہب و انقضای

از اهل بیت نبوت امانت کرده و بی حرمت کردن ناموس آن سرور را و لشکر بردنیه فرستاد و وفات کرد
و مسجد رسول صلی الله علیه و سلم که در فضله سیستان ریاض جنت خراب کرده در واقع حره چیز دیگر که
ازمان از میان آن کو تا بنی میکند و تحقیق بر بیت امدزد و عبد الله بن ابی راکه و اسد بن ابی راکه و اسد بن ابی راکه
بود و کشت خرنده از حسان و ایت کرده که همچنان کی از غلامان یزید بود و کسانی را که در حبس گشته یعنی اصحاب
و تابعین یک لکمه دست نهرا کس در شمار آمده و سلم روایت کرده که و قیل که حاج عبد الله بن ابی راکه
اسما بنت ابی بکر گفت که رسول فرمود صلی الله علیه و سلم و تحقیق کند ابا و عبد الله فاما الکتاب
قریبه و اما البیضاء فلا اخاذک الا باه قال عبد الله بن جعفر الکذاب هو القار بن ابی عبیدة الکلبی الکلاب
ابن جعفر یعنی ملاک کننده مسلمانان حر و دیت که یزید و زکیه حسین علیه السلام را کشت قتل خواهم
نفر که مضمون آن تپیا آنست که امر و از آن محمد صلی الله علیه و سلم انتقام کرده ام از روز بدر
آن ایاتین بر بیت من است و دست من جندب از لیل من من بنی احمد ما کان فضل
و نمر را حال گفت گفت فان حرمت یوم اعلی دین احمد فخر با علی دین سبع بن جرم و آل محمد صلی الله علیه
سلم را بر منبر با سپیکر و زمره و انیان هزاره درین گمراهی فرصت یافتند بعد از آن حق تعالی از آنها
انتقام کرد و چنانچه از قاتلان محیی بن کریم انتقام کرده بود تا آنکه کسی از آنها باقی نماند و دست که سبک
حضرت امام حسین یزید میرزا و کشته یزید صومعه ای فرو دادند بران صومعه مرقوم بود و دست
از حواصی قلعت حسین شفاعت جد و بنی الحصاب انان اهل برید و کلا این است
که نوشته است گفت از قدیم مرقوم است نید اتم که ام کس نوشته است غرض که کفر یزید و از و ایت
اثبت میشود پس اوستی لعن است اگر چه درین گفتن نامه نیست لیکن احب من البیض فی البیض است
والله اعلم

کلمات قدسیه

بسم الله الرحمن الرحیم بعد و صلوة بداند بر قدر که اوقات در ترویج نسبت حضرت مسیح علیه آله
عینت باشد و طالبان خدا را از جان عزیز تر باید دانست چون مایه کمال نشاء و مروت

زمار اگر کسی اندک توبه بوی خدا میکند سیف بر بركات فروز زرد می بیند بر طایبان ایبار تنگای کر
 مشغول بنده بایکریه مشغولی انشاء الله تعالی براه رست می آرد و خود و بجه تمام با تاج س: نت اصفا
 از بخت زمار عزیز و سموری اوقات از خیرات و ترک محاسن با غیار و مدخلی در نفس خرد و سیر
 در حق مائز اناس استقامت بایز و لا استقامه فوق الکرامه است ثباتش بر باریست و
 تودر دلی نهم این آن که بر وازد بجای جان بچو تو باشی بجای که پرواز الله معکرم این است که کش
 اشکالکم والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته والحمد لله والصلى على رسول الله واله
 اللهم اغفر لي والاخواني في الدين وفي الدنيا هم كمال متابعه سيد المرسلين ووافقه
 صلى الله عليه وسلم في اعلى العليين امين يا رب العالمين -

وصیت نامه

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي خلقني من اصلاص المسلمين ارحام المسلمات وطيننا
 ببعثته سيد الانبياء و افضل الرسل والايمان بمن هه الاية الكريمة لم يقدر ومن هو النعمة
 العظمى لم يقدر وصل الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه اتباعه اجمعين اشكر على ما هدانا لهذا
 واحيانا عليه وحقه لا قناس اوار عبد الله الصالحين لوليكته الكاملين خلفاءه النسيب لعمده
 الفكار وفي النفس من المحدث لا لفلان في السيد السند محي الدين عبدالقادر الجيلاني
 غوث التقدير والاسباب الفاضل الكام ما جمع بين الدين حسن السيرة ورضي الله عنه وعن
 اسلافهم واخلد لهم اجمعين ارجو من فضل تعالى ان يميته على اتباعهم وعبادتهم ويطهر
 في دار القرار وما زاد ذلك على الله بغيره بعد از مدد صلوة فقير محمد شاد الله عز وجل في
 پانی نبی بنویس که تمام این غامی بنشاند و سالی سید و عشق که عبارت از مرگ است بر سر آمد و فوضی کند اشک
 چند بطریق وصیت برای اولاد و احباب می نویسد که رعایت سببی از ان برای ذات فقیر غید و ضرر
 و برخی از ان برای وستان فرزندان ضرر و فساد است از نوع اول ارادت و اماند کرد و در فقیه
 از انرا خوشنود و خواه شد حق تعالی برای خیر خواهد داد و گرنه در عاقبت انگیزه ابرم شد و اگر نوع ثانی را

رعایت خواهند کرد و آن در دنیا و عقبی یک خواهند دید و گزینۀ نتیجه خواهند دید نوع اول آنست که
 در مجیزه و تکلیف و غسل و دفن رعایت سنت نکند و در چادر زاری که حضرت ایشان شهید صلی الله علیه و آله
 فرموده بودند در آن تکلیف نمایند و عامه خلاف سنت است ضرر و زیست نماز جزا و بجا است که در امام
 صالح مثل حافظ مصطفی و یا حکیم سکنه یا حافظ پیر محمد بجا آرند و بعد تکبیه اولی سوره فاتحه بخوانند و بعد
 مردن من سوم زبوی مثل سم و بسنم و چهل و شش شمانی برسی بپوش کنند که رسول الله صلی الله علیه
 و آله و سلم زیاده از سه روز زمام کردن جایز نداشته اند و امام ساخته اند و از گریه و زاری زیاده مانع
 بلینج نمایند در حالت حیات خود فقیر ازین چیزها راضی نبود و با اختیار خود کردن از کلمه و در دست و ستم
 و آن استغفار و از مال حلال صدقه بفقرا باحقا ادا و فرمایند که رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود
 الميت فی القبر کالعراق المتغوص بنظرة عوف ما تلقه عذاب اوج او صدق بقدر بد و بدین
 و ادای دیون من که شش بلینج نمایند فقیر و حیات خود نصف و وضع تنگه و مالک نصیب که در
 ملک خود دشت آنرا بشت سهام قرار داده سه سهام با والد و یکم سهم با دو سهام موصوفه از یک
 سهام بفلان و یک سهام بفرزند آن فلان و یک بفرزند آن فلان و فرخته سلفش خشنه بهر یک
 مالک حصه ساخته بود لیکن تا دم زبست خود بمسول پنج حصه با ولد هر دو دختر میداد و باقی را
 سه حصه کرد و یک حصه برای پنج خود میداد ششم یک حصه بفلان و یک حصه بفلان میداد و دم بعد از آن
 من هم تا وقتیکه دین من ادا شود همین قسم تقسیم کرده حصه من بفرزندخوانده من میداده باشد و این
 سید بن محمد بن ابان ادا داده مراد و دختر فایز الدین سازند تفصیل قرضها که در ذمت در بنده
 اخراجات و زمره آنکه نوشته ام و چینه های مهری من نزد قرضخواهانست و ادای آن تاوان
 نمایند و همیشه شریفه حضرت شیخ رضی الله عنه را هر یک بقدر خود خدمت کردن لازم بود
 دانش علی الموسع قد لا یكلف الله نفدا الا و سعیا فیه در سال تمام ده من گندم و پنج شش
 و سه نقه بایشان میدادم ازین قرض نشود ده بیکه زمین چاه میدانی و والد و والدۀ و لیل الله از
 طرف خود برای مرزا لالین وصیت کرده بود بایشان میرسد و من از طرف خود بیکه غلام

زمین چایی فروغ از وضع نگه جای ایشان مقر فروده بودم لیکن ایشان بران تفسه نکرده اند که
 گندم و یکه و پیرقه در ماه ایشان سیدیم درین هم تصوف نشود و توبیخ نگه میراث به پوری حدیث
 من نیست محض قصد حق حضرت مرزا صاحب شید است ضعیف اند و راهی خدمت ایشان
 تفسیه نمایند نوع دیگر که برای پس ماندگان سفید است که دنیا را چندان مستبزه دارند اگر کسی
 در طفلی و اکثر جوانانی میزند بعضی به پیری میرسد تمام عمرشان هم در اندک فرصت مثل ما میروند
 بنده اند که کجاست معامله آخرت که انقطاع پذیر نیست بر سر سبزه حق تعالی میفرماید اذ الشما له عقل
 الی قوله عملت نفس ما قدمت واخوت المبی باشد باین لذت قلیل که آنهم سیخ کشی بیشتر شود
 لذات قوی دائمی را بر باد دهد و بالآمال مادی گرفتار شود و نفوذ بار سبزه ناپس جانیکه مصلحتی است
 و مصلحت نبوی با هم متعارض شود مصلحت دینی را مقدم باید و پشت کسیکه مصلحت دینی را مقدم
 میدارد دنیا هم بر وفق تقدیر بوی میرسد رسول فرمود صلی الله علیه و سلم من جعل الهوم هماً
 واحداً هو آخرته کفی الله هوم دنیا یعنی هر که مقاصد خود در یک مقصود و خسر سازد مقصود
 آخرت منظور دارد و کفایت کند الله تعالی مقصود دنیا را و او کسیکه مصلحت دینی را مقدم دارد
 نگاه باشد که دنیا هم ادر است نه چنانچه بیشتر درین باشد همچنین است پس خسر دنیا و الاخره شود
 اگر دنیا دست به در اندک فرصت وال پذیرد و خسران ابدی لاحق شود فقیر باشیم خود خیر را
 مردم را دیده که بدولت سیدند باز از آنها اثری نمانده فقیر و برادر فقیر و بدفقیر خدمت
 قضا مبتلا شد نه هر چند اینجا بپای حق این خدمت از نادانند و خصومنا این فقیر را تفسیر که بیشتر
 عمر در زمانه فاسد تریافته از نخبه نامدم و مستغفرام اما بجز الله توبیخ طمع ازین خدمت نکرده
 و از اکثر بنای روزگار نوعی بخوبی کردم احمد الله علی ذلک از نخبه بفضل الهی امید مغفرت دارم
 مقصود صلی در نیت فقیر همین است اما بیکت همین عمل جمله مسلمانان بلکه بنود هم هر کس که ملاقات کرد
 معزز داشته و غنیمت شمرده و اگر نه علما بهتر از من موجود اند کسی نمی پرسد و از باطن کسی دیگر از
 چه خبر است این لیلیست بر آنکه اگر مصلحت دینی را بر دنیا مقدم داشته شود دنیا هم از وی گرفتار

نبیه و مضرعه میدیزد آن را متقی پس از شرف نمان من کسیکه خدمت قضا اختیار کند
 طبع و خاطر داری ناخوش را دخل دهد و بر دایت معتبر نیستی چنان نماید و از حلیه تقدیم بصلحت و منی بصلحت
 دینوی آنست که در شاکت دیناری استظور دارد چون درین مانه درین شهرند پس انصر
 بسیار شیوع یافته است شرفا بیشتر بر علو نسب با رفاه و عیش نظر میدارند اول عایت من باید کرد
 یکی رفعتی یا ستم بر فضل اگر صاحب دولت عالی نسب باشد نباید داد و زیادت سواى دین
 تقوی هیچ کار نخواهد آمد و نسب را نخواهند پرسید عمو که درین اه فلان این فلان چیزی نیست
 و دولت اعتبار ندارد که شوق از تداول است المال غایب و هیچ و دیگر باید دانست که اکمل
 الاکملین از نوع بشر بلکه از ملائکه هم سید المرسلین محبت صلی الله علیه و آله و سلم هر کس بر قدر بان
 مشابست بهم رساند در باطن ظاهر و صفات جلی که کسی علم و اعتقاد و عمل و عبادات اکمل
 بمان قدر کامل باید دانست هر کس در مشابست در چیزی از ان قاصدست همان قدر و بر آن
 باید دانست لهذا محبت کمال اتباع سنت نبیه که اولیای نقشبند یا اعتبار کرده اند گوی مسابست
 برده اند و همین کمال مشابست بجهت کمال متابعت دلیل است بفضیلت نشان اگر محبت قاصدست
 از کمال متابعت انجناب کوتاهی کند و بر ادای واجبات ترک محرمات و کمالات و مشبهات عبادات
 و عادات و معاملات مخصوصه در معاملات قناعت کند انهم بسیار غفیر است گوشت نوافل و ایان
 مستحبات کمال اشتغال بنین و عبادات و عادات از و میر نشود رسول فرمود صلی الله علیه و آله
 و سلم ان اتقى الشیء انما استبى الدینه و سر ضیه و من وقع فی الشبهات وقع فی البیض
 ایستاق فی الصبیحین یغفر ما یان اولیا الله المتقون نیستند و ستانند انما یستبان شیء
 عبارت از ادای واجبات ترک محرمات و مشبهاتست نازک است نوافل و ایان مستحبات و محرمات
 بر زائل نفس است از نفاق و عجب کبر و خند و حسد و ریا و سمع و طول الی و مضمون دنیا و ماندن آن
 بعد از ان محرمات که بافعال جوارح تعلقی دارد و در کتب فقه مبین اند و اگر محبت زین مرتبه کم شود
 کند و از شوی نفس و شر شیطان مرکب محرمات شود پس اینچ املاف حقوق العباد باشد از ان

باید کرد حق تعالی کریم است پیران عظام شفع انداخته ایست و مستحق العباد و شش نمی آید
 آیات و احادیث و در باب بسیار انداین بر تفسیر آن نتواند شد حدیث المسلم من سلم المسلمین
 من لسانه و یدیه و حدیث ان محب للناس محب لنفسه و تکراره ایست و ما لکم فی الله
 و رجا کافیت **شعر** مباحش در پی آزار و هر چه خواجوی که در شریعت مانع از برین گناهیست
 یعنی غیر ازین مثل گناهی نیست و دیگر انصاح که برای دینی دنیا مفید است آنست که از اتباع نعم
 و زین و منکر و نوکر و غلام و کنیز و رعیت یا هر یک چنان محاشرت باید کرد که آنرا رضی
 او دوست دارند و از کثرت اخلاق و تنوعاری و عدم تکلیف لایطمان در عایتها بجان گردیده باشد
 و اگر بعضی از آنها از حسد یکدیگر اگر ناخوش باشند آن معتبر نیست مقبولان خود را از ادب و
 فرمانبرداری و ضد تنگداری مضی دارند مگر در آنچه بمعصیت است مگر لغز رسول فرمود علی علیه السلام
 و سلم لا طاعة للخلق فی معصیة الخالق و باقران خود را از فرمانبرداری و در میان و
 هم معینان و همالجان با خلاصن محبت و تنوعاری و تواضع باشند دنیا جایی مناسب برای مالت
 دنیوی با هم تقاطع کنند هیچ فایده نرساند مگر و قبیله با هم سناخت و مخالفت کردند و اگر کسی
 اندیشه دشمنی باشد آنها را با احسان نکوی نرسند و درنگون باید کرد نسبت آسایش و گنجینه
 این دو حرف است و با دوستان تملطف با دشمنان مدارا قال الله تعالی ارفع بالحق
 هی احسن فاذا الذی بینک و بینہ عداوة کانہ ولی حمیم و ما یلقها الا الذین صبروا
 و ما یلقها الا ذو حظ عظیم و اما بنوعک من الشیطان ترغفاست عذبا لله
 هو السميع العالم یعنی دفع بی کن بخصیلتی که نیکوتر است یعنی بدی دشمنان و نیکوی آنرا
 با آنها از خود دفع کن پس ناگاه شخصی که در میان تو و او دشمنی است دوست و محب خواهد شد و می کند
 آنچه بدی که کسی صبر کند و مگر کسی که صاحب نصیب بزرگ اند و اگر دشمن شیطان را بدین
 کار مانع شود او را بخواند پناه جوی بخدا برستی که خدا سميع و علیم است آیین حکم در حق کسی
 که بدی برای دنیا دشمنی و ناخوشی باشد اما کسی که فایده ای بدی دشمنی باشد مثل نفی

و خواب و مانند آن از آنها موافقت کند تا که از عقائد فاسد و توبه نکند اگر چه بد ریای پیر باشد قال الصمد
 تعالی یا ایها الدین امنوا لا یفصل واحد منکم و عدوکم الا بولیاء الی قوله لا یتفقکم احکامکم
 ولا اولادکم یوم القیامة یفصل بینکم در فاندان فقیر همیشه غنا شده آمده اند که در عصر
 ممتاز بودند و ناز فاندان فقیر احمد اسد این دولت بهم رسانیده بود و خدایا بایم زد در حلت کرد و دل
 و صفوة الدین را هر چند خواستم در تحصیل این دولت تن ندادم و هر چه شست اینقدر عبارت فتاوی که نمیشد
 اعتبار ندارد و باید که خودم درین امر اگر توانم که شش شش کنند و فرزندان خود را سعی کنند که اینست
 لازول کسب نمایند که هم در دنیا و هم در عقبی شمر بکارتست علم با تست از دانستن حسن تعبیر
 و اخلاق و احوال و اعمال که علم عقائد و علم اخلاق و علم فقه متکفل است این علم به دن در یافتن
 اولاد از قرآن و حدیث تفسیر شرح احادیث اصول فقه و در یافتن اذال البعین خصوصاً اند
 از بعد از هم اسم و لغت و صرف و نحو صورت نمی بندد و در اکثر فتاوی بعضی روایات بی اصل
 نوشته اند در یافت حال صحیح و تقیم سائل بدون اینست علوم نمیشود درین علوم سعی باید کرد و خواند
 حکمت فلاسفه لاشی مضرت کمال و در ان مثل کمال مطربانست در علم موسیقی که موسیقی هم
 از فنون حکمت ریاضی مگر منطق که فایده همه علوم است خواند آن البته مفیده است +
 فصل چهارم در کتاب حضرت مولانا شاه ولی السید رحمت دهلوی رح

بسم الله الرحمن الرحیم

مکتوب اول بنام فرزند صاحب - فدای عز و جل آن تیسیم طریقه احمد دیمی سنت نبوی
 دیگر که ده شسته سلیمین را متبع و مستفید گردانا و از فقیر ولی اسمعیل عنه بعد سلام محبت شما کرم شرف
 منیر منیر باد و صیغه شریف که شتون بود انواع الطاف و درود فرمود و فقیر زاده شقت سالی نشسته
 این فقیر و اولاد و فقر نو احمد که اهل الین در اندگان کینند ازین مروت قها مستحکم گیرد و احسن اسر
 الیکم ذکر که اسم تعالی منیر عنه و بابت آمدن درانی و نیامدن او اشارتی رفته بود مخد و مافتر تا فیکه
 داعیه الهی برای چیزی دارد نشود حقیقت آن حال نمی شناسد تا حال بیج داعیه نشده است نظیر تخمین

نتوان گفت قلمی شده بود که بعضی قائل را بصورت اسوله خام نوشت خاطر شائق آن فائق است مکنند
 که زود آن عدد بخر گردد - مولوی ثناء الله صاحب صحیحین استماع نمودند متکسب سه بلکه عشره مندا
 اند نیز بی قیمت سالی توقع است که آینه ظهور رسد و بعد از آن احرام محبت شریف بنده هر قدری که
 وقت شریف بگذرانند کند یکایک و کمال محبت افزای این فقیر شکسته بال میاید بود و السلام مکتوب دوم
 نیز بنام مرزا صاحب - خدای عزوجل آن قییم طبعه احمدیه خصوصاً طبعه صوفیه و ما آن تعلی بالارواح
 فضائل و فضول را در یکاه سلامت داشته ابواب برکات بر کافران نام مفتوح گرداناد و مکتوب گرامی بود
 نمود بر محبت مزاج شریف حمد الهی بجا آورده شدن بعد که از خیری اطلاع بر صحت عاج یافته باشد که سبب
 سرور خواهد بود این مرد بخوابد که پیش از وقت معین مقصد خود حاصل نماید قصه عمر بن عمر بن عمر بن عمر
 بجا آمده با آنچه از توبه و تبری از اعوان سوی تقریر میناید خالق خطرات و مالک ناصیه مکتوب سیم
 فقیر زاده بابا تاس ناد حق خویش مجبوری اند - شاه اهل اسلام صاحب با نیت اندا سکین فقیر پرده کرد
 میباشد درین مدت چندین مره ملاقات شده و خیر و مافیت همیشه می آید شائق ملاقات شریف اند
 و السلام مکتوب سوم نیز بمرزا صاحب - شمع اسلامین با نادات قییم الطریق الاصدیه و روی یاف
 الطریق توجوات النفس الکلیه سکین فقیر ولی اسلام محبت شام سیرساند رقیه کریمه و در و فرمود
 احمد مدعی سلامتکم و فایزکم از کرام اخلاق مر جواست که بدعای ظفر الغیب کرم فرما باشند آنچه در باب
 فضیلت آداب عبدی غان اشارت نموده بود علی الراس والعین تا حال با شرف انور را و ملا اکرم ابواب
 مکتوبات مفتوح نیست باینکه ابواب مکتوبات التبعیه نخواهد ماند و السلام و الاکرام -
 فقیر زادگان هر یکی مدعی دماست و اوقات اجابت کرم فرما باشند مکتوب چهارم نیز بمرزا صاحب
 خدای عزوجل آن قییم طبعه احمدیه را در یکاه سلامت داشته ابواب فیوض برندگان خود مفتوح دارد -
 از فقیر ولی السعفی عنه بعد سلام واضح باد که مولوی ثناء الله صد بار قییم کریمه رسیدند و جب سهرت گردید
 قصد ایجاب سبب بعضی اسباب که شرح آن بمطبی نخواهد اتفاق افتاد توقع است که در اوقات مر جوا
 دعای سلامت از اوقات ظاهره و باطنه در حق بنده ضعیف فرزندان و متعلقان بوجه می آید باشد

اول السلام - برادر میمان اهل ائمه شفا یافته اند لا قبلی از جراحات باقیست امید داری نیست که
 آن نیز بهتر شود و از جانب فقیر که فقیر آنجاست برده کرده هستند ازین سبب نامه علیحدہ نوشته اند
 مکتوبت بجم خواجہ محمد امین و تحقیق محلی از نسبت آنحضرت تعبیر وجود موهوبت بیان تقلید آنحضرت
 نمیروی از مذہب فقہا و ائمہ اربعہ برادر محمد امین اگر مبادیہ بشود و چند سوال کرده بود و جواب
 آن بن اجمال و تفصیل نوشته شد سوال اول آنکه نسبت بانست کدام طریقہ از طرق مشہور
 شایہ ترست گفتیم در اف اشغال طریقت صحبت متصل تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اقوی در اتصال
 من طریقہ نقشبندیہ است در نسبت باطنی اندامی من بطریقہ جیلانیہ است زیرا کہ اصل در طریقہ نقشبندیہ
 حفظ صورت و بنیہ حضرت حق است در مکرہ آدمی اشارتی با آنجا قطع است آنصورت اجمالیہ
 و بنیہ حضرت حق است این طائفہ آنرا واسطہ گرفته اند تا بران مداخلت کنند و سر وقت که خوانند
 از ان اشغال کنند بحقیقہ اتفاق وصل در طریقہ جیلانیہ مذہب مع و سرست تا چون مذہب شدند
 سر وقت آنرا اعمال کنند معرفت محلی اعظم میر شود و در سجادہ و خلافت شارات سلف بحال خلف
 اقوی نزدیک من طریقہ حشمتیہ است اقوی نزدیک من باعتبار دلیل کتابت است اشبہ اصول
 طریقہ صبیہ طریقہ سرور و یہ است اگر چه فقیر را مناسب با طرق بسیار است اما این چار چیز ازین چهار
 طریقہ استفادہ کرده ام جزئی السعدنا اہلما خیر الخیر و فائدہ دیگر زاید از جواب میگویم کہ بعضی وقتا
 مراقبہ حاضر کرده شد بر من ابدا و مرا آنحضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ و حبیب ہر گز نوری یا فخر
 کہ آن نور غالب شد است در بابت پیدا کردہ جمعی کہ دو صد کس باشند یا زیادہ و آنرا استوار
 یا فخر اعمی جد و آن با اصطلاح نقطہ بحث است اگر چه گاهی باعتبار دنیا باشد و گاهی باعتبار دیانت
 و علم و دیدم کہ آن نور بطریق وراثت نسبت بمن انتقال کرده است سوال دوم آنکہ صوفیہ فرمودہ اند
 کہ ہمہ نمای بشریت بود موهوب سیدہ سوسنی اندر دخت آتش دید و سبز تر شد آتش از آن
 شہوت جسمی و صاحب دل و انجمن انکار یعنی فانی بشریت و وجود موهوب
 چیست گفتیم اتفاق ملک و صوفیہ واقع شدہ است کہ بی آدم بر سہ طبقہ مخلوق شدہ اند آنکہ بعضی

غالب ترست آنکه نفس سبیده از زور او ترست آنکه نفس نطقی و قوی ترست پس آن دمی که ابتدا
 حال مغلوب یکی از این نفسها خواهد بود یا مغلوب و نفس بر او برتری که آن غالب میکشد و هر دو چون تو بر کرد
 مستقدمات شرع را عقل خود جدا داد و احکام شرع را در جمیع احوال خود پیش گرفت و او را باستی نماز الا بعد
 اجازت شرع چه در باب سعید چه در باب شهید بشیرت و غانی شد و شرع و نفس او بشیرت باقی ماند و حدیث
 که یومین احد که منی بیکون هوا تبعاً لما جئت به اشارت همین مقام است چون از این مقام تر
 واقع شود و محبت حضرت حق و دوام توبه با ولازم گرفته و مغلوب آن شد و او را باستی نماز الا اتصال
 بی کفایت قبله نماند توبه و انجذاب خاطر او را الا همین معنی در حق و باقی گشت بخت و اینجا دو راه پیش آید
 یکی راه نور القدس و محراب ربوبیت آن شاهراهی است بذات محبت و دوم راه توحید افعال و صفات و
 احتمال الیشیاد حقیقت آمده و طلوع آن از کوه انا خود و انا هر دو وجودی بعد از ان استقلال آن حقیقت
 واحد و خیال خود بعد از ان تمام هر دو راه یا یکی می آید یا نه و او را با آنکه هر لطیفه یکی دارد و حکم یکی حکم
 دیگری را از محبت میکند و مناقب آن تفرقی اندازند در میان ظاهر و باطن این شخص است در کار
 او دل یا یار بجای و نفوس تشنه کارهای مناسبه آن میکنند و سیر روح کیفیت اتصال شرف میشود و یا
 بلطفه غفیه بعرفت حقیقه واحد شرف میگرد و این او چه محبوب گویند و این در سبب اشاره به است
سوال سوم آنکه حق تو در مسائل تقیید کرد ام مذنب است گفتیم بعد از اسکان جمع میکنم در مذاهب
 مشهوره مثلاً صوم و صلوة و وضو و غسل و حج و زعمی واقع میشود که بمایل مذاهب صحیح دانند و عند تعذر
 الجمع با قوی مذاهب از روی دلیل موافقت صحیح حدیث عمل نمایم و خدا ایتعالی انبیه فرموده است که
 فرق در میان قوی و ضعیف کرده شود و در قوی مجال استغنی کار میکنم تقلد هر مذنبی که باشد اولاً از مذاهب
 مذنب جواب بگویم خدای تعالی بر مذنبی از این مذاهب مشهوره معرفی داده است الحمد لله تعالی -
مکتوب ششم نیز خواججهما این در جواب بعضی سائل بسم الله الرحمن الرحیم مع غفر الله
 خواججهما این سلامه تعالی - سوال کرده بودند که لطیفه غالب من بین لطافت من که ام لطیفه است
 لازم شد که آنچه در دل از این باب القا شود ذکر کرده آید - باید دانست که لطیفه قلب هر چند یک

لطیفه است اما جوهر و طبقات شش دار و دومی دار و بجوای دومی دار و مایل بنفس شهویه و دومی دار
 مایل بنفس سمیه که منبع آن نزد دل منسوب است طبقات است از طبقات دل دومی دار و چو مندر برنج و پنجه
 روح نیست جوهر و طبقات شش دار و دومی دار و متصل بقلب دومی دار و متصل بنور القدس دومی دار
 لطیف نفس و آنچه از میان لطائف عزیزش را الیه بقوت و استقلال قیاز دارد و دومی است از جوهر که
 بر روح نزدیک است و دومی از جوهر روح که بقلب مایل است پس غالب آنست که اسما علم که ملو بفرقه
 طهارت و عبادت و نسبت او سیئه و یاد داشتی که غالب بر انفس باشد و محبت اهل الله بود پس الفت
 بیشتر بود و فتح کار این عزیز ازین چیزها و مایه سبیلین چیزها باشد انشاء الله تعالی و اگر اتمام سیر لطائف
 مقدم است آخر کار رجب بهین چیزها باشد استقرار در بین موطن - مکتوب مفقودم بخواجه علمین
 در دفع شبهات مکتوب حضرت معبد و قدس سره که در باب فلت حصول این مرتبه غلطی با حضرت
 سلی الله علیه و سلم بواسطه بعضی افراد است نوشته اند و از ان منتهی نفس خود داشته اند -

برادر عزیز القدر خواججه علمین اگر چه الله تعالی بشوهره - سوال کرده بود که حضرت شیخ معبد و قدس
 الله تعالی سره العزیز در مکتوب نو و چهارم از جلد ثالث غیر آن نیست تصریح کرده اند با آنکه آنحضرت را
 سلی الله علیه و سلم بعد هزار سال بواسطه بعضی افراد است مقام فلت حاصل شده و دعای الله صلی
 علیهم اجمعین علی ابوابهم متجارب گشت باشاره مفهوم میگردد که مراد از ان فردوات حضرت معبد
 و این مقدمه بظاهر مورد اشکالات کثیره است از آنجمله آنکه توسط فری از افراد است و حصول مقام فلت
 که از اعلی مقام است منزله فضل و بر ذات حضرت خاتم الانبیاء علیه الصلوات و التسلیات حضرت
 معبد و زعم متعددی جواب این اشکال خود شده اند که خدام و علما اگر برای سولی و خدمت لباسی فاسد
 طیار گشتن هیچ فرغی از ایشان لازم نمی آید و فیه انیه و از ان جمله آنکه در حدیث صحیح وارد شده است که ان
 الله اتخذ فی خلیلکما اتخذ ابراهم خلیلا و این حدیث نص صریح است و اثبات فلت
 مرا آنحضرت پس قول بعدم حصول آن مرتبه الا بعد هزار سال مخالف حدیث صریح صحیح باشد گفته نشود
 که مراد از این فلت که درین حدیث وارد شده مطلق محبوبیت است و فلت مصطلحه فلا اشکال بر آنست

بخت ابراهیم ازین تا دلیل با سبکند پس درین سلسله آنچه نزد تو تحقق شده باشد بنویس باین سبب بخاطر
 رسید که هر چه در حالت اجتهاد تو فوق تخریر آن باید بنویس باید دانست که کشف ابله است درست
 ولیکن در بعضی اوقات حقیقه الامم بطریق اجمال درمی یابند و در بعضی اوقات تفصیل و در بعضی اوقات شیخ
 بشیخی و در بعضی اوقات بغیر سجاوت مستبعان کلام صوفیه لاچارند از دانستن اجمال تفصیل و اغراض نظر از آنجا
 که قابل ادراک در میان کلام محمل مفصل می باشد پس ناشناختن آن را می که در هر طایفه از زمان فعلی دیگر نمیکنند و درین
 زمان فعلی دیگر در میان مردمان متفوق شد چون در حضرت قائم علیه الصلوات و التسلیات سبب
 علو مبارکین ایشان در علم فقهی که بردست ایشان بر مردمان القا شده است سبب ظهور و اشتغال و
 بنوری که از محراب بیت حضرت ایشان سبب آورده و لاسباب اخروی لافطیق این تفسیرها سبب اعتبار و بخوان
 خطیره القدس و شیخ آن رو پوش آن منظره آن متشکل و صورت هر چه ازین قبل متوال گفته شده است هر
 چه که در عالم پیدا شود و در تبارگی بر روی کار می آید خطیره القدس میشود و سبب اعتبار و نفوس
 بنی آدم که طبقه بعد از بنی آدم میشوند و اهل لیب است که این امر را اجمالاً دراک کنند و باین نقطه تعبیر نمایند که این
 کمالات کمال آفتاب حاصل شده است و تفصیل این کلام و ابغای حق آن آنست که گفته شود که در صله کتب السیم
 انقضا کرده است که بعضی شروح و تفاسیل و عکوس قبل اعظم در هر عصری پیدا شود و فشار آن مجرب است شخصی
 باشد اگر کل آن مجرب است بآن نور محمد و بمنزله شعلی تجلی اعظم و شایع اعراض آن جوهر انور گردد و آن ظهور
 نور دست بحسب اطوار و ادوار و ظهور و دست بحسب اشخاص و زمان این تغییر شاری کرده باین قسم ظهور
 و باین قسم اشکال درین اهریت با همان آتش حسن و اگر در کار شد چشم و در اسرار مدام یا زلف او را شانه ام
 چون این مقدمه منتهی شد دیگر نیز باید دانست که حقائق اجمالی که بر اهل مد ظله میرسد و چون لغت معرفت از
 آن کوتاه است این ملاحظه فعلی از کتاب سنت که بحسب فرقی اشاره و اعتبار بر آن عمل توان کرد و بگردان و آنرا
 عنوان آن حقائق اجمالی فاضله بر قلب ایشان بگردانند و باین مروط می یابند و آن معارف غامضه را
 در پرده آن اظفار اسیر نمایند و تفرسان از سلاطین کنندگان بالآرامست که از خصصیت این لفظ اغراض نظر
 کنند و ملاحظه و همان حقیقت اجمالی و معرّفه غامضه سازند پس فماینما قامت لفظ غفلت و استجاب و ملاحظه

الله جل جلاله علی ابراهیم و تصویر و اثر که مرکز دقت و است محیطان کمالات
 ذات باز می و در آن مرکز و اثر نام که آن مرکز جویت است محیطان است از جویت همه نیز نگین
 اشاره و اعتبار است اعراض مثل این مقدمات از پیش و چنانکه در صورت دایت اسدایمی اعراض ^{نفی}
 ایناب اظهار اسد و یاد بر و ذنب چینی ندارد و چنین است سخن و حقیقت قرآن حقیقت کعبه و حقیقت محمد
 بیان و اثر و اقواس پس خلاصه کلام آنست که بعد از الفتح و در دیگر شده است که بعضی اعتبارات اجمال
 فیوض مقدمه است مثلا احوال قلب و روح و سر و غیر آن همه ممل شده و میت جویت پیدا کرده و بعضی اعتبارات
 تفصیل فیوض مقدمه است مثلا مسائل مجربت و الیه کبری و این و در مفصل تر است از او و اسبقه و ^{تفصیل}
 احتیاج این و در شرحی مطلب که این در حق گنجانش آن ندارد و با جمله شیخ محمد و ابراهیم این و در و اند و با
 معارف مختلفه این و در که از زبان شیخ بطریق و مراد یا سر زده شیخ قطب ارشاد این و در است و در
 بسیاری از کلمات بادی طبیعت و است خلاص شده و تعلیم شیخ تعلیم حضرت و در او دارد و گوشت کائنات
 و شکر نعمت شیخ شکر نعمت فیض دوست اعظم الله تعالی له الا جز رفیع در اکثر معارف که شیخ زبان فتح و در آورده
 مصدق دوست مثل اشاره توحید شهودی اگر چه شیخ از مراد یا داران تجاوز نکرده و سخن بی پروا و انحراف
 و مثل قول بختانیت علماء اهل سنت و معارف اجمالی که تعلیم اندیا علیهم السلام اخذ کرده اند و مخالف نبوده
 انما با تحقیقات صوفیه زیرا که معارف علما مقصر است بیان خطیره القدس و حق علم و آن متعین است در تفسیر
 کلیه بیان صورتی که در مرآت متعین شود و این تعین بساطت ادلی چند مراد بر تر است ایشان هر چه
 مرتبه خبر می دهند می باشد درست است و در صورت واجب است قول بحد و شاموی الله و قول مراد
 که تعلقات بتجدد داشته باشد آیه است نیز و یک فقیر و شرح معارف شیخ محمد متعین شده و اگر تحقیق
 و انشودانه در حل این اشکال و می توانیم گفت که غرض شیخ ثبات اصل غلت است آنحضرت صلی الله
 علیه و سلم در اول امر بغیر توسط و ثبات توسط خود و در فیضان غلت بر بنی آدم بآن مبنی که توسط او بعد بزار
 سال مردان حصه از غلت یافته و در میانجی خدشینی آید زیرا که فضا افاضی مثل مقتدا و میبج جسم
 شدن توسط خلاصه تحقق شده است و چنین بر عالم که سبب او معنی هندی شوند و تابع حضرت خاتم الانبیا

صلی الله علیه و سلم درست کنند آن عالم و اسطعمه و دعوت مقتدا بود آن حضرت مر آن قوم را خواهد بود انک
آن یکا برهست انکه الله تعالی اولاد و آخر او ظاهر و باطن او صلی الله علیه و سلم خیر خلق بعد از او و سبب و سلم تسلیم کشیده
مکتوب ششم نیز خواهم چند امین در کشف اسرار تفصیل نبوت بر ولایت - برادر من خواهم محمد امین اگر رسد
بشود و از تفصیل انبیا علیهم السلام برادر لیا رضوان الله علیه سوال کرده بود و نه باز که اتفاق اتفاق انوار
بغیر ملاحظه آثار و بغیر تصور رطوبی که قبول آثار انداخته بقول نیست شایسته را بر تفصیل بنادون یا صلور را
بر ماضی راجع دانستن بغیر آنکه نسبت این ماضی یا نسبت این حال تباهاست که گفته بقول نیست هر حقیقت
ذات خویش فواره ایست از دریای وجود و جوشیده فی نوان گفت که یکی از دیگر ی با اعتبار وجود و بهتر است
انیتوان گفت که این تعین که وجود خاص شده است از آن تعین دیگر با اعتبار و وضع خصوصیت بهتر است
نیتوان گفت که این تعین که وجود خاص شده است از آن تعین دیگر با اعتبار و وضع خصوصیت بهتر است
گفت که لوازم آثار هر حقیقی با اعتبار اشیا که اقرار آن حقیقت بهتر است که هر یک مسلم از تجویز این اظهارات
تجاشی میکند پس موی تفصیل بغیر تصور رطوبی که قبول آثار هر حقیقی کند و آثار یک حقیقت در انجا نفع و ملائمت
باشد از آثار حقیقت دیگر معقول نیست هر چند در محاورات تعرض آن موطن کنند از در ان نیست و ملائمت
که ادم موطن کرده اند شایسته است بر گاو تفصیل می نمایند و نظر آنست که گاو و اسب بر دو آدمی ملائمت دارند
و آدمی مستنفع از هر یک میکند پس با اعتبار ملائمت بودن با آدمی و لغایت حاجات و تامل کردیم درس را و می
که در کار ناز و گریه و در کار باد و شادمانی مجاهد است نفع میدهد و گاو و آدمی که در محل اتفاق و حرمت خوب
که کار دهاقین مجاهد است و در سیر سانه و فرقه اولی اعظم و اشهر نماز فرقه ثانی پس اسب بر گاو و بز و گاو و آدمی
اگر بعضی مقالات این مقدمات امطوی گذارد عقل سلیم از ان اجمال نیکند و قبول که بعضی انعام ضعیف بشود را
عالم طبعانی پیدا کنند و در طلب ملائمتی و منافاتی که سبب اشتها را آتش شده است انقدر و ملائمت فیما
میشقون مذاهب و لیکن بحث ما در فرقه ایست که ادناحقا ائمه شیعه که ادمی در حال نبات است و
همین تریاک ابر زهر همان بنادون با اعتبار حقیقت نه است با اعتبار آثار آنها زیرا که زهر نباتی باشد
حیوانی کمال صورت است چنانکه تریاک کمال صورت نوع خود است هر یکی حال را از وجه حال حقیقت

شرح کرده است لیکن چون هر دو وار شدند بر انسان حیواناتی که با انسان ملاست دارند و آن یک منافذ بود
 باین اجسام و آن گیر لایم سخنان کی و استقیاج دیگر می مسلم الکل گشت هیچ آدمی و ترجیح کی بر دیگری سخن نام
 باز این اشیا مغضوله و بعضی احیان نسبت بعضی اشخاص انفع میباشد از اشیا فاضله مانند که او چون سعی ارض
 آثار و آن شوم لایم تر میشود و از اسب چون نقیض شخصی و ذی محتاج شومیم بر لایم تر میباشد از تر پاک چون
 بستن محتاج شومیم سنگ ملائمت است از ذریب فضیلت ملائمت در اکثر احوال اشرف احوال اکرم است
 از ملائمت و اقل احوال انفس احوال اوضاع افراد نظری آدمی بفرقی پیدا کرد پس مضطر شده اند اما
 نوع فضل فضل کلی و فضل جزئی چون این مقدمه و نه گشت ما که تفصیل انبیا را در لیا از جهت حقیقت نبوت
 ولایت است و با اعتبار اقران آثار جزئی یعنی بی و در بلکه باعتبار طوئیس است که اثر نیز را از آثار هر دو حقیقت
 میشود و آثار یکی ملائمت است و با اعتبار اشرف و ضلع و اکرم احوال را آثار آن دیگر و همین است معنی فضل کلی و
 آن موطن می بود و بی آدم است آن آثار تندی نفوس است معلوم ماخوذه ایشان و در باب انقیاد ایشان و در سطح
 علوم ایشان باعتبار ترمانیت لسان قدم و ضرب تشریح بر ایشان مانند جاذبه و در سطح حقیقت مطلقه
 ایشان را و حقوق خود ایشان را آشنا کردن و وجه مفاسد و نیوی و اخرویه از میان ایشان بر انداختن و انچه با آن
 و در اینجا هیچ شبه نیست که انبیا افضل المذا و لیا جمعی که ولایت ابر نبوت فضل نهاده اند اما لیا اعتبار این طوین
 نموده اند و حقیقت کار را نشان داده و بر همین بحث قیاس باید کرد و فیض شریفین بر حضرت تعضی رضوان الله علیهم که
 باعتبار ترقی و پیشروی و افاضت حقوق خلافت و کثرت فروع اسلام و جمع کلی بی آدم در طاعت شریع و اطاعت
 ناره و ناسایت ایشان و مخالفت شرع و مانند آن پس کسیکه در اشکیاک کرده است بلاخط قوت قرابت
 یافته است شجاعت مانند آن بجز سخن بی نبرد و است السلام مکتوب هم نیز بخواجه محمد امین و سر تقدیم و در
 قرآن مجید نزول می بر سلطت ملائکه و بیان حقیقت قرآن استغاضه حضرت ایشان از ان حقیقت بغیر و سلطت
 برادر محمد امین اگر چه الله تعالی بشوده سوال کرده اند که سر قدیم بود قرآن چیست فردا آمدن می از انجاست
 و حقیقت قرآن چمنی دارد و بماند که چون در ان شیش از زمان تجلی عظم و سطح حقیقه مطلقه تعیین شده است
 از کمالات تجلی عظم بوی قایم شده مانند قیام ضو مجسمه آفتاب آن کمال بمسبب نفوس انسانی است معلوم است

از راه نفوس کامله از میان نفوس بنی آدم بر قانون علوی که صورت انسان آنرا آقا خدا می کند و در انسان
خود با مقتضای اولی بدون شرط اشتغال با سبب کشف یا مقدمات در عقیده و مانند آن این کمال یک نفس
و امتیازی پیدا کرده است یک حدی جامع و مانع همه رسانیده بعد از آن در عکس تجلی غلظت که در اجزای بدن
متعین شده است و در آن یک گرفتاری علم انجام شده تذکیر بالا الله و بایام الله و تجارزه المعاد و تاهیه
و تعیین احکام در عبادات تالیف تشریف تالیف ثنی و دایره کشاده تر شد بعد از آن چون حضرت پیغمبر صلی
علیه و سلم بعثت شدند آن علوم بدو غیبی که در صلب خلیفه العبدین خاتم است محمد ملا اعلی عده از تعیین نوع
جبریل مقدم ایشان است در تعیین در طبقه خلیفه آنحضرت صلی الله علیه و سلم لباس لغت عربیت اسلوبین سوره
آیات پوشیده و آنحضرت صلی الله علیه و سلم آنرا بر دامن ساندند و در تبلیغ آن جارح شدند از جوارح الهی توفیق
غیبی آن کار را سرانجام دادند پس مزاران هزار افواج ملائکه گنجدند بحسب آن حفظ الفاظ آن بنی آدم تمام
بعد قرآن آنرا تلاوت کردند و آن تقریب نمودند بجای عزاسمه و در صحیفه اعمال ایشان کتب شد پس در طریقی
از عالم مثال که متوسط است در عالم علوی و سفلی و برکات ارض هر دو در آن جامع میشود و صورت گرفتار
و معنی پیدا کرد پس بعد از آن تدبیریت باطل خود و محدث است باعتبار نزول و عیبت کلام حضرت حق است
منزل بواسطه ملک کریم و متلو بر السنه عباد و مکتوب در مصاحف فقیم ایشان را در روز شکران واجب العظیم
و کثیر البرکات و تلاوت آن مؤثر در عبادت بنی آدم که القرآن لما قوی له و متعین به ملا اعلی و عالم مثال بن
بعد الله تعالی تنفیض ازین حقیقت متعینه در عالم مثال بواسطه **بیت** و لوانی فی کل منبت شعرة
لساننا لما استوفیت طالع حمده و السلام مکتوب بهم تحقیق معنی بعضی ابیات شریعی مولوی و در حدیث
سوره ابیات انیت **شکو** بن خوان استیاس الرسل ای عمو تا بظنوا انهم مت کذب
این قرأت خوان که تخفیف کتب این بود که خویش بنده محبت در گمان افتاد جان بسیار
زاتفاق منکر شکیا **جواب** احمد صحابه و آیه حتی اذا استانس الرسل و ظنوا انهم قد کذبوا
مختلف اند حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها که بواشندید دال میخواند و که بواجب نمیخواند و تخفیف است
میگذاشت زیرا که در صورت تشدید معنی آنست تا وقتیکه ناسید شد بنده بسیار گمان کرد و بنده بسیار گمان کرد

نسبت کرد و ایشان را بنی سیدان آورد و بوی خطه کردند و خاطر ایشان که شد نسبت دروغ نسبت
 اخلاص ایشان و اگر آنجا تحقیق خوانده شود یعنی چنان باشد که گمان کرد و بنی سیدان که دروغ گفته باشند
 بنی خاندان حق و دروغ فرستاد و ایشان این چنان مخالف عصمت انبیاء است و خروج الحق از حق و عین
 انما عیشت و قالت و هو سیدان من قول نه عز وجل حتی اذا استنیا س الرسل قال قلت اکن بواهم
 اکن بوا قالت عانته اکن بوا قلت فقد استیقنوا ان قومهم مکن بواهم فاما بالظن قالت اجل من
 لقد استیقنوا بذلك فقلت لها و فطنوا انهم قد اکن بوا قالت معاذ الله لو تکن الرسل تظن ذلك
 اربها قلت فما بال هذه الایة قالت هو اتباع الرسل الذین امنوا به و هم صدقوه و طاعتوا علیهم السلام
 و استخرجوه من ارضهم حتی اذا استنیا س الرسل فمن کذبهم من قومهم طاعتوا الرسل ان اتباعهم قد
 کذب بواهم جاءهم فصل الله عز و جل و عبد الله بن عباس کذبوا و تحقیق بخواند و سبکست خدای تعالی
 جای دیگر بفرماید و در لزوم حق بقول الرسول الذین امنوا معه متی نصر الله و بای دیگر بفرماید اولم
 تو من قال بل و لکن لمطمئن قلبی و اکثرت علی الله علیه و سلم فرمود و نحن احمق بالکتاب و امر احمق
 و مخطئه گفت مانع مخطئه پس شک نظر اینجا مجاز است یعنی آنکه خاطر ایشان بحسب جبلت بشریت مضطرب شد
 مانند مضطرب شک کننده و تحقیق حق یا مانند مضطرب ظن کننده که بگوید و این شایسته شاهات
 و آست مثل بل باده مبسوطان که یعنی جواب داده است فی الکشاف عن ابن عباس و ظنوا بحین
 ضعفهم و غلبوا انهم قد اخلقوا ما وعدهم الله من النصر و قال کأنوا یبطل و تلا قوله و لعلهم یقولوا
 الرسول الذین امنوا معه متی نصر الله فان صح هذا عن ابن عباس فقد اراد بالظن ما یخطر بالبال
 و یحسب فی القلب من شبه الیسوسه و حدیث النفس علی ما علی البشریه و اما الظن الذی هو ترجیح
 الحاکمین علی الاخر فیه جازع علی جبل من مسلمین فما بال رسل الله الذین هو اعرف الناس به و هم
 انه متعال عن الخلف فی المبدأ منزله عن کل قبیل مولوی و آستان ابن عباس از دست یار میکنند و توحید غیرت
 که احوال انبیاء خلف است و بعضی اوقات غیب میشود و احوال بنده را می بیند و بعضی اوقات
 حجاب بشریت مانع میگردد و از حالت امی العین میسر می آید و ضیق خاطر و مضطرب بشریت و میسر میسر

حالت احتیاج بطریق مجاز نظر تبیین واقع شد مکتوب یازدهم در ذکر ثمره از مناقب ابو عبد الله محمد بن
 اسمعیل البخاری رحمه الله تعالی مجتهد و آئینه بیان مثال کتاب صحیح او بر احوال مظالم کثیر علوم و فنیة احمد بن
 الصلوٰه علی سیدنا محمد صلی الله تعالی علیه و علی آله و سلم ابعد روزی و حدیث او کان لا یجوز علی الناس
 لئلا یرجال او مرجل من هؤلاء یعنی این را رسائی فی روایت ندارد که رجال از رجال حدیث او را
 سبک و بی غیرت گفت امام ابو حنیفه درین حکم داخل است که خدا تعالی ظلمت را بر دست می شتابان ساخت و همی از
 اهل اسلام را بآن قدمه منهدم گردانید مخصوصاً در عصر متاخر که دولت همین مذهب است پس چنین مردان و جمیع
 اقلیم با دشواری اند و فتنه و اکثر در میان اکثر عوام خفگی امام ابو عبد الله بخاری نیز داخل است که اندک است
 علم حدیث را بر دست وی شهر گردانید و تا زمان ما حدیث آن حضرت صلی الله علیه و سلم بواسطه این مردمان کسب
 صحیح متصل باقی ماند شخصی از اهل عصر که با اهل حدیث بخاری اشت با تده حال اکثر تفقه عصر ما هم الله تعالی طریق
 الصدوق بن سحر خراسانی پسندید و گفت بخاری حفظ حدیث نیست علم و وی حرم الله قوی بود و حفظ
 حدیث و ضعیف بود و فقط فهم معانی آن را مخاطبان عزیز روی باز نشدیم که فائده داشت و متوجه بیان خود
 شدیم و گفتیم که شیخان حسن و تقرب یگوید محمد بن اسمعیل ابو عبد الله امام الدین فی هذه الحدیث
 و این سخن نزدیک کسی که است فن حدیث کرده باشد یعنی قابل تشکیک نیست بعد از آن چیزی از تفقه
 علیه کفایت آن بخاری بوده است حامل لای آن غیب بخاری کسی گیر نود بیان کردم و در آن باب حدیث
 بر چه غرض است زبان بخاری ساختن و آنچه بخاری گفتند آنچه مذکور شد نهایت مفید است ما را فایده بگماشت
 حفظ آن تا در و گمان که حاصل آن با اختصار و ایجاب بقلم مضبوط گردد و موافق است دعای ایشان و مستغنی از آن
 باب بقلم مضبوط کرده شد و الله الموفق و المعین باید داشت که علم حدیث تا صد سال از هجرت مدون نشد
 از سینه سینه منتقل نمیداد بعد از صد سال مدون شدن گرفت صد سال و گیر پایسته حکم میشد و نافع مرتب
 می شدند بخاری بعد و صد سال حامل لای حدیث شدند و مرجع عالم درین فن گشت پس اول چیزی که پیش
 از همه بخاری آنرا سر انجام داد و نیز مرتب و در اعلی اقسام حدیث را غیر آن بعد از آن محدثین بودند و آمدند
 و افضل از همه تفصیل این نگارند بعد از آن حدیث چون امان نظر کردند و دیدند که بعضی از حدیث تفصیل

که از حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم که از اصحاب کبار روایت کرده است از هر صحابی طریقی ششصد و هشتاد
 و دو روایت بر او نقل شده و این مرتب علی مراتب حدیث است مطلقا بعد از آن حدیث مشهور که از حضرت
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم یک صحابی یا دو صحابی روایت کرده باز این عزیز طبقه کبار تابعین یا صفای تابعین
 یا کبار تابع تابعین طرق متعدد پیدا شده مانند حدیث انما الاعمال بالنیات که در کتاب صحیح ابن ابی نعیم حضرت عمر
 را وی نیست غیر طبقه از حضرت عمر روایت کرده است غیر محمد بن ابراهیم از طبقه روایت کرده است غیر
 یحیی بن سعید از محمد بن ابراهیم روایت نکرده و یکی بن سعید از طبقه صفای تابعین است از وی هجده روایت
 و اثنی عشر روایت کرده و بعد از آن حدیثی که در شهرت و طبقه اولی پیش از زمان تم وین رسیده و آن بر چند
 قسم می باشد زیرا که یا نیست که طرق متعدد دارد و یا خارج خود که صحابی یا تابعی یا شخصی از کبار تابعین یا
 یا از دیگران غیر طرق متعدد دارد که یکی گواه دیگر تواند بود و هر یکی تاسک است و حدیث حسن است از حدیث
 طرق ندارد و همین یک طریق دارد و بس غریب مطلق است باز حسن بعضی طرق او بمقتضات متصل
 نیز نکرده و شند و باشد و روایت از علما و معرفین و رجال معتضد باشد مخصوص میشود با هم صحیح و آنچه در
 ائمه و روایت اهل علم غیر بالعیین مضبوط باشد لیکن طرق متعدد و تاسک دارد و یکی شاهد دیگر تواند بود
 مطلق حسن نسب کرده و بشود و این اصطلاح ترندی وی ادل کسی است که اسم حسن است و نام
 و آنچه مشهور باشد لیکن هیچ طریق از وی حدیث نرسیده و نیز در حسن و ائمه و نقل با هم پس بخاری کتاب
 خود را برای صحیح و مخصوص کرده و این بعضی از آن تفضیل و بعضی مشهور بعضی صحیح و بعضی درین فصل اول
 کسی که قدم را سخته است بخاری را بخاری را غیر از صحیح ابن ابی نعیم و غیره نقل کرده و اگر نباشد صدق حدیث
 آنکه در رجال مزه که درستی زیرا که ایمان نه همین فقه است پس تفسیر و سایر فنون حدیث بتوان
 علیه ایست اما لکن لکلف که این خصلت منجی است در خصال دیگر بعد از آن باید دانست که بخاری بعد از این
 ظاهر شد و قبل از وی علما و فنون و خصلت از علوم و فنی تصانیف ساخته بودند اما مالک و سفیان ثوری در فقه
 تصنیف کرده بودند و این بسبب و تفسیر و ابو عبیده و در غریب قرآن و محمد بن اسحق و موسی بن عقبه و سایر
 عقبه اسد بن سبار که رزید و مواعظ و کسانی در باطن و تفصیل انبیا و یکی بن عیین و غیره در معرفت احوال

صحابه و تابعین و جمعی دیگر سائل باشند در روایات و بطلان و ثبوت اصول حدیث اصول فقه و در بعضی
 مثل جمیع بخاری یا نیمه علوم و در کمال مسعود و خبریات کلیات اتفاق و دوسری از علما که پیش
 صحیح که بشرط مختار است بطریق صراحت یا دلالت یافت در کتاب خود آورده اند برست مسلمانان و اوصاف
 این علوم محلی قاطعه بوده باشد که در آن تشکیک اهل نبود عقل دلالت میکند بطریق بداهت و قیاس کسی خبر
 و کلیات علمی را نداند اتفاقا و او قیاسا از احادیث صحیح ثابت شده از غیر آن میسر نیست و اندک چنانکه اگر کسی
 که غلای قواعطیه را که در قانونی که در اتفاق دهنده است بطریق بداهت دانسته شود و الا حاکم که خبریات کلیات
 اتفاقا مستحضر ساخته است بمنزلی که خدا تعالی در سینه دهنده هر یکی را بنمید هست معین اگر کسی گوید که مستحضر
 دیوان و طیب اتفاق دهنده است باینجه دانسته شود و که بعضی طریقی انشا و شعر بیک زبده او
 مسائل آنها استخوان نموده و آنچه کتاب آمده است صحیح بطریق صراحت یا دلالت ثابت شده از غیر آن
 ساخته و کفی بکلیت فضیله و انصاف را که از خاتم بیکس از علمای متقدمین ملکی یا بیکم که در جمیع این
 تعلم کرده باشد ظاهر ایشان متعصب بر یک فن است یا دوفن غالباً بیکس از متقدمین ملکی یا بیکم که در استلال ثابت
 حدیث برین علوم بیشتر از بخاری سخن گفته باشد و نیز انصاف اگر کار فرمایند دانسته شود که امات این علوم را از
 احادیث صحیح بر آورده اتفاقا و در کار عظیم است در شریعت محتاج سرعت انتقال من حفظه طرف حدیث
 و استحضار آن معلوم تا آنکه امام احمد با آنمه بخودش گفته است کلامی که حاصل او است که از اتفاق دهنده که سیر و تفسیر
 و زهد باشد ما بزمیم زیرا که اکثر آن مسل وضعیف بنظری آید باز یاد کرده است بخاری در هر یک از این فنون
 فوائد عظیمه از موقوف صحابه و تابعین آمارا در تراجم باب منتشر گردانیده است بطریق استحضار احادیث و مسائل
 متعلقه بآن تعلیم کرد و در طریق استدلال شارح تصویح و اختراع نموده است آری در استدلال بخاری چند
 نوع است که تحقیق قضا از اقبال نمیکند مانند استدلال هر یکی از دجول لفظ برای سله و لئاسم فیما یستقو من
 و بیکس نیست که از علما که محل اعتراض در بعضی مواضع شده باشد و نیز در عقد تراجم سو ترجمه تقریر او در بیان
 و پیش از آنست که پیش از وی فن تبویب چندان مهند شده بود و اهل علم را طبع مطالب علیها باشد نه ترجمه و نیز
 شیخ صفار نباشد که مخالف در دانش دهند در آشام با این کلمات که مکتوب و وار ترجمه

در بیان دلیل واضح برای قوه ناجیه احمد و السلام علی افضل انبیاء الامم و ذری عزیزی فاضلی ذکر کرد که پسند
توفیق اسلام یافت در پی تعلیم شریعت اسلام افتاد و درین اثنا شخصی از شیعه باو برخورد و گفت اسلام طریقی متعدد
دارد و صاحب ترین بر همین قیاطه تفسیریه الیه است که ما را ایشان تابع الیه است و اهل البیت است و اهل البیت او را
بما فیہ زینهار تراست و صاحبان نواصب گمراه سازند بیا تا من شریعت اسلام بر طور امامیه ترا تعلیم نمایم
بعد از آن با این عزیز فاضل ملاقات کرد و آن مقوله تقریر نمود این عزیز گفت امامیه بدترین فرق
اسلام است زینهار این گمراهان ترا گمراه سازند بیا تا مذہب امام ابوحنیفه ترا تعلیم کنم آن جدید اسلام
در اشکال ماند و ندانست که کدام را اختیار کند تا چند روز نشناخت بود هر کس بجانب خود کشید
آخر این عزیز فاضل گفت در مسجد جامع برو و بر ملا فتیحه الوفا ناس مجتمع شوند تقریر مذہبین پیش
ایشان بکن پسین که کدام یک را ترجیح میدهند و کدام یک از اظهار عقیده خود در میان ایشان
خالف و برسان ست پس سواد اعظم را تابع شو باین تدبیر آن شخص از اشکال برآمد و سنی پاکیزه
گشت و شمارن این حکایت خواجه محمد امین را سوله بخاطر رسید که وجه ترجیحی که این فاضل از
احتماد نمود امری خطابی بلکه شعریست اعتماد را قابل نیست زیرا که در بلاد ایران اگر این شایع
واقع میشد الوفا ناس جانب امامیه را ترجیح میدادند و بسایدهات شالیه که عموم ناس بدعت
بودن آنرا نمی دانند و در استحسان آنها افتاد و از همچنین است کلام در میان مذاهب حقه فیما
بینهم ایما لا یخفی بعد از آن بخاطر ایشان رسید که لطف الهی مقضی آنست که درین مسکنه
قاطع بوده باشد که دین حجت شکوک و شبهات را گنجایش نبود هر که آنرا دریافت بصفت
امر متدی شد و اگر نفس و شیطان از آن باز داشت مالک شده باشد بعد ثبوت حجت بر همه که
معذور نباشد بعد از آن در بعضی آن حجت قاطعه بخاطر ایشان قلعی پیدا شد از فقیر عفی عنه طلب
کشف آن نمود و گفت قسم درین مسکنه و در سراسر آمل که موقوف علیه شریعت باشد لطف الهی مقضی
آن شده است که از علوم حاصله مخرومه فی الصدود و رجعت قاطعه مفسوب فرموده هر چند بعضی
افراد تنقیح و ترتیب آن علوم مخرومه میسر نمی آید و در بعضی افراد هواست نفوس یا لغت بر دم

مانع استماع حجت قاطعه می گردد و هر چند تصدیق بآن حاصل باشد پس بعد تصدیق جانم
 بحقیقت شریعت عزاد کردن ندانان با حکام قرآن و چنگ زدن بقرآن رحمت مهاده علیه
 و علی آرد و اصحاب افضل الصلوات **اول** چیزیست که عقل آنرا بر خودش واجب میگردد و آنست
 که متبع اخبار آنحضرت صلی الله علیه و سلم در بیان احکام الهی باید کرد و پیروی آن اخبار بدل
 و جواز باید نمود زیرا که کلام او شخصیست که تصدیق کرده است بتکلیف الله تعالی عباد خود را
 با حکام و قصد خروج از عمده تکلیف مهم ساخته چنانکه ذکر کردیم و چیزیست که ما آنرا بگوش خود
 از خبر صادق شنیده باشیم و در خارج چشم خود ندیده باشیم طریق علم آن شرح روایات ثقات
 نمی تواند بود و ثانیاً بر خود لازم می گردد که اخبار اهل ظل از آنکه خود دو قسم میباشد
 نقل لفظ صاحب ملت و آن چند قسم می باشد متواتر و مستفیض و مشهور و خبر صحیح و حسن
 و غریب و ضعیف عقل حصر می کند اخبار لفظی را در این اقسام - دوم نقل بالمعنی و آن نیز
 چند قسم می باشد - اتفاق جمیع فرق آن ملت بر چیزیست که این دین صاحب ملت است و ناخود
 از دوست و اتفاق اکثر بوجهی که منافات در آن مسکله نادر و نادر و کذب و غیر معتبر باشد و معتبر
 در محل عقد جمعی هستند که قایم باشند بحفظ و تدوین شریعت و مومنون بر ع و اجتهد و پیشوا
 جامعه از مترسین جمله جمعی که آثار گوش و حفظ و فهم و تدوین شریعت و تبحر در آن از ایشان
 دیده نشد و مترسین آن ملت با ایشان متوجه نشدند پس قول این جمیع اهل و احق است
 از آنکه در محل عقد تأثیر است داشته باشد قسم دیگر خبریست که اختلاف فرق ملت در آن واقع شد
 بر دو قول یا سه قول و هر یک براس خود اوله در روایات تقریر میگردد باشد پس از آنکه از ملت
 متواتر یا مستفیض و مشهور باشد و اتفاق جمیع حمله ملت یا اکثر ایشان با او بار شود و اعلی التکلیف
 از صاحب ملت و حجت خداست تعالی باز از مثل آن قایم است برین قاعده تخریج باید کرد
 که قرآن و اصول عبادات و معاملات و عقاید و غیر آن قطعیست و حجت بثل آن لازم و آن جمله
 اہمات اخبار شرع است از موجب آن نتوان گزارشت و ثالثاً عقل و مشناکد اختلاف

فرق اسلامی با یکدیگر باشد اختلاف فرق سایر ملل با یکدیگر دو قسم است یکی اختلاف فرق
 ثابت با جمیع رحلت با یکدیگر در استنباط از شرائع یا در تطبیق نفوس شرائع بعضی بعضی
 و عقل هر قسمی را یکی دیگر نمند و علامتی دیگر و شناسد و این حکم و علامت را انتراع نمی کنند
 الا از حقیقت ثابت و غیر ثابت تفصیلش آنکه پیغامبران اولی العزم را خدا تعالی فرستاده
 است الا براس آنکه امر خود بزبان ایشان شائع گردانند و ایشان هیچ وجه در امثال امر
 الهی تغییر کرده اند و البته تبلیغ حقیقت شرائع کرده اند بطریق شهرت و اشاعت نه بطریق
 اخفا و کتمان و سامعان حقیقت آن معانی ادراک کرده اند اگر ادراک ننکرند پیغامبران متنبه
 می شدند و ایشان را بر غلط ایشان متنبه می ساختند و احتمال آن که شرائع بسیار چیزها
 بتعلق بالشرع مجبور نرسانیده است یا رسانیده لیکن سامعان غلط ادراک کردند و شرائع
 بر غلط ایشان اطلاع نیافت یا یافت لیکن سکوت کرد و از نظر کردن در منصب رسالت و قصد
 حضرت حق اظهار دین خود را بزبان ایشان مضاعف می کرد پس از اینجا لازم آمد که طبقه اول را
 انجملت که صحابه و تابعین اند پیشوا و خود باید ساخت و باید دانست قدری که تبلیغ آن مطلوب
 بود ایشان ادراک کرده اند و غلط و حقیقت آن راه نیافته است و بعد از طبقات اولی جماعات
 پیدا شدند که همت ایشان اخذ نفوس شایع است از هر طریق معتمدی که باشد و اخذ معانی
 شرع از هر محالی و تابعی که هست حفظ دین و ورع و روایات متمسک شد و طبقه اولی را پیشوا
 خود ساختند و ایشان را فضل نهادند بر خود و معروف شرائع ایشان حمله علم اند نه نوابت و اگر
 در اصل کلام ایشان آن باشد که شایع بسیار است از شرائع مطلوبه را با ایشان تبلیغ نکرد یا
 تبلیغ کرد لیکن ایشان نفهمیدند یا فهمیدند و کتمان آن کردند یا گویند که اکثر ایشان جمع شدند
 بر خطا یا روایت قبول نکنند الا از یک طریق فقط یا قولی احداث کنند که طبقه اولی از ان غافل
 بودند یا گویند که ایشان حقیقت نفوس شایع را نفهمیدند و یا آزما می فهمم ایشان نوابت اند پس
 نوابت در آنچه اختلاف کردند با طبقه اولی را نفهمیدند یا جاهل قابل رد و تشنج اند و اختلاف

ایشان قابل بر انداختن است اختلاف جمله که در تطبیق بعضی نفوس یا بعضی آن یا بسبب تشعب تنبیط
از نفوس مختلف شده بشرطیکه این اختلاف تاویل بعید نباشد و طبع سلیم از مثل آن ابا نکند
اختلاف مقبول است و راجعاً عقل نقدی می گویند که شیعہ از نوابت اند و اهل سنت
از جمله دین و حکم عقل سلیم در اختلاف شیعہ یا اهل سنت آنست که ترک اقوال شیعہ کرده شود
و اختلافی که در علم اهل سنت حادث شده است حکم در آن معذور داشتن هر کس است و انقیاد
را شیعہ با اصول اقرب بخصوص صاحب شریعت و کبرئیه طبقه اولی و اینکه گفتیم که شیعہ از
نوابت اند بحجت آنست که مذاهب ایشان منبسط بد آنکه بعد از آنحضرت صلی الله علیه و سلم در
بروقت امامی پیدا می شود که مرفوض الطاعة و معصوم و معوی الیه بیا شد بر روی ایمان فرض است و در
زمان آنحضرت صلی الله علیه و سلم هیچکس مرفوض الطاعة غیر آنحضرت صلی الله علیه و سلم نبود پس
ایشان احداث عقیده کردند که در زمان آنحضرت صلی الله علیه و سلم نبود پس از نوابت باشند
و دیگر شیعہ می گویند که تمامی صحابه و تابعین غیر جمعی سیرتیم بر خلاف حق بودند و روایت میکنند
معتد به دانند الا روایت ائمه خود را و این علامت نوابت است و دیگر اتباع خود قرآن مجید
را مشروط می گردانند بآنکه ائمه ایشان بآن دلالت کرده باشند و این علامت نوابت است
و دیگر شیعہ هدایت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بغایت تنگ داشته اند که هیچکس هدایت
ایشان مستدی نشده مگر آنکه از یک راه بشریعت در آمدند و از راه دیگر از شریعت برآمدند
پس رحمت الهی چه کار کرد و خاتم پیغمبران چه هدایت نمود و قتال
از یک زوایه جهنم نژادیه و دیگر را هدایت نتوان گفت سبحانک هذا بهتان عظیم
و همچنین معتقد به از نوابت اند زیرا که حاصل کلام این جماعه در بیاس است انقضای آنست
که جز طبقه اول را قبول نکنند یا بنا و یالات بعیده از ظاهر مصروف نمایند و همچنین جماعه ای
از منصفه که در زمان پدید آمده اند تکلیف شرائع را سهل گرفته اند و بعضی نفوس را بر طبق
فاسده خود حمل نموده اند و می گویند که مقصد اعلی علم اتحاد است و تکلیف تشریح برای مقصود است

فنا
شیعہ از نوابت اند

بیان
شیعہ از نوابت اند

معتزله از نوابت اند

جماعه از منصفه
از نوابت اند

از لزوم آنکه بلا شبهه زیرا که اگر کسی دل خود را از عقاید ایشان جدا ساخته نفوس صاحب شریعت را در اخبار طبقه اولی را قائل نماید هیچ جایزین مقصد بوسیله استشمام نکند سجاانک بدست آن غفیر
و همچنین زیدیه از لزوم آنکه قائل اند بوجوب اطلاع و وجوب بذل سعی در نصرت عالم
فاطمی که نسبت خروج کند زیرا که بے شبه قول محدث است و محال است نماید که شایع بوجوب نصرت
این جماعه فرماید و نادانان قیامت دولت بچکس ازین جماعه مستحق نشود سجاانک بدست آن غفیر
و علمای حدیث که جامع اند بهم خود را بر تتبع احادیث آنحضرت صلی الله علیه و سلم از هر طریق معتقدی
که یا بند بر معرفت اخبار طبقه اول از صحابه و تابعین نه بالا صالته بلکه براس آن که این اخبار شریح
و تفاسیل کلام آنحضرت باشد و لهذا یا راسی خاصه طبقه اولی در باب ملک و غیر آن که بقیصنای
بشریت جو شیده و ایشان در آن ارا بیکم ضرورت اختلاف امر جز مختلف شده اند و چه گذشته
اند زیرا که مقصد اصلی تفصیل شریعت بوده است و این چیز را با شریعت چه کار این علما هر چند بظان
با یکدیگر اختلاف داشته باشند در فرع آن خلاف کلا خلاف است و آن خلاف در نموده خلاف است و در
حقیقت باتفاق این جماعه بے شبهه از جمله ملت اند احسن الله تعالی علیهم و کثرهم و نصیرهم و
خدا را ابراهیم و آئینکه گفتیم از هر طریق معتقدی که باشد روایت می کنند کلامیست مجمله تفصیل نیست
که حضرت عمر رضی الله تعالی عنه باتفاق موافق و مخالف عقل تمام و ضبط وافر و حفظ عظیم داشت الا
اینکه خلاف ایشان چگونگی منتظم میشد و در روایت حدیث اتهام عظیم داشت و بر منبر تقریر آن
می کرد و هیچ کس از جماعه عالی که در خطب او حاضر می شدند انکار نمی نمود بر خلاف آثار خاصه او که در آن
لم ولا تسلیم در آن آثار متسع بود و کلامی لا ینفی بعد از آن جماعتی حفظ آن اخبار نمودند و تابعان محدثین
مخوف ماند و ایشان آنها را تدوین کردند باز طریقے دیگر را ذکر کنیم حضرت علی کرم الله تعالی وجه اتفاق
موافق و مخالف عقل تمام و حفظ عظیم و فهم ثاقب و ضبط وافر داشت چنانکه درین امور مثل خاص عام
شد و احادیث آنحضرت صلی الله علیه و سلم در ایام خلافت خود بر تائید تقریری فرمود و از هیچ احدی تنبیح
در آن اخبار نگرفت و نه پیوست بر خلاف حال آراء خاصه او که در دار و گیر لم ولا تسلیم افتاده بود و کلام

جماعه حفظ آن اخبار نمودند تا آنکه در تدوین درآمد چون این علم را با علم حضرت عمر تطبیق دادیم بعضی
 را مضاف بعضی با قدیم و اختلاف فاحش در میان این اخبار یافتند لکن الحمد للهِ الاختلاف بسیار که از نوع
 تعدد روایات است مانند تخلفی و تخلفین عبد الله بن عباس و عبد الله بن عمر و عبد الله بن مسعود و حضرت
 عائشه و ابو هریره و ابو موسی و عبد الله بن عمرو بن العاص و انس بن ابی سحاب و جابر و سلم جبرائیل
 سایر انبیاء آئینا در حفظ و ضبط و کوشش تمام در حفظ احادیث آنحضرت صلی الله علیه و سلم از ایشان
 ظاهر شد و اخبار بعضی را با بعضی منطبق یافتیم اما اختلاف بسیار پس جمعی که این اخبار را استماع انداز
 جمله دین اند و واسطه عقلیت درین محل باید دانست که این قسم تفرقه براساسیست که در اینجا
 فرق ملت استقرار تباه کرده باشد و الا عوام را منصب آنست که بوجهی از وجه توحیدی و اجتهاد
 حمله ملت را از نزوات بشناسد و مانع حمله ملت شوند تا آنکه استنفاذ ایشان کامل گردد و پرده از
 روی کار برداشت شود و این است ملکی که خدا تعالی تکلیف را بر آن داور ساخته است و در آن
 ایشان اصل را کمزور نموده بر وجه اجمال هر چند تفصیل آن در قسمی حلقه و بحدیث او لا و آخر
 و ظاهر او باطن مکتوب سیر و فهم بحجاب عهد داشت حضرت شاه ابوسعید بن سید محمد ضیا
 بن سید محمد آیه الله بن سید السادات حضرت شاه علم الله نقشبندی المجددی رحمه الله علیه جمیع
 سیادت و نجابت مآب حقائق و معارف آگاه عزیز الفت و مرید ابوسعید سلام الله تعالی از فقیر
 ولی الله عفی عنہ بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند الحمد لله علی العاقبه نامه شاکلین شامه شاکلین
 خیر و سلامت رسید الحمد لله قلمی شده بود که حقیقت و حدایت که با بحجاب از وی حقایق موجبات و صفات
 آن صادرمی شود مشهود می گردد و الحمد لله این کشف حقیقی است و نفس الامر هر که کشف او عبرت به
 فوقانی میرسد محض ایجاب می بیند باز چون تحقیقی که جامع احکام حدوث و قدم است و نام آن
 حقیقت بعون باندلی کلی است فردمی آید اراده متجدده می بیند هر دو شهود حق است از جهت تصور
 نفس ناطقه همه را در وقت واحد نمی بیند دیگر از بیج و شری جاری که از دارالرحوب میگیرند و بغیر ^{عده} کا
 شرح تقسیم می شود سوال نموده بودند قصه مختصر در نفوس جایز نیست چون در هر جاب به حقوق تمام

لشکر و دست بسبب تقسیم هر یک از حق دیگری منازعی گردد اما پیش قاضی اسلام تا وقتی که یکی
 دعوی نکرده است فسخ بیع نمیشود بسبب عدم دعوی مدعی زیاده ازین نتوان گفت و اسلام بر
 هر آئینه انصوب احوال ظاهر و باطن خود نوشته باشند که فاطمه گران جانب ایشان میباشد
مکتوب چهارم نیز جواب عز منداشت شاه ابوسعید رح سیادت آب خایق و معارف نگاه
 سلمه الله تعالی - نوشته بودند که ادلاش مشهود میشود که ذات مبدأ اثر دارد و دانسته اند که اثر
 او منورست فرق انیقه که ذات مبدا صفات کامله غیر تنهایی دارد و لهذا بسبب ظهور مراتب غیر
 تنهایی می تواند بود و آتش همه یک اثر دارد که ضرورت سیادت مآ با حاصل این مشهود ظهور
 استعدادات و جوهریه است و در ظاهر امکانیه و اطلاع بر عدم تنهایی آن استعدادات جمیع صوفیه
 چه قائل بوحده وجود و چه قائل بوحده وجود همه بر آن متفق اند باز نوشته اند که مشهود می شود که
 وجود واحد است و قوالب مختلف و بسبب اختلاف قوالب امتیاز کمالات پیدا شد ضرور معصوم و قوی
 یک طریقت چون اینجا قوالب مختلف است اگر آئینه ما شیخ و سبزه زور باشد رنگهای مختلف پیدا
 شود سیادت مآ با این معرفت بوحده وجود یکشد باز نوشته اند و جوهر مشهود می شود ذات
 که نور و قیست و صفات در زبد و فرس و حجر و غیره مشهود می شود و در آن بیان بنظر حق
 ذات هم مشهود می گردد - و سیادت مآ با آن نیز از شعبهای واحده وجود است که حقیقت وجود در
 رنگهای مختلف که ظل قابلیات ذات وجود است در همه مشهود و ظاهر است - سیادت مآ با انچه
 بر لوح ضمیر ایشان مشهود شده همه موافق مکاشفات صوفیه محققین است عظمی واقع نشده و این همه سیر
 لطیفه قضیه است در خلوت گفته شده بود که در سیر لطیفه قضیه انجمن مکاشفات پیش خواهد آمد یاد
 داشته باشند شاکر نعمت حضرت واجب الوجود باید کرد و امید فرید باید داشت سیر این لطافت
 بحقیقت این نیست که یاران لگان میکنند که بجز دستنطاق تمام شود طول و عرضی دارد و با جمله
 بنظر جمیع دین سیر و سلوک سعی نمایند هم موافق سیر صوفیه است و هم مطابق شریعت این سخن
 آخر طفل عرضی هلد که بالفعل در نوشتن نمی آید بنا بر شریعت بر مغایرة قائل یا معقول است

و چون مراتب و جمیع و مراتب امکانیه متناز شدند یکی بقهر و غرور دیگر بمشهورتیه و ذل و تنصیف شدند
 احکام شرعیست است آمد و السلام **مکتوب یازدهم** نیز جواب عرضداشت شاه ابوسعید
 حقایق و معارف آگاه سیادت و نقابت مستگاه میر ابوسعید سلمه الدتعالی - از فقیر ولی الله
 عفی عنه بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند الحمد لله علی العافیة مدظلّه که احوال خیریت مال آن غریق
 نشنیده بودم الحمد لله که نامه نامی ایشان رسید بوجب تسکین خاطر فائز نشد مبدا را اجمال و غلام را
 تفصیل نوشته بودند و از شاه اده این صوفی الشی سرور و از انتشار آن تفرقه و خزن میخیزد این همه
 موافق قاعده است راهیکه سلف رفته اند همین راه است بیخ تردید بنظر راه ندهند باقی ماندن
 آن موقوف بر استعداد و برپیشدن پیمانه این لطیفه خفیه تا آنکه پیمانه خود بر نشود و تنی
 نمی شود **مکتوب شانزدهم** نیز جواب عرضداشت شاه ابوسعید - حقایق و معارف آگاه
 سیادت و نقابت مستگاه غریز الله در میر ابوسعید سلمه الدتعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از
 سلام مطالعه نمایند الحمد لله علی العافیة و عافیت آن غریز الله در با اطفال مسئول نامه تسکین
 مشتمله احوال باطنه مطالعه کرده شد آنچه نوشته اند نشان لطیفه خفیه است آنکه محالاً اشیا را در
 مبدا رمی میند و مبدا را تفصیلاً در کتبایمان کیفیت است که موجدین بدین حق در خلق و دیدن خلق
 در حق تعبیر کرده اند مبارک باشد خدا تعالی انوار قیوم فرماید که در اند فقیه محبت جمعیت ظاهر و باطن
 ایشان و براس صحت فرائد و کشایش رزق دائمی است خدا تعالی بفضل و کرم خود مقبول است
مکتوب هیفدهم نیز جواب عرضداشت شاه ابوسعید - سیادت و نقابت مرتب خلاصه
 دودان نقابت میر ابوسعید سلمه الدتعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت التزام مطالعه
 نمایند الحمد لله علی العافیة مکتوب بهجت اسلوب متضمن معارف مختصه بلطیفه خفیه رسید خاطر را مسرور
 و مبتیج گردانید آنچه نوشته بودند بر قاعده است ترد و را جای ندهند نوشته بودند که رجوع
 کل بجانب سبب ایشود و بشود پس تطبیق خلوا و اهل نار و در نار و نور اهل بهشت و در بهشت
 باین مکاشفه چه صورت بندد صاحبین این رجوع کل که عارف را مشهود و دیگر در رجوع

زمان آینه نیست بلکه بالفعل است باعتبار ذات خود حکیم میگوید که ماهیت ممکنه را باعتبار ذات او این
 که نیست و باعتبار وجود نیست که هست و عارف میگوید که ماهیت ممکنه را باعتبار تحقق خود باید
 و نوع ارتباط واقع است یک آنکه از مبدا برآید و دیگر آنکه مبدأ را بازگشت بالفعل او را باعتبار مبدا
 هر دو و حیثیت ثابت چنانکه ده را با یک دور بطور واقع است یک آنکه یک را چند بار گردش
 و اذم ده گشت و دیگر آنکه چون ده تمام شد یک گشت از عشرت احوال همین قدر باید فهمید ثانی احوال
 مبدا و مرجع بوجه دیگر و نسخ خواهد شد و اسلام مکتوب بهتر و دهم نیز به سبب عزم داشت شاه
 ابو سعید رحیم الله الرحمن الرحیم حقائق و معارف آگاه سیادت و نجابت دستگاه سلاله الاکابر
 میر سید ابوسعید سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله تعالی بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند
 الحمد لله رب العالمین علی عاقبة الطریقین نامه شکیں شامه متضمن بعضی مشاهدات متعلقه بلطفه
 خفیه و منفی رسیده در برابر آن شکر الهی بجا آورده شد این راه که سیر و ندیمان هر طریقه مستقیم است که
 اکابر اهل فالان رفته اند بیچ و غوغا خاطر ایشان را متوش نواز و در حالت اولی منفی از صفات
 مبدا و لازمی از اوزم ذات او بمنزله منور بر نسبت آفتاب که برنگهای مختلفه برآید و ثانیاً
 ذات مبدا را بغیر ملاحظه صفات و دیدن که در مظاهر مختلفه ظهور نموده فقیر این هر دو حالت را منسوب
 به بلطفه خفیه می کند اما حالت ثانی به بلند ترست از حالت اولی بعد از آن دیدن که از میان ایشان توفیق
 میل می کند بجا نبی مبدا و آنجا شل جباب و راکب شلاشی شده پیش این فقیر احوال نایش است از
 جبریت بالجله اشچ خدا تعالی عطا کرده است نعمتیست عظیمه بر آن از جهان و دل شکر کنند و توقع
 مرید باشند و آنچه از نور محمد علی صاحب الصلوة و التسلیات دیده اند نایش است از نسبت اکسیر
 سابق از رنفت این نسبت داشته اند الحمد لله که حاصل شد براس نفخان خواندن یا حمید فیض
 خواهد بود خواه تفرق در اوقات صلوة خمس خواه یک جا بر بار و رباب و چه معاش و آسودگی
 ایشان منتظر نباشند هر چه میگذرد همه ملک حق است و منافعت نسبت شما هر چند بالفعل و چه فیهیت
 او معلوم نباشد من بعد روشن خواهد شد و اسلام فقیر نادا و والدۀ ایشان سلام میرساند و متوقع دعا می باشد

مكتوب مدني

مكتوب بسم در تحقيق وحدت وجود وشهود وجمع بين القولين بسم الله الرحمن الرحيم
 من العبد الضعيف احمد الدغولي السدي بن عبد الرحيم دهلوي عفا الله تعالى عنه ووفقه لما يحبه
 ويرضاه الى افندي اسمعيل بن عبد الله الرومي ثم المدي اوصلي الله تعالى الى ما يرجوه وتمناه
 انما بعد فان احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو وصلي واسلم على نبيه المصطفى وآله واصحابه اجمعين
 قد وصل الى كتابكم الذي سالتوني فيه عن وحدة الوجود على ما ذكره الشيخ الاكبر واتباعه عن
 وحدة الشهود على ما ذكره الشيخ المجتهد وهل يمكن التطبيق بينهما فني الله تعالى عن الجميع وانما
 فاعلموا خاني رحمة الله ان كل زمان وكل قرن علماء اصحابهم في تقاسيم رحمة الله عز وجل ان
 تألمتم حال افاض هذه الامة المرحومة ملين لم تدون علوم الشريعة ولا فنون الادب ولا فروع
 عنها كشيء بحث وان لم ينزل المام الحق يبرز في صدورهم علما بعد علم على حسب حكمته في كل دورة
 لم يخف عليكم بها المعنى وان تصبها في هذه الدورة من تقاسيم رحمة الله ان يتبع في صدورنا
 علوم علماء هذه الامة معقولها ومنقولها وكثوفها وينطبق بعضها على بعد ويصعب الخلاف بينها وبين
 كل قول في مقرة فهذا الاصل منسحب على فنون العلم من الفقه والكلام والتصوف وغير ما سجد الله و
 توفيقه واعلموا ان معترف الحق على ما قاله انخفض عليه السلام كبحر لحي لا مبداء ولا لهي له وان التكليف
 بها كالابرة المعنوية فيه لم يتحقق من البحر شيئاً او كالعصا في شرب منه حاجتها ثم بقصد زكوة
 احمد لا يخبر الا عن كمال دون كمال ولا يصف الا جهالا دون جمال هـ وعلى الغفص واصفية
 يعني الزمان وفيه ما لم يوصف هـ وفي مثل هذه المواضع يتفرق المستوعون فراق من عرف مسقط
 اشارة كل واحد والموضع الذي اخبر عنه جعل كل قل قيل في محله وصدق الجميع ومن بالاختلاف
 العبارات وتنوع الاشارات ولم يقدر على التخلص منها الى غير الاختلاف هناك بقي في حيرة
 مثل ذلك كمثل اناس عريان الكنفوا الشجرة يمتصونها ويذوقونها فوجد بعضهم ادقها

ولبعضهم اعضاؤها وبعضهم ازارها وبعضهم ثمارها ثم تعدد اتحادون فقال بعضهم ان الشجرة
احسام من قال الآخر انها هي اعداد وقال بعضهم انها هي في غاية اللين والنعومة وقال الآخر
في غاية الخشونة والصلابة وقال الآخر في غاية الحلاوة وقال الآخر في غاية المرارة وبعضهم
وقال الآخر انها لا طعم لها اصلا وقال بعضهم لها راسية طيبة وقال الآخر لا راسية لها فلما اختلفت
افاد عليهم جعل بعضهم كذب بعضا وجعل بعضهم سيب بعضا فجار رجل آخر متميز منهم بالابصار وكان
دونهم في كثير من الادوات التي يدرج الناس بها بعضهم بعضا كحسن الصوت وقوة البطش فكمل
السمع والذوق والمس فقال كلامكم جميعكم صحيح في الاصل خطا به اعتبار الحشم انه ارجح لكل
الى مرجحه وبين لكل اشارة سقطا يسقط عليه ثم ان العارفين الجامعين بين العلم انظارا طبيا
قد يكون كشمهم صحيحا وليحتمل بعض الخطا في توجيه كلام القدامى فعين مرادهم وهذا الخطا لا يقع
في معرفتهم بالله ولا يضر كما لهم فان توجيه الكلام وتعيين محله خارج عن الكشف شعبة من الاجتهاد
والنحوي الذين يشاركونهم فيها علماء النظائر العوام العيانا والعلوان وحدة الوجود وحدة الشهود
لفظتان تطلقان في موضعين فتارة تستعملان في مباحث السيرة الى الله عز وجل فيقال
هذا السالك مقامه وحدة الوجود وذلك مقامه وحدة الشهود ومعنى وحدة الوجود مبنيا على
ستغراق في معرفة الحقيقة الجامعة التي تعني العالم فيها بحيث يسقط عنه احكام التفرقة والتمايز
التي تعرفه الغير والتميز مبنية عليها والشرع والعقل فخران عنها مبنيان لما اتم بيان وادنى
اخبار وبهذا مقام كل فيما بعض السالكين حتى يتخلصوا من تلك السمة ومعنى وحدة الشهود والجمع
بين احكام الجمع والتفرقة فيعلم ان الاشياء واحدة بوجه من الوجوه كثيرة بوجه آخر
وهذا المقام اتم ما رجع من الاول وهذا الاصطلاح اخذته عن بعض اتباع الشيخ آدم النبوي
قدس سره وتارة تستعملان في معرفة حقائق الاشياء على ما هي عليه فطرواني وجه ارتباط
الحادث بالقديم فوقع عند قوم ان العالم اعراف مجتمعة في حقيقة واحدة كما ان صورة
الانسان وصورة الفرس وصورة النمل متوارفات على الشئ والطبيعة اشتمعية باقية في جميع

الحالات لكن الشئ لا يسمى باسم تماثيل الاله تلك الصور المتواترة عليه بل تلك الصور في الحقيقة
هي التماثيل لكن لا وجود لها الا بغير ضمنية هي الشئ ووقع عند آخرين ان العالم ككوس الاسمار
والصفات الضمعت في مراءى الاعدام المقابلة لتلك الاسمار والصفات كما ان القدرة تقابلها
عدم وهو العجز فلما انعكس ضوء القدرة في مرآة العجز صارت قدرة ممكنة وعلى هذا الشئ اساس
سائر الصفات والوجود ايضا على هذا الاسلوب فالذي يرب الاول يسمى بوحدة الوجود والثاني بوحدة
اشهود ووقع عندنا ان المكشوفين صحيحان جميعا لكن القول بان وحدة اشهود على هذا المعنى
لم يقل به الشيخ العربي سهو بل الشيخ واتباعه بل الحكماء ايضا يقولون بها وذلك لان محصل
هذا القول بعد التمهيد وتخليص من المجازات والاستعارات التي اوجبت صعوبة الفهم هو ان
المحتاج الى الامكانية يضعف والنقص والحقيقة الوجودية اتم واكثر بحيث يمكن ان يقال للمحتاج
الامكانية انها اعدام ظهر فيها صور الموجودات والافكار ان هذا القول متفق عليه وهذا الذي استوفى
عنه يحتاج الى تفصيل فاستمعوا لما تبلى عليكم باذان واعية اعدوا رحمتكم الله ان اول ما يفهمه المسلم
يخلص اليه من نصوص الكتاب والسنة بل يخلص الى كل صاحب عقل ان الحق عز وجل موجود وحده
شئ سائر الجزيئات الا انه قديم موثر في العالم خالق لهم رازق اياهم وهذا العلم هو الذي سجد
في صدره كل عاقل قبل ان يارس رياضته نفسانية او يعجز في المعقول وهو الذي كلف به
الشريع الناس والشريع الآلى لم يكلف الناس الا بما اودعه الله عز وجل في فطرتهم حسب البصيرة
النوعية سواء كان ذلك الشئ المكلف به علما او عملا ولم يتجسس الشريع عليهم الا بما يهتدى اليه
فطرتهم وهو مستكن ففهم قال الله تبارك وتعالى فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مولود يولد على الفطرة المحمدي وهذه معرفته صحيحة واثارة
صادقة مرجها تتجلى من تجليات الحق عز وجل قديم برز في قلب النفس الرضائي قبل ان يتحقق الزمان
ويجيئ حديث المحدث وذلك لان النفوس البشرية لما انجذبا اليه مثل انجذاب الحديد الى
المناطيس ميلا اليه مثل ميل النار الى جهة الفوق وميل الارض الى جهة تحت فاصدق ما قال

بعضهم قد صرت مقناطيسا فقلوبنا به سبحانه اياها اليك تيل فيسمى الحق عز وجل
الوصول الى هذا الحق بعد الموت بقار الله وجعل كل ما يعين الانسان على هذا الوصول يتبع
صدره عنه ضاحك وجعل كل ما يعبد عنه او تعلق قلبه عنه اثم والى هذا المعنى ان النبي صلى
الله عليه وسلم حيث قال سترون ركبهم عز وجل كما ترون القمر ليلة البدر لا تغيبون في ردة
فان استطلعتم الان تقبلوا على حدة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فاعلموا وهذا الحق هو سائر
الخبر والسر كما اشتهر بالية وهذا الحق هو الذي ينطبق عليه الاسرار الالهية المستعنة واستعون
وهو الذي انجذبت اليه صلى الله عليه وسلم من اجل ان كان ربنا قبل ان يخلق خلقه فقال كان
في عمار ما فوكت به ابر وهو الذي انجذرت الصوفية لقبولهم ان الوجود دخل في نظرين مظهر واجب
له التأثير والافتقار والافعال والذات وقال الشيخ محي الدين ابن العربي ذوق الانبياء
والاولياء على ان هناك ارادة متبجدة انتهى فمن اثبت هذا الحق كما هو اصحاب الفطرة
التي فطر الله تعالى الناس عليها ووافق الاولياء في معرفتهم برهم ومن لم تثبت
اختلاف الفطرة وما بين الاولياء والاولياء في معرفتهم برهم وصار زندقا دجريا وكذلك
كل من انكر على ادع الحق في حذر فطرة الانسان وادار عليه التكليف فهو الزنديق وكذلك
من علم ان الفطرية التي يكون منكزه زندقا حقايق الاشياء وجودات خاصة يدور عليها
خواصها كالنار يحرق والماء يطفئ والزنجبيل حار والكافور بارد واصلوه خبر الزنا شرف من لم
يقبل بذلك قامت عليه الحجج من نفسه على نفسه وكذبة الدلائل من نفسه على نفسه ووقع
من تباين الاقوال والادار ووقع فانس سنة الشارع عليه الصلوة والسلام انه يمنع الحق
من صور الفطرة ونهى عن الخوض فيما سوى ذلك الا ان الصوفية عرفون التي انما يرى على
العقل وعلى الصورة الانسانية فلوان الشان استعمل في ذلك عقايد فانس في ذلك عليه
وخاص في ذلك بما هو ان كان منياعة لكتهم فيؤمنون بطور وراي طور العقل وبما
من البشعة وبانجاسة فانس فانس بعد احكام هذا المصل الذي جفوا عليه في علم آخر

وجوان الاشياء المعقولة والمحسوسة مشتركة في الوجود وهو المعنى الذي به تفارق هذه الاشياء
 المعنوية عما قد تصور المثلث مثلا ونقول انه ليس بوجود وقد تصوروه ونقول انه موجود و
 الا بالان المقصور الثاني يفارق المقصور الاول والذي به تفارقه هو الوجود وهو الذي يكون
 مبداءا للعقابلية والفاعلية في هذه الاشياء وتمازرة في الماهيات وهي الخصوصيات الزائدة
 على الوجود والامور التي به يسمى الفرس والانسان والحمار والبعير بهذه الاسماء والتي به تباين
 في انفسها لكل منها من الاحكام والاثار ثم اختلفوا في حقيقة هذا الوجود وكيفية انفسها ففعل
 الوجود امر انتزاعي تصنف به الماهيات والجماع لم يجعل الماهية ماهية ولا الوجود وجودا
 لكن جعل الماهية موجودة اقول هذا القول صادق في نفسه خطأ باعتبار حصر معرفة الوجود
 فيه باعتبار ذكره في بحث الوجود الحقيقي فاما ذكر لا محالة امر انتزاعي يسمى بالوجود
 وتصنف به الماهيات والالفاظ به اثر من ان جعل الجماع جعل الماهية واصدر ما من نفسه
 ولما اصدر انظر انظرون الى بعض احوالها من ظهور الفاعلية والقابلية ونحو ذلك فان تسم
 في صدورهم عند ذلك صورة تسمى بالوجود اقول وهذا ايضا قول صادق في نفسه خطأ
 باعتبار حصر معرفة الوجود فيه فاما ذكر قطعاً اموراً تمازرة في الخارج تسميها بالاسماء المختلفة
 ولا جرم انها اثر الجماع الحق ان هنالك وجودات خاصة تسميها بالماهيات مخوفة من
 وجودين آخرين احدهما الوجود الوحداني المنبسط على هياكل الموجودات وهو متقدم على الوجودات
 الخاصة والوجودات الخاصة تنهلات وتعيينات لبعض عوامة ماصلة من ارتباط معلوم لاشية
 مجهول الكيفية بية وبين الماهيات التي هي شيون هذا الوجود المنبسط وصورة العلمانية و
 تانيها الوجود المنتزع من ملاحظة الوجودات الخاصة اجالا فكل احد من هذين العالمين
 اصاب الحق واخطا في الاكتفاء بالاشياء عليل ولا يظفي غليلا وقالت الصوفية القائل
 بومدة الوجود اشئ الذي يكون في الخارج ويترتب عليه الاثار الخارجية لا يخلو من ان يكون
 في حمله في الخارج وفي ترتيب الاثار الخارجية عليه محتاجا الى ضمير ضمنية ولا يكون محتاجا

الى فهم منية فالاول هو الممكن الثاني هو الواجب وقد ادرنا بذوقنا ان هذه الفهمية هو الوجود
 المنبسط على سائر الموجودات ويوشى قاعه بذاته مقوم بغيره وليس متعينا في نفسه فمخفا نوع
 من الآثار المعلومه عند الناس لكن له تنزلات علما وعينا فليتلك التنزلات ما رتبنا
 مخفا بآثار خاصة واول مراتب تنزله تحليه بنفسه بشان كل لا يخرج عنه شان البتة ثم تنزله
 الى الغامض تلك الشان الكلي في اسمهم دون العينين ثم تنزله في تلك الغامض في العينين
 كما كان في العلم حقايق الممكنات عندهم هي مصدر تلك الذات المتكثرة بتلبس الشبان و
 الاعتبار فانما علم نفسه سلبا بهذا الشان كان ذلك حقيقة الممكن واذا علمه سلبا
 بذلك الشان كان حقيقة لمكن آخر ووجودات الممكنات هي ظهور الوجود في تلك الشان فاذا
 اجتمعت شروط وجود ممكن وارتفعت موانع وجوده حدثت له نسبة خاصة مجهولة الكيفية متعلقة
 الالائية بذلك الوجود فصدرته الوجود آثارا متعقبة بتلك الحقيقة واقضى الوجود اياها بواسطة
 تلك النسبة الخاصة فيقال عند ذلك تنزل الوجود وتعين وتظهر في مظهر خاص بمعنى الظهور
 تميزه وتعيينه واقضار نوع من الآثار دون غيرها ومظهر شي ومصدره المعقولة التي تعين بها
 وتلبس بالحكا ما اثارها اقول هذا القول سمع عقلا وشفا فانك اذا قلت ان المتحقق في محركه
 اقتضائ ليس الاجسام فهو القاتل والمقتول وهو آلة القتل وهو الركب وهو المركوب وهو السج
 وهو السيف وهو الرمح وهو القوس وهو السهم وهو الرمي وهو المارزم وهو المزموم وهو العا
 وهو المصول عليه غير ان الجسم لم يستحق اسما من هذه الاسماء الا بكيفية خاصة بمعنى خاص
 واذا نظرنا الى تلك الكيفيات مع قطع النظر عن اقترانها بالجسم كما كانت معدومة ولم يدر
 منها اثارها واذا انقسم اليها الجسم صارت موجودة ومصدر منها اثارها والجسم محل تلك الكيفيات
 والحامل لها استعداد تلك المعاني في العقل والتقدير قبل الوجود الخارجي ثم تكون تلك الاشياء
 عند الوجود الخارجي وتلك الصور المتكثرة اعدام مخففة ان لوحظ اليها مع قطع النظر عن الجسم
 لم يكن لها تحقق وكانت موهومة وان لوحظ بعين منية وهي الجسم كانت موجودة فاذا

سائر الجسمين كالأرض والسماء تجري فقد انقضت به الاسباب اعني الخبار واحداً وحشبه الحد يد
والنار والماء والحق والقعود والمنشار وغيره الى ان حدثت بين المعدوم والموجود الذي هو ا
والمرح وبين الموجود الذي هو الجسم نسبة معلومة الاينية جمولة الكيفية بها انصف ذلك
المعدوم بالوجود بمعنى وجود اسياف والمرح ح ارتباط المعدوم بالوجود بحيث يصعب له اشتقاق
الاسم من الوجود وكان الجسم علماً محتملاً لصور كثيرة فاذا صار سيفاً فليس باحكام السيفية
من القطع وغيره فقد عين تعيين خاص في بعض صورته المحتملة فيقال عند ذلك ظهر في مظهر خاص
هو اسيف كان ذلك كله كاملاً صحيحاً لا يتكسر من انكاره ما قبل اللهم الامناشات لفظية ترجع الى
الوضع العرفي لا عبرة بها عندنا فاذا فهمت هذا القدر في مجرم فالوجود اولي بهذا الموجد ومعناه
ما انصف بالموجود والوجود لا شك انه صفة انتزاعية فلنجث عن هذه الصفة الانتزاعية بل لما
منشأ انتزاع في الخارج ادبي بمنزلة اتياب الاغوال لا اشبهة ان بدئية العقل يحكم
بالاول يمنع الاحتمال الثاني فاذا كان بذات الحكم الموجود كان هو حكم الوجود بمقتضى الذي ينشأ
الانتزاع بالاول واعلم ان الثبوت قبل الوجود فكذلك معدوم هو ثابت بتعيين مخصوص باحكامه
واثاره فان الحاسب اذا تعقل مراتب الاعداد فانه يشي في ذلك على قانون طبيعة ثابتة في نفسها
يعلم ذلك بدئية فلواراد ان يحصل الزرع فردا والفرد وزوجا لم يكن له ذلك ولواردان يقدم شيئا
من مرتبة او يوزن لم يستطع وهذا هو الثبوت الذي نقول انه قبل الوجود وهو غير الوجود الخارجي المجلي المحل
وغير الوجود الذاتي ان اراد به التحقق الذي يحصل لتعقل عاقل وان اراد به غير ذلك فيجمل ان
يكون هو كما ذكرنا في مراتب الاعداد فكل ذلك في احكام كل فرع ونسب فانا نعم للمحال ان نخلد
في جد جدد فان خواصها كذلك وادان كيفها كذلك واداسة ان وجدت فان ورقها كذلك
وكذلك افعلنا ثبتنا لكل فرع احكاماً خاصة به لازمة وجد في الخارج اولاً كما ان الملازمة في قولنا
لو لم يبار الله لم يخلق الخلق صحيحة وان لم يحقق هذه الصورة فعلا فهذا الابطاط وبه الملازمة
واقع في نفس الامر قبل الوجود الخارجي وكل ما موجود في الخارج فهو ثابت التوبة والمتنع ليس

بثابت وكذا تلك مخترعات الذين مما ينقطع بالقطاع الاختراع وليس له ان يفتقد في بعض
 في تصور ذلك ليس لما ثبت وبالحجة فالوجود الخارجي انما يفتقد الامر الثاني ثبت فيجاء به
 ولنبحث عن هذا الثبوت وعن هذا الوجود اى شئ يتبعنا فالذى وقع عنه ان الوجود يتجدد
 مصدره الوجود المنقطع على سائر الوجودات او النفس الزمانى او النفس الكلية اياها شئ يتبعنا
 ع عبارتنا شئ وحسبك واحد في كل الى ذاك انما شئ به ومع ما ذكرنا ان الذات الالهية
 وان الثبوت متبعاً لثبات الذات الالهية للعالم في عالم العقل قبل الوجود الخارجي وهو الذى تسميته
 الصورية بالنزول العلمى لا يريدون بالعلم اسم صور الاشياء بل كنههم يريدون صور الاشياء منه
 مرة واحدة في المرتبة العقلية قائمة بالواجب لانفسها ولنبيين ذلك بنال اذا وضعت
 الخاتم على اشعة انعكس فيها الحروف المكتوبة في الخاتم فالحروف الظاهرة في السمت انما
 كانت لجهة فاعلة وهو الخاتم علمة قابلة وحى الشئ وانما وجدت من اعتبارها وانعكاسها
 على الاخر لكن الخاتم يستعد اذ قام به منه كان الخاتم انما انطبق عليه شئ سوار كان شعاع
 او طينا فافض منه على ذلك شئ صورة الحروف فكل ما وجد منه الانعكاس كان ثابتاً قبله في
 نفس الامر قائماً بالخاتم فكل ذلك كل ما وجد من الزمان فانه كان قائماً بالذات الالهية من
 حيث الثبوت ومن حيث انه كمال للواجب ومقتضاه وهذا هو الذى تسميته الصورية بالفيض
 الاقدس والحكماء بالعقل والحق ان العقل مستوعب لجميع الوجودات الخاصة الا ان الحكماء انفقوا
 الا يقولوا الا انك وليس هناك الا اربعة اصول الذات الالهية والعقل الصادر منه والنفس
 الكلية الصادرة منه الفيا بشروط العقل بواسطة والميولى الصادرة منه بشروط النفس الكلية
 كما قال مولينا عبد الرحمن الجامى في بعض كلامه ذات مع الصادر الاول علمة تامة ان الوجود
 كدر مرتبة ثمانية نظائره شدة وخبثين ذات مع صادر اول وثاني علمة تامة امري ثالث است
 انتهى وكلما يشهد بالحس ويدرك بالعقل فانه حاصل من التكامل الحاصل بين البيولى والنفس
 فمن ذلك ما هو قريب من النفس قد ظهر فيه احكام البيولى اكثر وليس البيولى الا الشخص فلما جاز

س ١٥١ الفقه الى مجلس
 بينهما ١٣

صدور هذا الاشيار وقت عليها برز الوجود وعلى حسب الاستعدادات الثابتة من قبل القايمة
 بالذات الالهية فغير واعن هذا المعنى بقولهم وان ظهر الوجود فحكم ظهر باطن الوجود وان وقعت
 بين ظاهر الوجود وباطنه نسبة معلومة الالهية مجهولة الكيفية وقالوا الاميان بانتم رتبتم
 الوجود ويريدون ان الذي يعيد رسته الارائما هو الوجود فقط لكنه ظهر على قانون باطن الوجود فمما
 العذر من وحدة الوجود وثابت عقلا وكشفا وقد حارم حوله جميع الطوائف عن اهل العقل فمن قال بان
 الذوات متحدة في الذاتية مختلفة في الاوصاف انما اراد هذا المعنى ومن قال بان العالم شيعين في
 الميولي الاولى والصورة العامة الجسمانية لم يجد من هذه القاعدة كل البعد وقد اعترف بعدد
 هذه القاعدة من حيث يدري اولاد يدري وقد اشترنا سابقا الى القول بان وجود اشئ عين
 حقيقة لا يعياد من هذه المسئلة وكذلك القول بان الوجود منفعة اشترعية لا يعياد وما وكل قول
 محتمل يطبق عليه فحق هنا مسئلة متشعبة على الحقيقة العامة بوحدة الوجود وهي ان هذا الوجود
 عين الذات الواجبة ادمارة منها بطريق الابداع ولا بد من تحرير محل النزاع لان كلامهم يقوم
 من الطرفين لانج من السامح والتجوز فيحاط القولان فاقول لاشبهته ان حال الانسان
 بالنسبة الى اعتباراته من الانسان بشروطا وبشرط اشئ ولا بشرط اشئ خيره حاله بالنسبة
 الى افزاده فانما لانك ان الحال الاولى فيها الوحدة الحقيقية والكثرة الاعتبارية والحال الاولى
 لا يخرج من كونه كليا والحال الثانية يخرج عن ذلك فاذا استقر ان امرنا بظهور اشئ في
 مظهره وتعيينه في بعض محتملة وحادثا على منفرتين احدهما المنزلة التي يعبر عنها بالعدد
 والابداع والثانية المنزلة التي يعبر عنها بالتعين الاعتباري ولبعد هذا القول اختلف اقوالهم
 في الوجود المنبسط على سبيل كل الوجوه فقال الشيخ صدر الدين العنقوي في اهل كتاب مفتاح الغيب
 انه صادر من الذات الالهية وقال مولانا عبد الرحمن الجاحي بان الفرق بين الذات الالهية و
 اصدار الاول اعتباري هي شرحه للمعاني بعد ايراد سوال وجواب في هذا المعنى تحقيق انست
 كدفيض جان ذات مفيض است ابا اعتبارا نسبت عموم وانسباط برحقائق محتملات واين نسبت

از امور اعتباریهست پس ذات ماخذ باین نسبت از امور اعتباریه باشد و فی نفسها از امور حقیقی
 استحقاقی - و الحق عندی هو المذهب الاول کیف و تمایز الوجودات الخاصة فی الاحکام و ثبوتها فی
 انفسها من اهل البدييات فالنزل الذي يحصل هذه الاشياء من المنزلة الثانية لا
 محالة و ان كان اسم النزل التعین شمله و الاصح کین بین الافراد و بین نوعها الا ان الفرق ^{الاول}
 التقطع بالقطع الاعتبار و كذلك من كل خاص عام الى ان يرتقى الامر الى الذات الالهيّة
 لا يتعلل الصوفيّة يلتزمون ان احصى ايق الامكانية اعتبارات و اضافات لاحقة بالوجود لانا
 نقول الصوفيّة يقولون بان النازل غير البار و بما غير العوار و ان الانسان غير العرس و ان كان الوجود
 يشتملها كلها فخرجهم انهم ارادوا بالاعتبارات و الاضافات معنى لا يترجم هذه التغيرات الذي يكون
 منشار الاختلاف الاحكام و هذا المعنى هو الذي الكثرة حقيقة و الوحدة اعتبارية اذ لا للمعنى حقيقة
 الكثرة الا تمایز الاحكام و اختلاف الآثار و تغير الحق التي هي الوجودات الخاصة لاختلافها
 فی هل الوجود و عدم وجودها كلها الى الوجود الواحد المنبسط على هياكل الموجودات كما نقولهم هذا
 اثبات للنزل و الظهور لانا اثبات بمنزلة دون منزلة من منزلة حتى النزل الصوفيّة حيث قالوا
 العالم من الحق اراد و انفى الوجودات الخاصة الجامعة من تنزل الوجود الى مراتب شتى بل
 ارادوا افادة معنى النزل و الظهور فلما ان المعقولي يقول زيد و عمرو واحد يعنى به التماثل فی النوع
 لا الاتحاد من كل وجه و يقول الانسان و الفرس واحد يعنى الاشتراك فی الحيوانية و يقول الشجاع
 و الاسب و واحد يعنى المشابهة فی الشجاعة فكذا تلك الصوفيّة يقولون العالم من الحق يعنون تعنيه
 كل فی الوجود للمنبط و قيام الوجود بالحق الاول استجده لانفی التماثل بالكلية قال قائلهم
 هر مرتبه از وجود حكي دارد و هر كس حفظ مراتب نكحي زديقي ٤ و حيث قالوا بالنزل ارادوا معنى
 يسمي المنزلة التي لا يتعلل بهيب انك اثبت الحق الاول و الصا د منه فلا بد ان الوجود و الحق يشتملها
 اذ لا يصح ان يقال انه لهذا انه ليس بوجود و لا لذلك انه غير موجود و اذا كان الوجود و شتملها
 فالحكام جارية في هذا الوجود و لا بد ان الاول و انه في المرتبتين جميعا لانا نقول هذا الوجود مفرد و من

قد تدرى العقل ولا ثبوت له في نفس الامر بمنزلة اناب الاغوال وان فشت حتى اتفتش
 وسدت هذه المسئلة القائمة بان الارتباط بين الحادث والقديم ليس الا المنزلة الثانية للمسألة
 باسقين الاعتباري هي التي تروى بالفطرة اسلمة المجدولة على الصديق تحقيق تمايزا فيما بينها
 وذا تروى الفطرة مطلقا للنزول الصادق بالصدور والادوار وبغير ذلك بل يصطفي اليه معين
 بذه الاصول اعني العقل والنفس الميولي على احد منها عين الآخر من وجه فاعقل عين النفس من
 وجه كما سورتنا في استبعاد نقوش الخاتمة القايم بالخاتمة والنقوش المنطبعة في اشعة القايمية
 بها وكذلك النفس عين الميولي من وجه ونظر لذلك مثلا ايضا اذا تصورت في نفسك كليا
 اكثفتة الكليات حتى حكم العقل بان شله لا يوجب الا في فرد واحد ثم جد في الخارج ذلك الجزئي
 فافرق بين النفس الميولي كالفرد بين الكل الذي يحكم العقل بانه مختصر في فرد واحد من
 افراد الجزئي وليس للميولي عندنا حقيقة الابرور النفس الكلية في صورة اشخص وتعين فهي
 مع هذا البرور هيولي فالعرات اذا اراد بيان هذه العينية لا بد ان يستعمل ايهم الفرق الثاني
 وبالمجمل فكل كلمة عن اريد بها الباطل ثم ان الشيخ اخبر وقال في كتابه الصافات الثمانية
 موجودة في الخارج فلا بد منها متميزة عن الذات الواجبة في الخارج وكل صفة عدم يقابلها
 فالعدم عدم يقابلها وهو الجمل والقدرة عدم يقابلها وهو العجز وتلك عدايات لما تتميز في علمي
 فصارت بذلك التميز مرارا الاسمار والصفات ومجالي النوارا فحقائق الممكنات هي كل
 الاسمار والصفات المنطبعة في الاعدام المتقابلة لها فالاعدام بمنزلة المادة وتلك الماهيات
 وكما في الاسمار والصفات بمنزلة الصورة الحالية في المادة فحقائق الممكنات عند الشيخ ابن
 العربي تلك الاسمار والصفات متميزة في أصلها وعند الشيخ المجدد انها هي عدايات انعكست فيها
 النوارا لاسمار والصفات وتلك العدايات وذلك الانعكاس انما كانت في العلم ولكن الغافل
 المختار بل محمده اذا اشار ان يوجها من الماهيات في الخارج جعلنا بالوجود انظلي فصير
 موجودا في الخرج بالوجود انظلي وتختلفت اقواله في العالم فقال مرة هو موجود انظليا وقال

تقاضای آن میکند که زیر پریشانی اشاره تصنیف کرده شود آن معرفت که در آن مودست
شعر انطباع شوق الابرار الی نقای و دانی لاشد شوقنا الیه منهن و سمنه انهم
باده ام یا باده را چنانچه ام و عاشق شوریده ام یا عاشق با جامانه ام و درین بیت اشاره کرده
شد بمقام حیرت که از مقامات لطیفه خفیه است که سالک درین مقام تفرقه نمیکند در میان وجودات
خاصه که با هیات معبر میشود و در میان وجود مطلق که ظاهر شده است در وجودات خاصه و امتیازی
نماید در میان احکام خاصه مظاهر وجود و تمایز که عاشق گوید و دیگر پیر معشوق و سوم را عاشق و
چهارم را حیرت میگوید حیرت جان گویت با جان جان و اصطلاح شوق بسیار است و من دیوانه ام
درین بیت نیز اشاره کرده است بمقام حیرت و جان عبارت از وجودات خاصه است و جان جان
عبارت از وجود مطلق است ظاهر شده در وجودات خاصه و شوق و سمنی در نهرو را و را ناظر
اورا و در نهاد شمع آتش میزند پر دانه ام و اشاره است بآنکه محب سوال حال خود را
میکند محبوب را و مشخص ظهور او میشود در صورت خاصه که منفی استعداد است الکیون الی
الابقدر استعداد اتجلی له و آتش زدن عبارت از فلق و بقراری و ادوات است و با جان
ذاتش حسن و اگر در کار شد و چشم او را سرمه ام یا زلف او را شانه ام و درین بیت
اشارت بحکمت ظهور احبار است که تمام معنی مصلح این عالم است و آنکه حسن ذاتی در ذات خود
از غیر مستغنی است و حسن ثانوی که تقضای مصلحت کلیه است لکسب بطنی این نوع میشود
و تمثیل حسن ذاتی بچشم معشوق که در عایت لطافت آفریده شده و حسن ثانوی سرمه و چنان
زلف و شانه میل بر عنصر بود سوسه مقدر صلیش و جذبه اصل است بر شوش مشام
اشارت است بحقیقت محبت ذاتیه که آن میل حضرت وجود است در مقام پر مضبه و بجای این
شش میل بر عنصر بقر اصل خود و خاقل از خود انداز صورت چو پرش آینه و تا از این چشم
خانا ز خود بیگانه ام و اشارت است بسفر از در اتصال یعنی سرور و در کار خود
باشند و سالک را غیر از خود حتی نفس خود نیز در کار خود و تمثیل آن بآینه که از خود غافل است

و بصورت منتهی **ع** است این برستیم نام تجد و تمت است **و** درازل پیش از زمان تمیز
 یمنه ام **و** اشارت است بانکه جهت ذاتی قبل از عالم ارواح و اجسام است زیرا که احسن اوج
 وجود است باطلاق و آن قبل از خلق است و میخانه اشارت بجوامع مراتب اطلاق است و الحمد
 اولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً **مکتوب است و چهارم** در منظومات **ع** فراغت یافتیم از
 حج و عمره **و** چوا حرام هر کوی تو بستم **و** چو دیدم روی زیبای تو جانان **و** ز تشویش وجود
 خویش رستم **و** بیاسانی بده جام شرابی **و** که مغمور صبحی **استم** **و** ایضا
 محبت نام جوش طبع و میل نفس اگر باشد **و** سر این محبت در دو عالم گاه و خراب باشد **و** ز نارک
 طبع خیر از خود نمانهای آید **و** درخت بید را دیدیم و ایم به ثمر باشد **و** پوست مشربان نیک
 خلق در نیگیرد **و** اگر نقشه زنی بر روی دریا بے اثر باشد **و** صفای طبع بخوابی محبت
 دهن اندکش **و** که آب در از مردم همیشه با صفا باشد **و** ایضا مزاج صاف طبعانرا
 بحر نوبت نیسازد **و** مکر گردد آب صاف چون یکجا وطن گیرد **و** فرد صفا با خبث باطن نیز
 گشت جمع میگردد **و** بر دالعه را چون در دشتی تماشاکن **و** فرو هرزه گردی باغ نور
 دل ست می پوسند **و** سیل تانشت یکجا باطنش صافی زند **و** **ع** دوله در دین
 بر جمع صد تو می نام **و** ملک بزرگ مجموع من هستی و مرهم هم **و** جهان و جان فدای
 وضع شوخ شهر آشوب **و** قیامت ینائی دوم عیسی مرهم هم **و** درین بیت اشاره کرده
 شد بحال عجیب که آن جمع است در خلق قلب انس روح در یک حالت و تادای از آن یک و التذاد
 از آن دیگر یک گفته **ع** توی اول توی آخر توی ظاهر توی باطن **و** توی مقصود و ابل
 توی مشتاق و مرهم هم **و** ز یک منبع دنیا مختلف فواره میجوشد **و** مزاج حرص قارون زیر
 ابراهیم او هم هم **و** بخاری از زمین خرد با دو در آمیز **و** گیسو باران ریزان است
 گیسو بضا و شبنم **و** درین سه بیت اشارت است باصحوال حقایق متخالفه در یک حقیقت
 و استیلا احکام در میان حقایق متخالفه بسبب امتیاز صور و ممالک **ع** که امی طرفه نیرنگی دین

کاشانه سرودادی چو که عالم پی کوب از دست غنقت گشت و آمهم درین بیت اشارت
 ست برسانی عشق در صبح عالم چو فلک و چو ملک و چو عنصر و چو اعراض خصوصاً انسان که شوق
 طبع ازادی هر دو دارد با که سبب سرایان آن مصلحت کلیه است مکتوب است و پنجم شرح
 غزل که بر تفسیر بیت اعل غزل عراقی علیه الرحمة انشا کردند غنقین باوده کاندز جام کردند
 مزاجش عکس آن گفتم کردند و بودا شد و امکان صورت حق و آن صورت جهان را کردند
 همی بایست تفسیر از آن روی و مکارم را با اتمام کردند و شد آب وحدت از غنقین غیب
 مرصع ازل در کام کردند و چو غلطیدم زیستیا مهر سو و حریفان سستی ازین دام کردند
 حقیقت را که مستور از نظر بود و با مشهود خاص و عام کردند و پس آنکه معوج دریا باز گردید
 با تمام فن اگر کام کردند و امین رفعت و قیاس با تو گویم و بخود آغاز و نیز انجام کردند و
 غرض ازین ابیات شرح بیت عراقی است علیه الرحمة و تعین مراد او از باوده و جام و هست عمار
 از چشم ساقی و حاصل آنست که این بیت دو احتمال دارد یکی آنکه از جام مرتبه امکان مراد باشد
 و از باوده کمال او با فاضله صور اول و خواص آن و از سستی چشم ساقی فیض و اجبی که عبارت از اول
 اعظم است با اصطلاح او حقیقه محمدیه با اصطلاح صاحب فتوحات و درین نظم عدول با وضع از سستی
 چشم ساقی کرده شد گفته آمد که من مزج بان باوده کرده شده است عکس روح آن را گفتم
 دیگر آنکه کمال است که در طبقه بنی آدم ظاهر شده و تمام خواص نوعیه و استیفا احکام مطاف
 ایشان بان متمم شده بواسطه جوارحه افراد کمال است که در و ایشان بحیث مصاحف تفصیل
 مراتب اجمالی و جوبیه است دینی الهی و بعثت الاعم مکارم الاخلاق و این اشاره به تفصیل
 تواند بود پس این افراد کمال را و از اول با استعداد کمالات و جوبیه نوشته اند و در نشر
 دنیا از ایشان آثار جهان استعداد بر دست کار آمدن و مایه پدید آمدن و اعلام روشنا
 برافراشته شد و سبب داین جملات بنی آدم گشت و تحقیق جمیع افراد بنی آدم از لفظ
 الصبر پیوسته می نمایند و همین ایشان بان حقیقت مجوده بوسیله از وجوه لغت می شود و پنجم

برکات نفوس کامله است چنانچه مقارنه با اجساد و چه بفارقه از آنها و معاد این نفوس ضعیف
ست در تن عظم تشعل شدن بغیض آن بوجهی که انار و سطح ایشان را در خود متلاشی سازد
و انانیات صغیر را وجوه پیدانماشد و در پنج بیت لاحق اینمعانی بطریق ایجاز و لمبان
اشارت ادا کرده شد باز نکته دیگر ادا کرده آمد که تجلی عظم مبداء و معاد نفوس کامله است -

باب دوم

از کتاب کلمات طیبات در ترجمه رساله اسرار العارفین فی سیر الطایفین
شیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله علیه

بسم الله الرحمن الرحیم

اما بعضی رفاهه ای فقیر ویران شدند و شهرهایش بے بنیاد و فقر رحلت کردند و متشمان و متبرهان
بسیار شدند آنرا که مشغول بعبودیت و دروغ و طلب دنیا و فریب و فراق و بعض و غل و غش
و است و حب و کبر و غضب و حرص و ریاء و القار عداوت و رغبت امارت و صحبت سلاصین و عدا
و باغی و سلم و اکل حرام که دل را سیمیر اند و چون شهادت همچو کسان مقبول نیست افتد ایشان
و کلاه گیر خلق از ایشان چگونگی روا باشد فلذا خواستم که کتابی نویسم در علم سالکان و فقیر و غارت
تا آنکه غرض تصنیف کردم و فقم با جلال و ادم و اسرار الطایفین و سیر العارفین
همیش منادم و سال سبک و اندازد و فقیه اندامش و بدینا که بشیر و عش داد و انصراف
سن سعاد و به عملی کل شیئی تدبیر و بالا جانیه جد **سوره** بند و از نزدیکی تامل
و تقدیس دست ندید مگر بدورن از خلق چرا که نزدیکی نص از ذکر الله و عبادت و محاسبه

و فکر در ملک و ملکوتش باز میدارد پس نزدیکی او بدون دوری خلق صورت زبند و تعالی شانه
چنانکه قرب سلطان و قرب بنده بولی که بدون بُعد از غیر سلطان و غیر مولا راست نباشد **سیرة**
شیخ آنست که ذاتش قدس باشد و صفات ذمیه اش فانی و صفات حمیده اش باقی چه کسیکه
چیزه از صفات بشریه در یاست و امر که دیگر بر ابران دلاک کند و راه نماید بر ظاهرش ده
صلاحیت شجعت ندارد و او خود محتاج بدشمنی و مرشد که او را معرفت و طریقت آموزد کند اقبال الشیخ
ابوالغیث الیمینی رحمه الله علیه **سیرة** نه که صوف و حبه پوشیده قهر و ولذیذ بخورد و با سلاطین
و اهل دنیا نیامیزد و هر که نه اینچنین است در لباس انبیا و اهل سلوک خیانت و زریه باشد و
ادا کرده **سیرة** فقیر را مخاطب ملوک و سلاطین حلال نیست که از صحبت ایشان قلبش میرود
روایت است از ابن ابیطالب کرم الله وجهه که صحبت ملوک فتنه است و خوردن طعامشان سم
قاتل که دوا سے ندارد و فرمود رضی الله عنه علم معرفت است و دیدن روی ظالم قلب را سیاه می
کند و معرفت حاصل نمی شود روایت است از ابوالحسن نوری رحمه الله علیه که گفت چنانکه از تاثیر
صحبت بدکار نیکو کار شود همچنان نیکو کار بدکار گردد و هر که این مسئله را انکار کند بطلان امرگاه
و زندق است که انکار حدیث کرده آنکه فرمود رسول خدا صلی الله علیه و سلم صحبت نصرت و گفت
علی رضی الله عنه صحبت صالحان نور و رحمت است اهل عالم را **سیرة** سالک باید که با کثرت فصول
باشد تا آنکه هر نوسه از نوسه بدنی زبانی باشد **سیرة** اصل در اقامه سلوک در صحبت
نفس و ثمره ارادت اینست که خود را از اهل دنیا و صحبت انضیا و سلاطین و هوسه نفس و دارد
سیرة مرید مبتدی باید که از تمامی فصول همچو فصول نظر و فصول کلام و طعام و جماع و مسامی و غیره
دکبارا بجنبان کند **سیرة** روایت است از ابوبکر شبلی رحمه الله علیه که گفت مرید را فصول
مولا را باید که بغیر حاجت نگذارد **سیرة** هرگاه مرید از خوار و غزل و پیر و ن آید خود
بر قدم شیخ نهاد بطریق شکر و منت و آنچه بعضی خدا گفته اند که زین فعل کار نیست و اگر است
بجام کفر نیز فانی شده اند که این صحبت است نه عبادت زیرا که شیخ کلمه ای مرید نیست **سیرة**

اصل و صریح فقیر پر سیر کردن است از دنیا چنانکه رسول خدا فرمود صلی الله علیه و سلم حجب
 الدنیا را اس کل خطیئة و فتنة و بلیة **سیرة** مردی که فقیر باشد بقدر حاجت کسب
 و بجا فراغ از کسب بذكر مشغول شود و نشستن میان خلق نه پسندد و سواسه مراقبه و آن نظر
 کردن است در منغیات بصفا و یقین همچو عالم ملکوت بعضی گفته اند مراقبه مراعاة سیرت برآید
 و احفظ غیب بهر لمح و لحظه **سیرة** خلوت ترک و ادوان اخلاط مردم است اگر میان ایشان باشد
 و بعضی گفته اند خالی شدن است از تمام اذکار و اسرار ذکر الله و بعضی گفته اند انس گرفتن است
 بذكر و مدت آن چهل روز است بقول رسول الله صلی الله علیه و سلم من اخلص الله اربعین
 صباحا طهر بنایع الحکمة من قلبه علی سائر **سیرة** عزلت دور شدن است
 از اهل زمانه بترک طمع از امارة نفس و شهواتش بزم و پرہیزگاری **سیرة** صحبت غنیایا
 و اهل دنیا قلب مومن را سیمه اند نفوذ باشد منها و چون قلب مومن بمیر و سنگ و کلون گردد پس
 هر چه خواهد بود **سیرة** حسن بصری روایت کرد از امیر المومنین علی کرم الله وجهه که گفت هر گاه
 بیتی مردی را که بے حاجت با مردم اختلاط میکند و دنیا می طلبد و باز خدا را می طلبد پس بداند که
 او زندق و مرد دوست و دزد است از دزدان دنیا **سیرة** روایت است از ابو نیر
 بطامی رحمة الله علیه که گفت طالب دنیا طالب خدا نباشد و اختلاط اهل سلوک در طریق طلب
 خدا با سالکان است نه با اهل دنیا **سیرة** شیخی که بر قانون مذہب اهل سنت و جماعت
 و حرکات و موافق کتاب الله و سنت رسول الله نبود از قطع الطریق و دزدان و دین است
سیرة روایت است از علی بن ابی طالب کرم الله وجهه که گفت بدترین مردم و گمراه کننده
 مردم کسی است که غم دنیا خورد و پرسیدند دنیا و ابرکست گفت آنکه زیاده از قوت خبار روزی
 طلبد که او غنی است نه فقیر و لهذا امام شافعی رحمة الله علیه بر کسیکه زیاده بر قوت روزی شجی
 دارد و مفرقه فطر واجب گردانیده **سیرة** روایت است از علی کرم الله وجهه که گفت سه قلب است
 قلب سیرم قلب غیب و قلب شمد - قلب سلیم آنست که بجز معرفت خدا چیزی در آن نباشد

وقلب نیب آنکه از هر چیز بخداست عزوجل باز گردد و قلب شمای آنکه او تعالی و تقدس مادی
 چیزیست مشاهده کند سیرة شیخ باید که عارف و دانا باحوال مرید باشد با حسب مال او
 نصیحت و راهنمایی کرده باشد و آنکه نه انجمن است مگر آه کننده سیرة مرید را نیز باید که قلب
 او ذره از حب دنیا باشد چه دنیا را دست است پس فردا از آن همچو قطره خون است که چون
 در آب افتد تمام آب فاسد و تباہ شود سیرة مشائخ طریقت گفته اند که صحبت تو نگران فقیر
 سحر قاتل است که او را دواست نیست و حاصل این کلام آنکه از اهل دنیا بقدر استطاعت
 و امکان بپرهیزد و صحبت دنیا در دلهای مردم جا کرده است پس از صحبت شان ضررست عظیم
 خواهد رسید سیرة روایت است از ذوالنون مصری رحمه الله علیه که گفت هر که شیخ نجف
 و در دلش غل یا غش است بایکے از مسلمانان نام او از دیوان فقرا نوح کرده شود بعضی محققان
 گفته اند غش در مذہب شان این است که برادر مسلمان خود را بنامش بیاورد سیرة بان
 اسے طالب که هرگاه بینی کسی را در دنیا افتاده و بجای و رفعت و منزلت دل او در لطیف
 مردم دنیا شده پس بدست گریستن بر نفس خودش زیرا که فکر کنار آید اگر نفس است از حب دنیا
 سیرة فقیر در تمام مذاهب اخلاط اهل دنیا و آمدن بر ملوک و سلاطین حلال نیست چنانکه
 فرود علی بن ابیطالب رضی الله عنه بدترین فقیر است که برادر امیر آید و نیکوترین امیر
 است که برادر فقیر آید و روایت است که صاحب عراق سه سال مرخص بود و سهل ابن عبد الله
 تسبیح را خواند تا وعا کند و بنظر شفا و شفقتش نگردد و آخر ببرکت دعا و نظر شفقتش شفا
 یافت باز سهل نماز خود آید و سه سال عزت اختیار کرد سیرة هر که همیشه بدین مشغول
 باشد همیشه از حق سعادتمند و تعالی دور باشد که مشغولی دنیا سعادتی است عظیم در راه نجات از
 اهل دنیا ذکر الله است تعالی و تقدس سیرة قدم اول و در راه سالکان و عارفان برین
 علائق است بلکه چنانکه فرمود رسول الله صلی الله علیه و سلم طالب دنیا کایون طالبا
 للعولی و از آنکه اهل سلوک منقول است که هرگاه منتهی با امری عظیم کی را از ایشان

پیش آمدے ہرچہ صوف پاکار پوشیدے درنجیر درگردن یا دریا یا در سرانداختہ مناجات
 بحق ہی نگر دے فی الحال مستجاب شدے۔ و بدانکہ رنجیر یا رسن در گردن یا در با انداختن
 مستحسن است و سنت فاؤ دست علی بنینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ مراد ازان سرے غایت
 تواضع و انکسار و افتقار و حضور و رقت قلب امرے دیگر نیست و مودیان ست پنج روایت
 ست از بعض تابعین کہ گفت دیدم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ بر پشت شان اثر نازیانہ
 بست پیش عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہ گفت دیدم کہ امیر المؤمنین را دیدم کہ بر پشت شان اثر نازیانہ بست
 گفت سبحان اللہ کہ ام است کہ امیر المؤمنین را نازیانہ زدند اورا غلوی ست کہ در آن غلوت
 محاسبہ نفس میکند و شب جمعہ درہ برداشتہ نفس و درامینزد و مگو بد کہ چنان کردی چنان
 کردی۔ و الحمد للہ علی الاختتام و علی رسولہ الصلوٰۃ والسلام۔

خاتمہ

الحمد للہ و المنة کہ کتاب مستطاب مسمی بہ کلمات طلیات بہ حسن اہتمام و
 سعی مالا کلام نشی ابن علی منیر اخبار نیر اعظم مراد آباد بیاہ جون ۱۳۴۵ء
 بطبع مطلق العلوم مراد آباد مطبوع گشتہ سربہ چشم نشان گر وید۔

اشتہار

چونکہ یہ کتاب بموجب ایکٹ ۱۰۳۷ء دافل رجسٹر گونٹ ہو چکی ہے
 نوی صاحب بغیر ہماری اجازت کے قصہ طبع کا فراوان بلکہ جن کو
 جبکہ رجسٹرین مطلوب ہوں نشی ابن علی منیر اخبار نیر اعظم مراد آباد سے
 طلب فراوان۔

المشتر مافضاعب المجید و نجم الدین مالکان کتاب

اخبار نیر اعظم مراد آباد
 فنا کا بیج کن۔ خدا کا دشمن۔ صلح و صلح ل پر
 آمادہ۔ کئی مالی۔ اخلاقی۔ و تمدنی۔ و عام پسند
 اد جھوٹی بری سیکڑوں دنیا کی تازہ تازہ خبروں
 تار برقیوں اور سچے ائمہ داروں تجارتی کاکیشیں ہوا
 خزانہ ہو۔ ۱۹ برس کو مفتہ دار ۱۲ صفر پر شام
 ہوتا ہو۔ عام خریداروں ہی میں سال مع مصروفیت
 طلبہ سے صرف تھے روپیہ بیگی سال کے ملتے ہیں۔
 قدر دان کم آمدنی والوں کے حسب حیثیت۔ نمونہ کا چر
 مفت صرف۔ رک رک کر محمول بیچنے پر نذر ہوتا ہو۔
سوانح عمری ڈاکٹر انندی بانی جوشی
 یہ ایک اردو ناری عورت کی دلچسپ اور اسکا امیر
 کے سفر کے حالات کا آئینہ سادہ اسکی عمدہ گوشوں
 کا سچا ٹوٹ ہے۔ تمام مہذب دنیا اسکو نام سے
 واقف ہو۔ چپائی لکھائی ڈھمی کاغذ پر اعلیٰ درجہ کی جو
 مہذب انٹام کو اسکی ملاحظہ کی ضرورت ہو قیمت ۱۲۔

نیل کی کاشت پر لکھنؤ
 اسکے مسئلہ میں مصنف کو سورہہ انعام و کرم
رسالہ بقائے نسل
 جیسے زرد وازن کا لکھا ہوا۔ لیکن کاغذ پر قیمت
مثنوی فریاد دل
 ذاب مرزا غلام صاحب دہلوی کی مشہور مثنوی جو
 قیمت ۸۔

مثنوی جانسان۔ گوشت سکول مراد آباد کے
 دو طالب علموں کے عشق کا سچا قصہ۔ گلزار سیمیں بحر
 میں لکھا گیا۔ آخرین عبرت فیض تجویہ۔ عاشق کا کونین
 میں ڈوب کر خود کوئی کرنا۔ اور اسکے اصلی خط دل پر اثر
 کرنے میں۔ پھر گئے کاغذ پر بالقصور چپائی گئی جو قیمت
مثنوی کسمستان۔ یہ بھی اسی قسم کی سچی مالٹا کا
 ٹوٹ ہے۔ جو ابی تصنیف ہو کر نئی دنیا کی سچی ہے۔ ۲۰
 پر یہ القوم۔ روزہ افکار کرنا اور سحر کرنا میں
رسالہ حفظ صحت۔ یہ اردو رسالہ طلبہ کے لئے
 نہایت مفید ہے اس میں اضافہ بھی کیا ہے۔ قیمت ۱۰
اسرار قدرت۔ عجائبات فلکی کے بیان میں ۳۰
نظارہ عالم۔ علم ہیبت میں۔ قیمت ۴۔
رسالہ میرزا ہد مع غلام محی ڈھمی کاغذ پر دیکھو
بدر الدجی شج دارالمدی۔ ڈھمی کاغذ پر دیکھو
المشتر۔ اس۔ ابن علی نبخا اخبار نیر اعظم مراد آباد

نصیحتہ شیعہ
 شیعوں کا روایات مجب ہو۔ اونکی روایتوں کی تحریک ہو
 نقل کی گئی ہیں اور اونکی تصنیف کا بھی حوالہ دیا گیا ہے مگر حضرت
 شیعہ انکار کر سکیں نہایت عجیب آئین علی میں تعجب ہو کہ
 یہ روایتیں مناظرہ قدم میں شامل کیں نہ ہیں شاید اسکی جو
 یہ ہو کہ اہل سنت کو کتب شیعہ کم میرا فی حقین۔ تہمت ہے
 یہ مناظرہ ۶ صفحہ دار اس مطبعہ سے شائع ہوتا ہے بھارت
 عام فہم اردو ہے۔ سیکڑہ کی سالانہ بیگی قیمت مع محمول ہے
 ۳۰ میں بدلا نظر نمونہ روانہ ہوتا ہے۔
المشتر قاضی محمد نعیم الدین مالک مطبعہ نقاشیہ مراد آباد

